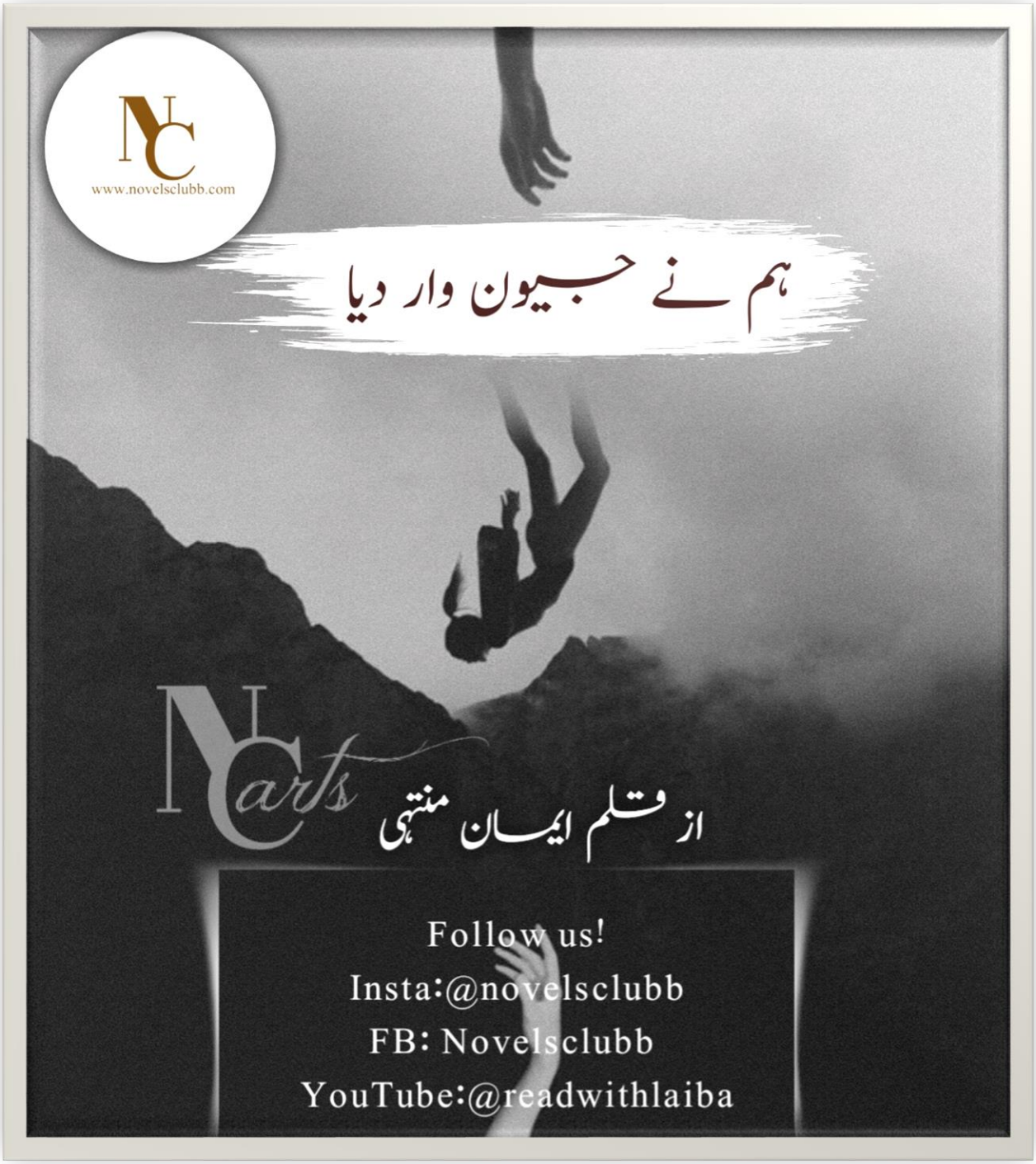
www.novelsclubb.com
ہم نے جیون وار دیا
Arts
از قلم ایمان منتہی
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ہم نے جیون وار دیا

از قلم

ایمان منتہی

www.novelsclubb.com

انتساب!

جن کی بے پناہ محبت اور ہم قدمی نے میرے خوابوں کی تکمیل کو ممکن بنا دیا

جن کا حوصلہ کٹھن اندھیری راہوں میں میرے لئے راہنما بنا

جن کی بدولت میرے لئے گر کر اٹھنا آسان ہوتا گیا

والدِ محترم کے نام

www.novelsclubb.com

ڈرا نہیں سکتا ہم کو اندھیرا، ہم اماوس میں چاند رکھتے ہیں

جو بھول جائیں رستے، تو انہی رستوں پر رہبر رکھتے ہیں

پیشِ لفظ

السلام علیکم ڈئیر ریڈرز۔

'خونِ جگر ہونے تک' کے بعد صفحہ قرطاس پر یہ میری دوسری تحریر ہے۔

'ہم نے جیون وار دیا'

اس کہانی کو لکھنا بہت کٹھن تھا۔ میں اسے شروع کرتے ہوئے جتنی پر جوش تھی، آہستہ آہستہ احساس ہوا کہ کہانی اور اس کے کرداروں کے ساتھ انصاف کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ جتنا وقت اس کہانی نے ابھرنے میں لیا، یہ اتنی ہی میرے دل کے نزدیک ہے۔ یہ کردار مجھے اتنے محبوب ہو چکے تھے کہ ان کی اذیتیں خود پر گزرتی محسوس ہوئیں۔ شائد میں کبھی الفاظ میں بیان نہیں کر سکوں گی جو اہمیت یہ کردار اختیار کر چکے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ یہ میری بہترین کاوش ہے لیکن ہاں، میں نے اسے بہترین بنانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ میری کوشش کتنی کامیاب ہوئی، یہ آپ بتائیں گے۔

www.novelsclubb.com

جنہوں نے میری پہلی تحریر 'خونِ جگر ہونے تک' پڑھی ہے، وہ جانتے ہوں گے کہ اس کی کہانی ادھوری چھوڑ دی گئی تھی۔ کچھ رازوں کا کھلنا باقی تھا۔ یہ کلئیر کرنا ضروری ہے کہ میرا یہ ناول 'ہم نے جیون وار دیا' اس کا **دوسرا حصہ نہیں** ہے۔ کہانی مختلف ہے، کردار نئے ہیں۔ لیکن آنے والی کچھ اقساط میں آپ 'خونِ جگر ہونے تک' اور 'ہم نے جیون وار دیا' کا crossover پڑھیں گے، ان شاء اللہ۔ کچھ پرانے کردار اس نئی کہانی میں نظر آئیں گے۔ لیکن تب تک آپ زندگی کے اس نئے رخ کو کھوجنے کے سفر میں نئے کرداروں کے ساتھ نکلیں۔

یہ کہانی ہے،

زیان ارتضی کے کربِ مسلسل کی

زمل اعظم کی ابدی اذیتوں کی

فراق اور ملن کے گرد گھومتی ان کی داستان

*****

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۱۲

"ارباب نظر"

"کچھ رازوں کا کھلنا زندگی سے ساری رعنائی نچوڑ لیتا ہے۔یقین شل رہ جاتا ہے،احساس جامد ہو جاتے ہیں۔"

شیشے کی کھڑکیوں سے پردے ہٹے ہوئے تھے جن کے پار ڈوبتی شام دم توڑتی دکھائی دے رہی تھی۔سفید بتیاں روشن تھیں۔بیڈ کے کنارے کھڑی سائرہ،اپنی سوچوں میں گم تکیے پر کور چڑھا رہی تھیں جب قدموں کی آہٹ ابھری۔انہوں نے بے ساختہ گردن موڑ کر دیکھا،اگلے ہی لمحے ابرو اکھٹے ہوئے۔

سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ زیان چوکھٹ میں کھڑا تھا۔دائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچے، کتھئی آنکھوں میں جھلکتا تناؤ واضح تھا۔تاثرات تنے ہوئے تھے۔

کوئی سرخ سی گھنٹی سائرہ کو پسِ منظر میں بجتی محسوس ہوئی۔

"کیا کہا تھا آپ کو ملائکہ نے؟" آواز نیچی رکھے، وہ ضبط سے پوچھ رہا تھا۔ پیشانی کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔

فضا لمحے کے لئے جیسے مردہ ہو گئی تھی۔ وہ سُن رہ گئیں۔ بے یقینی سے اسے دیکھا۔ اسے کیسے پتہ چلا؟

"میں آپ کے پاس آیا تھا، کون سی دھمکی دی تھی اس نے کہ آپ نے مجھے دھتکار دیا؟" اب کہ انداز میں زخمی پن اتر آیا۔ ساری دبی ہوئی اذیتیں جیسے راکھ میں مدفون چنگاریوں کی طرح سلگ اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

آواز کا گلہ... انداز کی کرچیاں... لہجے کی تکلیف... سائرہ کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔ زندگی ایک بار پھر دوراہے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔

"آپ نے کس چیز کا سودا کیا تھا، ممی؟" ان کی خاموشی اسے ہرا رہی تھی۔ درد کی لہر انگ انگ میں سما رہی تھی۔ ہمیشہ وہی کیوں؟

سائرہ نے آہستگی سے دائیں ہاتھ کی پشت سے گال رگڑا۔

"تمہارا۔" سرگوشی میں ہر کرب پنہاں تھا۔

کتھئی آنکھوں میں کچھ راکھ ہوا تھا۔ فشارِ خون بلند ہونے لگا۔ ایک دھمکی... صرف ایک دھمکی کی وجہ سے اس کی زندگی جہنم بنادی گئی تھی۔ کیسے آسانی سے ہر دفعہ اسے استعمال کر لیا جاتا تھا؟ ضبط سے آنکھوں تک آتی نمی کو نیچے اتارتے ہوئے وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔

"تو کیا چھوڑ دیا انہوں نے مجھے؟"

سائرہ کا دل جیسے کسی مٹھی میں آگیا۔ وہ سانس روکے اس کی گلابی پڑتی آنکھوں میں ٹھہری اذیت کی تحریر پڑھ رہی تھیں۔

"انہوں نے مجھے تب بھی تباہ کر دیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ بے جان ہوتے قدموں سے گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھیں۔آنسو خاموشی سے لڑھک رہے تھے۔وہ بس دھندلی پڑتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ان صدیوں پر محیط سالوں کی اذیت نئے سرے سے امڈ رہی تھی۔

زیان نے سختی سے گیلی ہوتی آنکھوں کو رگڑا۔یوں جیسے بہت کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن کہہ نہیں پا رہا تھا۔

"آپ کے پاس کئی راستے تھے۔آپ مجھے اشارہ دے سکتی تھیں۔عارب کو بتا سکتی تھیں۔مگر آپ نے مجھے چھوڑ دینے کو چنا۔اتنا آسان تھا آپ کے لئے کہ فقط ایک دھمکی کافی تھی؟"

سائرہ نے تڑپ کر سر اٹھایا۔بھیگی آنکھوں میں دل کی کرچیاں سما گئیں۔

"وہ تمہیں مار دیتی۔"ان کی آواز کپکپائی۔

"زندہ تو آپ نے بھی نہیں چھوڑا تھا۔"

اس کی ضبط سے بھاری ہوتی آواز نے چاروں طرف سکوت طاری کر دیا۔ان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر اتنی زور سے بھینچا کہ سانس رکنے لگا۔آنسوؤں نے کوئی سفید سی دھند آنکھوں کے آگے پھیلا دی تھی۔سب مبہم ہو کر تحلیل ہو رہا تھا۔

تین سال کی پہلے کی بے رحم شام حال کے پردے پر آ کر ٹھہر گئی۔

وہی ڈوبتا آسمان جہاں سے زیان ارتضی کی کہانی پلٹ گئی تھی۔

ماضی ایک بار پھر اپنے خاردار احساس کے ساتھ ابھر آیا تھا۔

بیلوں والے گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔سائرہ نے تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ موبائل اٹھایا اور کال ملانے لگیں۔آنکھوں میں دبا دبا غصہ تھا۔اغوا کے الزام کے بعد،انہیں اپنے بیٹے کا مجرموں کی طرح روپوش ہو جانا سخت طیش دلا رہا تھا۔اس لڑکے کا کوئی کام سیدھا نہیں تھا۔گھنٹیاں جانے لگیں جب کال پک کر لی گئی۔

"ہیلو۔"زیان کی بیزاری لئے آواز ابھری۔

www.novelsclubb.com

"کہاں ہو تم اور یہ کون سا طریقہ ہے؟" وہ پھٹ پڑیں۔

دوسری جانب گہری خاموشی چھا گئی۔ وہ جیسے کچھ کہنے کے قابل نہ رہا تھا۔ یوں جیسے اسے امید بھی نہیں تھی۔

"مجھ سے چھپانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا پہلے یقین نہیں کیا تھا جواب ٹھکرا دیتی۔ کہاں سے ایسی باتیں سوچ لیتے ہو؟ ماں کا کوئی احساس نہیں ہے، جب دل چاہے غائب ہو جاؤ۔ کیا یہی سکھایا ہے تمہیں؟" ان کی آواز بھیگ رہی تھی۔ آنکھوں میں گلابی سی نمی ٹھہری تھی۔

"ممی میں..." اس نے بے بسی سے کچھ کہنے کی سعی کی۔

www.novelsclubb.com

"ایک لفظ نہیں سننا مجھے۔ دس منٹ میں پہنچو ورنہ مجھ سے بات نہ کرنا۔ تمہیں یہی زبان سمجھ آتی ہے۔" سختی سے کہتے ہوئے انہوں نے کال کاٹ دی۔ موبائل صوفے پر پھینک دیا۔ دل بار بار بھر رہا تھا۔ آنکھیں رگڑتے ہوئے وہ ٹہلنے لگیں۔

دس منٹ سے بیس، ایک گھنٹے سے تین گھنٹے، شام رات میں تبدیل ہو گئی لیکن وہ نہیں آیا۔

شل ہوتے پیروں کے ساتھ وہ تھک کر گرنے والے انداز میں بیٹھیں۔ انتظار طویل ہوتا جان حلق میں اٹکا رہا تھا۔ وہ کتنی ہی کالز ملا چکی تھیں مگر اس نے کوئی ریسیو نہیں کی۔ کیا وہ واقعی اتنا بے حس ہو گیا تھا کہ اسے ماں کی کوئی پروا نہیں رہی؟ ان کا دل جیسے کٹنے لگا۔ تکلیف برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔

اگلا دن بہت خاموشی سے ڈھلتا گیا۔ اپنے اندر تمام تر خالی پن اور ویرانیاں سموئے شام اہل زمین پر اترنے لگی۔ سائرہ سست روی سے جائے نماز تہہ لگا رہی تھیں جب عقب سے قدموں کی چاپ ابھری۔ وہ بے اختیار پلٹیں۔ اگلے ہی لمحے آنکھوں میں اچھنبا ابھرا۔

سیاہ جینز پر سبز شرٹ پہنے، بالوں کو اونچے جوڑے میں باندھے ملائکہ عباس ماسک اتارتے ہوئے ان کے سامنے کھڑی تھی۔ سبز لینز لگائے، لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" سائرہ ہکا بکا رہ گئیں۔ وہ اندر کیسے آئی؟

"تم سے سب چھیننے آئی ہوں، سائرہ خالد۔" وہ ٹانگ پر ٹانگ جما کر کرو فر سے بیٹھ گئی۔ آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ ان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے۔" ان کا انداز برودت لئے ہوئے تھا۔

ملائکہ نے استہزائیہ انداز میں ابرو چکائے۔

"پیچھے دیکھنا پسند کرو گی؟" اس نے ابرو سے اشارہ کیا۔

سائرہ نے مڑ کر دیکھا تو جیسے سانس حلق میں اٹکنے لگا۔ جال کا احساس ہوا، شکاری کا چنگل واضح ہو گیا۔

سیاہ شلوار قمیضوں میں ملبوس، ہاتھ میں گنز تھامے وہ تین ہٹے کٹے قسم کے غنڈے تھے جن کے چہروں سے ہی خباثت ٹپک رہی تھی۔ ان میں سے ایک نے جھک کر ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھا اور پیچھے ہوا۔

سائرہ نے خشک ہوتا حلق تر کرتے ہوئے نگاہیں پھیر کر سامنے تمکنت سے براجمان عورت کو دیکھا جس کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔

"کیا چاہیے تمہیں؟" انہوں نے بمشکل آواز کی لرزش قابو کی۔

"تمہیں ایک جملہ کہنا ہے صرف۔ چند لفظ اور بس۔" اس نے سکون سے کندھے اچکائے۔

سائرہ لب بھینچے اسے دیکھے گئیں۔ وہ جیسے اس کے جال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ پیچھے کھڑے غنڈے کسی روبوٹ کی مانند ساکن کھڑے تھے۔

"کیا پوچھو گی نہیں کہ تمہارا بیٹا کہاں ہے؟" وہ اب کہ ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

ان کے دل نے جیسے دھڑکن خطا کی۔ ذہن کو چھوتا بدترین خیال حقیقت بننے لگا۔ ملائکہ محظوظ انداز میں مسکراتے ہوئے پیچھے ہوئی۔

"اسے ہم نے اغوا کر لیا تھا۔"

سائرہ کا دل کسی منجدھار میں بری طرح ڈوبتا اپنی دھڑکن کھو گیا تھا۔ قدموں سے جان نکلنے لگی۔

"لیکن ڈونٹ وری، چھوڑ دیا ہے۔" اس کی مسکراہٹ تپا دینے کے لئے کافی تھی۔

"کیا کیا ہے اس کے ساتھ؟" ان کی آواز کانپی۔ آنکھوں میں ڈھیروں میں خوف تھا۔ چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔

"زندہ چھوڑ کر بھی زندہ نہیں چھوڑا۔" وہ یاد کر کے ہلکا سا ہنسی۔

روح میں کرچیاں سی اترنے لگیں۔ وہ گرنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھیں۔ ان کا دماغ جیسے ماؤف ہو رہا تھا۔ دھڑکن بے ربط ہوتی قابو سے باہر ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن وہ اس طرف آ رہا ہے۔ تمہیں چھوٹا سا کام کرنا ہے۔" وہ پاؤں جھلاتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی۔

سرخ پڑتی آنکھوں کے ساتھ انہوں نے سر اٹھایا۔

"یہاں سے چلی جاؤ ملائکہ۔ خدا کی قسم ورنہ..."

"نہ نہ نہ، ڈیئر سائرہ۔" ملائکہ نے بات کاٹی۔ "تم دھمکی دینے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔ وہ کام پوچھو جو تم نے کرنا ہے۔"

وہ محظوظ کن لیکن تحکمانہ انداز میں کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"زیان یہیں آئے گا۔ اپنی اذیتوں کے بعد وہ پناہ تمہارے پاس لینے آئے گا لیکن تم..." اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ "تم بھی باقی دنیا کی طرح اسے دھتکار دو گی۔"

ایک پل کے لئے دل رکا، سانس بھی، دنیا بھی۔ اگلے ہی لمحے ان کے اندر کوئی جوار بھاٹا سا پکنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اور میں ایسا کیوں کروں گی؟" وہ دبا دبا سا غرائیں۔ سرخ آنکھوں میں جارحیت تھی۔

ملائکہ نے ابرو سے اشارہ کیا۔ ان غنڈوں میں سے ایک آگے آیا۔ جھک کر لیپ ٹاپ کی کیز دبائیں۔ لان کی خاموش فوٹیج چلنے لگی۔

"کیا وہ سرخ نشان دکھائی دے رہا ہے؟" کھنک دار لہجہ حظ اٹھاتا ہوا تھا۔

سائرہ نے ایک نظر اسکرین کو دیکھا۔ سفید سیڑھیوں پر دانے برابر سرخ نشان حرکت کر رہا تھا۔

"یہ لیزر گن کا نشان ہے۔"

سائرہ خالد کو اپنا وجود پاتال کی گہرائیوں میں دھنستا محسوس ہوا۔ بے بسی بھرا کرب جاگنے لگا۔

"اگر تم نے وہ نہ کیا جو میں نے کہا ہے تو کام ختم کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔" وہ ٹہلتے ہوئے آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔" انہوں نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔ "میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔"

"شیور۔ پھر اپنے بیٹے کی موت کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔"

اس کی بے رحمی بڑھتی جا رہی تھی۔ایک خاموش سا آنسو ٹوٹ کر ان کے چہرے پر بہتا گیا۔دل یوں رس رہا تھا جیسے سارے پرانے زخم ادھڑ گئے تھے۔یوں جیسے ہر اذیت اب مجسم ہوئی تھی۔

"میں اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔سب ختم ہو جائے گا۔"انہوں نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"تمہارے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔تم کرو، یا نہ کرو۔سب ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔"مقابل کی تکلیف اسے جیسے سرور دے رہی تھی۔آنکھوں میں طمانیت سی تھی۔جو اسے نہیں ملا، وہ کسی کے پاس بھی نہیں رہے گا۔تبھی اس کے کان میں لگا بلیوٹوتھ آلہ بجا۔

"وہ پہنچ چکا ہے۔"بھاری اور سپاٹ آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

ملائکہ نے بٹن دباتے ہوئے سائرہ کو دیکھا۔

"تمہارے پاس فیصلہ کرنے کا وقت نہیں ہے۔وہ آ چکا ہے۔"

www.novelsclubb.com

سائرہ نے انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"خدا تمہیں برباد کرے ملائکہ۔" ان کی آواز پھٹ سی گئی تھی۔ گیلی سرخ آنکھوں میں بے تحاشا تڑپ تھی۔ اذیت انگ انگ میں اترتے ہوئے وجود کو بے جان کر رہی تھی۔

وہ ہنس پڑی۔

"پہلے اپنے بیٹے کی بربادی کی فکر کرو۔" وہ محظوظ لگ رہی تھی۔

اگلے چند لمحے بہت خاموشی سے پگھل گئے۔ داخلی دروازے کی گھنٹی کی آواز صور کی مانند تھی جو سماعتوں میں انڈیلی گئی۔ سائرہ کو سب پانی میں ڈوبتا محسوس ہوا۔ کاش وہ نہ آتا۔ ہر دعا رد ہو گئی تھی۔ آج ہر شے بربادی کی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔

"ممی۔"

دروازے کے پار سے دھیمی اور ڈوبتی ہوئی آواز ابھری۔ ان کا دل جیسے پھٹنے لگا۔ وہ اس کی آواز کا نڈھال پن اور تکلیف پہچان گئی تھیں۔ کوئی ماں ان سے زیادہ

بدنصیب ہو سکتی تھیں؟انہوں نے لب بھینچتے ہوئے سسکیاں روکیں۔روح میں کرچیاں سی سما گئیں۔ملائکہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہ کرتے ہوئے اشارہ کیا۔

"یہاں سے چلے جاؤ،زیان۔"

آواز لرز گئی۔روح مجروح ہوتی سانس روک رہی تھی۔وجود میں برپا حشر برداشت کی حدیں پار کر رہا تھا۔

دوسری طرف سناٹا چھا گیا۔موت کے بعد کی خامشی ہو جیسے۔قبر کی وحشت کی طرح۔

www.novelsclubb.com

"تم جیسے بدکردار انسان سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔"ان کی آواز کانپی۔"تم میرے لئے مر چکے ہو۔"

دروازے کے پار چھاتی خاموشی ان کی روح کے بخیے ادھیڑ گئی۔پھر دوبارہ کوئی پکار نہیں،کوئی آواز نہیں،کوئی دستک نہیں۔وہ جانتی تھیں کہ وہ کبھی نہ آنے جا چکا تھا۔

انہوں نے اسے ہمیشہ کے لئے کھو دیا تھا۔رگوں میں تکلیف ایسی کہ دل کٹ رہا تھا۔بے جان ہوتے ہاتھوں سے بمشکل انہوں نے دیوار کا سہارا لیا۔ گرم آنسو چہرے پر پھسلنے لگے۔

ملائکہ نے طمانیت سے گہری سانس کھینچی۔جس سے وہ محروم تھی، مقابل کو بھی ہمیشہ کے لئے کر چکی تھی۔حسد کی آگ زندگیوں میں بھڑک چکی تھی۔

سائرہ خالد کے لئے دنیا جیسے اسی نقطے پر رک گئی تھی۔ان کی زندگی کی موت کرتے ہوئے وہ عورت کب وہاں سے گئی انہیں کوئی علم نہ ہوا۔یونہی ٹھنڈے فرش پر سر ہاتھوں میں گرائے،انہیں نجانے کتنے لمحے بیت گئے جب کوئی خیال دل کو چھو کر وجود میں کرنٹ دوڑا گیا۔وہ تیزی سے اٹھیں۔آنکھوں میں یکدم ہی دنیا جہاں کا خوف امڈ آیا تھا۔

ماں کے دھتکارنے کے بعد وہ کہاں گیا ہو گا؟وہ سفید محل،اپنے باپ کے پاس نہیں جائے گا...وہ جانتی تھیں۔کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے عارب کو کال ملائی اور جو بتا سکتی تھیں،بتا دیا اور موبائل آف کر دیا۔وہ ڈھے گئی تھیں۔وہ ختم ہو چکی تھیں۔

مائعزم نے کئی سوال کئے، عارب بار بار کالز کرتا رہا مگر انہوں نے لب سی لئے۔

جو انہوں نے کھو دیا تھا، وہ اب نہیں ملنا تھا۔اس دفعہ کا نقصان ہر حاصل پر بھاری ہوتا گیا۔

وہ رات بے حد گہری تھی... کہر آلود، سرد، بے جان۔ہر احساس مر چکا تھا۔ہر جذبہ فنا ہو چکا تھا۔

ہاسپٹل کی دوسری منزل کے کوریڈور میں برف سی خاموشی چھائی ہوئی تھی، تبھی قدموں کی آہٹ نے فضا مرتعش کر دی۔سیاہ عبایے میں، چہرے کے گرد اسکارف لپیٹے وہ گہری آنکھوں والی باوقار سی عورت تھی جس کے وجود پر پژمردگی چھائی ہوئی تھی۔یوں جیسے کوئی مسافر ہر زادِ راہ لٹا کر تہی داماں ہو چکا ہو۔

سائرہ نے بے جان ہوتے ہاتھوں سے دروازہ دھکیلا۔سفید کمرے میں ہلکی سی گرمائش تھی۔اندر چھائی خاموشی روح کو سنسنا دینے والی تھی۔کرب واقعی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔وہ بے دردی سے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بھاری قدموں سے بیڈ تک آئیں۔

"زندہ چھوڑ کر بھی زندہ نہیں چھوڑا۔"

بند آنکھیں، زرد رنگت، مشینوں میں جکڑا بے جان وجود۔ وہ آکسیجن ماسک سے سانس لیتا، سائرہ کو نئے سرے سے مار گیا۔ بازو پر بنے جلنے کے زخم پر پٹی بندھی تھی۔ اسے بے ہوشی کی حالت میں چوبیس گھنٹے گزر چکے تھے۔

سائرہ نے کانپتی انگلیوں سے اس کی بند آنکھوں کو چھوا۔ رگوں میں سیال سا بھرتا گیا۔

"زیان۔" تڑپ میں لپٹی سرگوشی آزاد ہوئی۔

خاموشی روح کو جھنجھوڑتی، دل کو کاٹ گئی۔ وہ واقعی ان سے خفا ہو چکا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔ برداشت کا ہر بند فنا کئے، ضبط کا ہر پہرہ توڑ کر وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھیں۔

"آئی ایم سوری۔ آئی ایم رئیلی سوری، زیان۔ ایسے مت کرو، پلیز۔ ماں کو ایسی سزا نہ دو، خدا کے لئے زیان، ایک دفعہ اٹھ جاؤ۔" وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے،

www.novelsclubb.com

سسکیوں کے بیچ بے ربط انداز میں کہہ رہی تھیں۔اسے کھونا بدترین تھا، لیکن اسے اپنے سامنے یوں بے جان دیکھنا برداشت کی انتہا تھا۔

کیوں انہی کے حصے کے خسارے آئے تھے؟

وہ یونہی روتی رہیں۔وہ جو ہر دفعہ ان کے آنسوؤں پر بے چین ہو جاتا تھا، بے خبر رہا۔ماں نے قیمت اپنے ہاتھوں سے لگائی تھی۔وہی قیمت جو زندگیوں کو راکھ کر گئی۔

کھڑکیوں کے پار چھائی رات دم توڑنے لگی تھی۔ نجانے کتنے پہر بنا چاپ کے پھسل گئے تھے۔وہ وہیں، اس کا ہاتھ تھامے، خاموشی سے اس کی بند آنکھوں کو دیکھ رہی تھیں۔وہ اس دفعہ کیوں نہیں لڑ سکیں؟ انہوں نے تھک کر آنکھیں میچ کر کھولیں۔

اس کی زندگی سے زیادہ عزیز انہیں کچھ نہ تھا۔وہ کبھی اسے داؤ پر نہیں لگا سکتی تھیں۔

"تمہارے لئے دی گئی، ہر قربانی قبول ہے مجھے۔" سرگوشی میں کہتے ہوئے انہوں نے جھک کر اس پیشانی کو چوما۔ ایک خاموش سا قطرہ لڑھک گیا۔ وہ اب بھی گہری غنودگی میں تھا۔

تبھی ہینڈل گھوما اور پھر دروازہ دھکیل دیا گیا۔ سائرہ نے نظریں نہیں پھیریں۔ وہ اسی خاموشی سے زیان کے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہیں۔

"سائرہ۔"

متعجب آواز پر لمحے کے لئے وہ سن رہ گئی تھیں۔ گردن موڑ کر دیکھا۔ جمود ٹوٹا۔ آنکھوں میں کوئی لہر سی اٹھی۔ سلگتی ہوئی تنفر زدہ۔

www.novelsclubb.com

"تم کب آئیں؟" حسام ارتضی نے بے ساختہ نظریں چرائی تھیں۔

سائرہ آہستگی سے اٹھیں۔ زرد چہرہ سپاٹ اور بھیگی سرخ آنکھوں میں کوئی تاثر نہ تھا۔

''اس حال تک پہنچانے کے لئے کسٹڈی لی تھی؟''ان کی آواز میں بے تحاشا ٹھنڈک تھی۔

حسام کے ابرو اکھٹے ہوئے۔سامنے کھڑی عورت کی آنکھوں میں سلگتے انگاروں کی سی تپش وہ محسوس کر سکتے تھے۔

''حفاظت کر نہیں سکتے تھے تو ذمہ داری کیوں لی تھی؟''ان کی آواز دھیمی مگر سرد تھی۔

''تمہیں لگتا ہے کہ میں نے حفاظت نہیں کی تھی؟''حسام نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔''مجھ پر سوال اٹھانے سے پہلے اگر تم نے اس کے کاموں پر نظر رکھ لی ہوتی تو بہتر تھا۔''

''آپ کو کیا لگتا ہے ارتضی صاحب کہ آپ جب چاہیں گے کسی پر الزامات لگا دیں گے اور لوگ خاموشی سے سنتے رہیں گے؟''لہجہ کاٹ دار تھا۔''مگر میں اپنے بیٹے کے خلاف کوئی بکواس برداشت نہیں کروں گی۔اگر بھروسہ نہیں کر سکتے تو تکلیف جتانے کا ڈھونگ بھی مت کریں۔''

www.novelsclubb.com

حسام سے ضبط سے انہیں دیکھا۔

"اگر تم نے اس کی تربیت..."

"یہ اس کی تربیت ہو گی جو کئی لوگوں کے منہ پر طمانچہ مارے گی۔ دھیان رکھئے گا کہیں آپ بھی اسی فہرست میں نہ ہوں۔"

ٹھنڈے انداز میں چبا چبا کر کہتے ہوئے وہ حسام ارتضی کو آگ لگا گئی تھیں۔ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوتی ملائکہ ٹھٹک کر رکی۔ اس نے ابرو سکیڑ کر سامنے کھڑی سائرہ خالد کو دیکھا جن کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر نفرت کی لہر اٹھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو، سائرہ؟" بظاہر نرمی سے پوچھتے ہوئے، اس کی آنکھوں میں تپش تھی۔

www.novelsclubb.com

سائرہ نے ایک کاٹ دار نگاہ اس پر ڈالی۔

"اپنے بیٹے کے پاس آئی تھی۔ جس سے ملنے سے کم از کم اس دنیا میں مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔"

"رئیلی؟" ملائکہ نے مسکراتے ہوئے سینے پر بازو لپیٹے۔ "کچھ گھنٹوں قبل ایسا ہو چکا ہے۔"

"تم وجود کاٹ سکتی ہو، ملائکہ عباس۔ قلب نہیں نوچ سکتیں۔" جتا کر کہتے ہوئے وہ پلٹ گئیں۔

اس کی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔ تنفر سے سر جھٹک دیا۔ حسام نے باری باری دونوں عورتوں کو دیکھا جن کے درمیان تپش وہ محسوس کر چکے تھے۔

سائرہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے زیان کا چہرہ دیکھا۔ کاش وہ ایک دفعہ ان کتھئی آنکھوں کو دیکھ پاتیں۔ انہوں نے آہستگی سے جھک کر اس کی آنکھوں کو چوما۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماں نے ہر سانس کے ساتھ تم سے محبت کی ہے۔ ہو سکے تو معاف کر دینا، زیان۔" سرگوشی میں کہتے ہوئے انہوں نے سختی سے آنکھیں رگڑیں۔ ایک بھی نگاہ، پیچھے کھڑے نفوس پر ڈالے بغیر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

ہر قدم تلے تپتی ریت کی جلن تھی۔ بڑھتا فاصلہ ایک طویل دشتِ ہجر کا آغاز کر گیا تھا۔ارد گرد کے مناظر نگاہوں کی دھند میں مبہم ہو رہے تھے۔دہرِ ایذاء کی ابتدا ہو چکی تھی۔

"تمہاری ہمت کو داد دینی پڑے گی۔"

عقب سے ابھرتی آواز نے ان کے قدم روکے۔ہاسپٹل کے لان میں آسمان پر چھائی رات دم توڑ رہی تھی۔آسمان کے کناروں سے سفیدی پھیل رہی تھی۔ سائرہ نے پلٹ کر دیکھا۔

سینے پر بازو لپیٹے ملائکہ جتاتی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ آخری دفعہ تھا۔آئیندہ ایسی ابتدا کا اختتام خوشگوار نہیں ہو گا۔" وہ جیسے تنبیہ کر رہی تھی۔

سائرہ خاموش، بے تاثر، سرد نگاہوں سے اسے دیکھتی رہیں۔وہ کچھ جز بز ہوئی۔

"تمہیں یہ خوش فہمی کیونکر ہوئی کہ تم زندگیاں کنٹرول کر سکتی ہو؟" آواز میں برودت تھی۔

"یعنی تم اسے صرف دھمکی سمجھ رہی ہو؟"

"مجھے انتظار کرنا آتا ہے، ملائکہ عباس۔ میں نے پہلے بھی اس کا انتظار کیا تھا۔ میں اب بھی کروں گی کیونکہ تم میرا قلب نہیں نوچ سکتیں۔"

وہ کچھ دیر پہلے والی، بے بس اور بکھری عورت نہیں لگ رہی تھیں۔ وہ ارتضی کی ماں تھیں۔ دشمن کے سامنے کمزور پڑنا، سرشت میں ہی شامل نہیں تھا۔ انہوں نے جیسے اپنی قسمت کا موڑ قبول کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کرو پھر انتظار۔" اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ "کیونکہ وہ ارتضی ہے... انا کا مارا انسان... جو ایک دفعہ دھتکارے جانے پر واپس نہیں آئے گا۔"

سائرہ نے انہی برف نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وہ ہر حوالے سے پہلے میرا بیٹا ہے، میرا خون ہے اور مجھ سے بہتر اسے کوئی نہیں جانتا۔" ایک آخری کاٹ دار نگاہ اس پر ڈال کر وہ آگے بڑھ گئیں۔

ملائکہ نے ابرو بھینچے انہیں جاتے دیکھا۔ جس بے بس اور لاچاری کی کیفیت میں وہ انہیں دیکھنا چاہتی تھی، ویسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ خیر، کامیابی بھی کم نہیں تھی۔ وہ گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے ہوئے پلٹ گئی۔

وقت تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ ورق پر ورق پلٹتے رہے۔ کہانی آگے بڑھتی رہی۔ ماضی پر گرد پڑتی رہی... یہاں تک کہ صفحہ حال کی شام پر آکر رک گیا۔

اذیت اب بھی تھی لیکن لوٹ آنے کی طمانیت نے کئی زخموں کو مندمل کر دیا تھا۔

سائرہ نے آنکھیں رگڑ کر خالی چوکھٹ دیکھی پھر سر بیڈ کراؤن سے ٹکا دیا۔ وہ تھک چکی تھیں۔

جو دھمکی وہ عام سمجھ رہا تھا.. اس نے ایک عرصہ ان کے دل کا خون کیا تھا۔ اب نشان روح پر ثبت ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

کیوں ان کی اذیتیں اسی سے جڑی تھیں، جو جان سے محبوب تھا؟

☆☆☆☆☆☆

قبرستان پر چھایا وحشت ناک سناٹا اترتی شام میں مزید دبیز لگ رہا تھا۔ داخلی دروازے سے ذرا پیچھے کھڑی کار میں اعتزاز آفندی خاموش نگاہوں سے سامنے نظر آتی قبر کو دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں میں بیک وقت بہت سے جذبات تھے۔

"میں نے بدلہ لے لیا ہے، ڈیڈ۔" اس نے آہستگی سے سرگوشی کی۔ "میں جانتا تھا کہ یہ سکون نہیں دے گا۔ لیکن یہ مجھے مزید الجھا گیا ہے۔"

درختوں کے دھیمی ہوا میں سرسراتے پتے خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اگر وہ سچ کہہ رہا تھا..." وہ پل کے لئے رکا۔ "تو پھر اصلی قاتل کون ہے؟"

آنکھوں میں کچھ زخمی سا ہوا، جیسے کچھ یاد آیا ہو۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ جو کام میں نے کئے، وہ آپ کبھی نہیں چاہتے تھے کہ میں کروں۔ لیکن میں اپنی اذیت کے آگے بے بس

تھا۔مجھے اس تکلیف کو ختم کرنے کے لئے جو بھی کرنا پڑتا، مجھے کرنا تھا۔آپ نے مجھے چھوڑ دیا تھا، ڈیڈ۔"

بہتی ہوا لمحے کے لئے ساکن ہو کر اس کے پل پل بدلتے رنگ دیکھتی گئی۔

"لیکن اگر وہ سچ کہہ رہا تھا تب بھی وہ میرے بھائی کا گناہگار تھا۔بے قصور وہ کبھی تھا ہی نہیں۔"آنکھوں میں نفرت کی سی چنگاری سلگی۔

چند لمحے وہ وہیں اسٹیرنگ وہیل تھامے فضا کا سناٹا اپنے اندر اترتا محسوس کرتا رہا پھر آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔ایک آخری الوداعی نظر قبر پر ڈال کر وہ کار اسٹارٹ کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

قبر پر آنے کی ہمت آج بھی نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆

ڈوبتی شام آہستہ آہستہ رات میں تبدیل ہوتی آسمان کو اندھیر کرنے لگی۔کلب میں معمول کی گہما گہمی جاری تھی۔روشنیوں کا رقص عروج پر تھا۔طویل کاؤنٹر کے

آگے اسٹول پر بیٹھی ملائکہ مشروب کا گلاس تھامے، کسی گہری سوچ میں گم لگتی تھی۔ میک اپ کی تہیں بھی چہرے کی پژمردگی چھپانے میں ناکام ہو رہی تھیں۔

"آج کل تم آفس میں نظر نہیں آتیں، مسز ملائکہ۔"

دائیں جانب سے ابھرتی کھنکتی آواز پر اس نے ضبط سے گردن موڑ کر دیکھا۔ بزنس حریف شائستہ ہمدانی، باب کٹ بالوں میں انگلیاں پھیرتی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا یہ تمہارا دردِ سر ہے؟"

شائستہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ آنکھوں میں محظوظ سی چمک لہرائی۔

www.novelsclubb.com

"آف کورس نہیں لیکن تشویش کی بات تو ہے نا۔ جس کمپنی کو تم نے پچیس سال دیئے، وہاں سے آج تمہیں مکھن سے بال کی طرح نکال کر تمہاری کرسی کل کی لڑکی کو دے دی گئی، ہاؤ سیڈ۔"

ملائکہ کا چہرہ اہانت سے سرخ پڑنے لگا۔بلند آواز کی وجہ سے آس پاس کی عورتیں متوجہ ہونے لگی تھیں۔وہ تمسخرانہ نگاہیں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"کیا تمہیں تمہارے شئیرز مل گئے؟"آواز میں مصنوعی ہمدردی تھی۔

قہقہہ بلند ہوا۔سرگوشیوں میں حظ اٹھاتا احساس تھا۔ملائکہ کے اندر کوئی جوار بھاٹا سا پکنے لگا۔اس نے جھپٹ کر پرس اٹھایا اور جارحانہ انداز میں شائستہ کو دیکھا۔

"فطرت خاموش رہ سکتی ہے،بدل نہیں سکتی۔"وہ چبا چبا کر بولی۔"اور اکثر خاموشی طوفان کا پیشِ خیمہ ہوتی ہے۔"

ایک سلگتی نگاہ عورتوں کے ٹولے پر ڈال کر وہ جھٹکے سے پلٹ گئی۔وجود جیسے گرمی میں جھلس رہا تھا۔پارکنگ لاٹ کی فضا بھی اندر کے حبس کو کم نہ کر سکی۔وہ ماتھے پر بل ڈالے کار ان لاک کرنے لگی جب عقب سے ابھرتی آواز نے لمحے کے لئے سانس ساکن کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"گرنے کی اگر کوئی حد ہے تو وہ تم پر تمام ہوتی ہے۔" سپاٹ، سرد، برودت لئے انداز۔ سخت لہجہ، کاٹ دار آواز۔

ملائکہ نے بے اختیار خشک ہوتا حلق تر کیا۔ مٹھی بھینچتے ہوئے وہ آہستگی سے پلٹی تھی۔

سیاہ شرٹ میں، جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، زیان ارتضی کی پر کشش آنکھوں میں گہری کاٹ تھی۔ ہر تاثر تنا تھا، ہر احساس خار تھا۔

ملائکہ کے وجود میں سنسنی سی لہر دوڑ گئی مگر بظاہر اس نے سر کو خم دیا۔

"بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے۔" وہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

زیان کو اپنے اندر کوئی فشار سا پھٹتا محسوس ہوا۔ یہ اہلِ خاک کیسے ڈھٹائی اور بے رحمی کی حدیں پار کر لیتے ہیں؟ پیشانی کی رگیں تن گئیں۔ وہ لب بھینچے، اندر اٹھتے لاوے کو قابو کئے اسے دیکھتا رہا۔

"سوچنے دو۔" وہ لمحے کے لئے رکی۔ "دو ہفتوں بعد... باپ کے مرنے کے دو ہفتوں بعد تم مجھ سے ملنے آئے ہو۔ چچ چچ۔ حالانکہ تعزیت کرنے تمہیں سب سے پہلے آنا چاہیے تھا۔"

اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔ انداز میں مصنوعی شکوہ تھا۔

اس لمحے زیان ارتضی کو اندازہ ہوا کہ ابلیس بننا کتنا آسان تھا۔ آنکھوں میں خون کی لکیریں اترنے لگیں۔ نفرت، غصہ، اشتعال... برداشت کے بند خود پر بٹھانا از حد کٹھن تھا۔ چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔

"ویسے تم نے مجھے شئیرز تو دے دیئے لیکن انصاف نہیں کیا۔" وہ تاسف سے بولی۔

www.novelsclubb.com

مال... زر... دھن... کیا کوئی اختتام تھا اس چاہت کا؟ زیان نے ضبط سے مٹھی بھینچ کر ہاتھ ڈھیلا چھوڑا۔

"مجھے تم سے اتنی بیوقوفی کی امید نہیں تھی کہ کرسی سیدھا اپنی بیوی کو دے دی، چچ۔" اس نے سر جھٹکا۔ "کمپنی کے عہدیداران میں کیا کمی تھی بھلا؟"

"تمہیں کس چیز کی کمی تھی کہ تم قاتل بن گئیں؟"

ایک فقرہ... مقابل کی تقریر پر بھاری پڑتا گیا۔ چہرے پر جیسے طمانچہ پڑا تھا۔ ملائکہ عباس کی مسکراہٹ عنقا ہوئی۔

زیان کے چہرے پر صرف سختی تھی... اتنی سختی کہ رگیں تنی ہوئی تھیں۔ یوں جیسے نرمی کا جذبہ کبھی محسوس نہ کیا گیا ہو۔

"صرف کاغذ کے ٹکڑوں کی خاطر تم اتنا گر گئی تھیں کہ قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اتنی حرص تھی تم میں کہ کبھی یہ دیکھ ہی نہ سکیں کہ جس مقام کے لئے مجھے راستے سے ہٹانا چاہتی تھیں، وہ میں نے خود ہی چھوڑ دیا تھا۔ اتنا حسد تھا تم میں کہ جو تمہارے پاس نہیں تھا، دوسروں سے چھیننے میں تم نے لمحہ بھی نہ لگایا۔"

www.novelsclubb.com

اب اس کی باری تھی۔ ملائکہ کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔ اہانت کا احساس حاوی ہو رہا تھا۔ پیشانی پر قطرے چمکنے لگے تھے۔

"اور جب کوئی راستہ نہ رہا تو خون سے ہاتھ رنگ لئے۔"

"بکواس بند کرو۔" وہ دبے دبے انداز میں چیخی۔ اس کے الفاظ کوڑوں کی طرح لگ رہے تھے۔

"آواز نیچی رکھو۔" زیان دانت پر دانت جمائے غرایا۔ "اپنا اعمال نامہ دیکھنا گراں گزر رہا ہے؟"

وہ لب کو دانتوں سے کچلتے ہوئے اسے دیکھے گئی۔ تنفس بھاری پڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری خاموشی کو تم نے میری کمزوری سمجھ لیا تھا۔ جس عورت کو تباہ کرنے میں تم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اسی کی تربیت ہے کہ تم ابھی تک آزاد ہو۔ اگر یہ تربیت نہ ہوتی تو تم منوں مٹی تلے ہوتیں۔"

وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔آنکھوں میں سرخ لکیریں ٹھہری تھیں۔اس کے انداز کا چیلنج، نظروں کی حقارت، لہجے کی برودت۔ملائکہ کو اپنے اندر لاوا سلگتا محسوس ہوا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہوں گی؟" ملائکہ چیخ کر بولی۔اس کے انداز میں جارحیت تھی۔

"وہ تو میں دیکھ ہی چکا ہوں کہ تم کیا کر سکتی ہو۔اب تم وہ دیکھنا جو میں کروں گا۔"

ایک کاٹ دار نگاہ ڈال کر زیان وہاں سے پلٹ گیا۔ہاتھ بے اختیار جیکٹ کی زپ تک گیا جسے اس نے کھینچ ڈالا۔گرمی کا احساس وجود کو جھلسانے لگا تھا۔

ملائکہ ضبط سے اسے جاتے دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

اسے اگلی چال جلد از جلد چلنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

تاحدِ نگاہ ریگستان نظر آتا تھا۔پاؤں ریت میں دھنستے جا رہے تھے۔زرد سی ریت تانبے کی طرح گرم ہو رہی تھی۔وسط میں تناور درخت کھڑا تھا جس کی شاخیں

طویل رقبے پر پھیلی گھنا سایہ دے رہی تھیں۔وہ تھک کر وہیں چھاؤں تلے ڈھے گئی۔سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔

"تمہارا خوف سامنے ضرور آئے گا۔"

ویران صحرا میں سرگوشی نما آواز گونج کر رہ گئی۔یکدم ہی جیسے جھکڑ چلنے لگے۔ ریت چہار سو اڑنے لگی۔اس کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹتے ہوئے اس نے چہرہ چھپا لیا۔کتنی ہی دیر ریت کا طوفان سماعتوں پر ہتھوڑے برساتا رہا پھر آہستہ آہستہ سب ساکن ہوتا گیا۔وہ کتنی ہی دیر سانس روکے بیٹھی رہی پھر دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں کھولیں۔اگلے ہی لمحے سانس حلق میں اٹکنے لگا۔

وہ تناور درخت جڑوں سے اکھڑ کر زمین بوس ہو چکا تھا۔زمین پر پھیلی ریت سیاہ ہو چکی تھی۔یوں جیسے طوفان اپنی تباہی مچا کر گیا تھا۔سیاہی ہر طرف پھیل چکی تھی۔

"بربادی کی ایک نئی داستان رقم ہوئی۔"

وہ کرنٹ کھا کر اٹھ بیٹھی۔ چہرہ پسینے میں تر تھا۔ آنکھوں میں وحشت سی تھی۔ گہری سانس کھینچتے ہوئے اس نے ارد گرد دیکھا۔ سائیڈ لیمپس جل رہے تھے۔ کلاک کی ٹک ٹک کے سوا کوئی آواز نہ تھی۔

خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے زمل نے موبائل اٹھایا۔ اسکرین روشن ہوئی۔ کوئی میسج نہیں۔ سب پر سکون تھا۔ ایک نظر کونے پر لکھے وقت پر ڈالی۔ رات کا آخری پہر دم توڑنے کو تھا۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ زیان ویسے ہی کمبل سینے تک ڈالے پر سکون سا سو رہا تھا۔

زمل نے بے اختیار لب کاٹتے ہوئے پیشانی مسلی۔ یہ خواب عام نہیں تھا، وہ یہ محسوس کر سکتی تھی۔ اس سے جڑا احساس جان نکال دینے والا تھا۔ اس نے ضبط سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ دل میں ابھی تک کوئی حشر سا برپا تھا۔

تبھی دور فجر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اس نے تھک کر سر کراؤن سے ٹکا دیا۔ ایک خاموش سا آنسو کنپٹی پر بہہ گیا۔ جس احساس کو الفاظ نہ پہنائے جا سکیں، وہ

یونہی دل کو ادھیڑ کر رکھ دیتا ہے۔اس نے گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

چند لمحوں بعد وہ بال سمیٹتے ہوئے بیڈ سے اٹھ گئی۔سوئچ پر ہاتھ مارا۔زرد بتیاں جل اٹھیں۔اس نے پلٹ کر بیڈ کی طرف دیکھا۔زیان نے کمبل سر تک کھینچ لیا تھا۔ بے اختیار لبوں کو اداس سی مسکراہٹ چھو کر معدوم ہوئی۔وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

زرد روشنیاں کچھ دیر تک جلتی رہیں جب وہ گیلے چہرے کے ساتھ باہر نکلی۔آستینیں برابر کرتے ہوئے آنکھیں میچ کر گہری سانس لی اور ہر خاردار خیال ذہن سے جھٹک دیا۔وہ پر سکون وقت کو سکون سے جینا چاہتی تھی۔

"جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔" وہ بے آواز بڑبڑائی۔گہری سانس خارج کرتے ہوئے خود کو پر سکون کرنا چاہا پھر دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹتے ہوئے بیڈ تک آئی اور جھک کر کمبل ذرا سا کھینچا۔

"زیان۔"

وہ سن کر بھی ان سنی کئے ڈھیٹ بنا رہا۔ یہ اس کا روز کا معمول تھا۔ لیکن ہمیشہ کی طرح زمل کو آج تپ نہیں چڑھی۔ وہ وہیں کھڑی چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

پیشانی پر بکھرے بال، دھیما تنفس، زرد روشنی میں پر سکون تاثرات۔

ایمبر آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔ وہ الفاظ کی بازی گر تھی جو اپنے احساسات خود نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ کیا دھڑکا تھا جو دل کو لگا تھا؟

"صبح صبح ہی پیار آ رہا ہے؟" نیند میں ڈوبی خمار آلود آواز۔

وہ آنکھیں رگڑتی ہلکا سا مسکرائی۔ ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی سے بال ہٹائے۔ یہ جیسے اس کا پسندیدہ کام تھا۔ کچھ تھا اس کے انداز میں جس نے زیان کو آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔

"فجر پڑھ لو۔" وہ کتھئی آنکھوں کا سوال پڑھ کر نرمی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

زیان نے آنکھیں سکیڑ کر اسے ٹیرس کا گلاس ڈور سلائیڈ کرتے دیکھا۔ ٹھنڈی ہوا یکدم کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ وہ اب شیشے کے پار جائے نماز بچھا رہی تھی۔ فضا میں خفیف سی اداسی رقصاں تھی۔ کچھ بوجھل سا، کچھ خاموش سا۔

زرد کی تمازت نامحسوس انداز میں کھو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

بلائنڈز گرے کمرے میں آج بے بسی کا احساس حاوی ہو رہا تھا۔ انگلیوں میں سیگریٹ دبائے، مبہم چہرے والے شخص نے ڈوری کھینچی تو بلائینڈز اوپر کو فولڈ ہوتے گئے۔ شیشے کی کھڑکی سے کرنیں ٹکرائیں اور اس کے چہرے پر پڑتے ہوئے سب واضح کر گئی۔

www.novelsclubb.com

کرخت نقوش، آنکھوں کی بے رحمی اور سفید بال جو کہ ذرا سا لمبے تھے۔

وہ ابتہاج تھا۔ ابتہاج درانی۔

جو کہ اب تک سارے مہروں کو اپنے اشاروں پر نچاتا آیا تھا۔

جو مخفی تھا، لیکن اب عیاں ہونے لگا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ سراسیمگی کے عالم میں بڑبڑایا۔ آنکھوں میں بے بسی سی تھی۔

"اس نے نقلی فوٹیج سے کیسے اندازہ لگایا کہ قاتل اس کا باپ نہیں ہے؟" سیگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے وہ ٹہلنے لگا۔ "اگر اعتزاز جان گیا تو سب ختم ہو جائے گا۔"

اس نے جھرجھری لے کر سر جھٹکا۔

"اعتزاز کو پتہ لگنے سے پہلے مجھے کسی نہ کسی طرح بزنس میں سے اپنا حصہ الگ کرنا پڑے گا ورنہ سچائی سامنے آنے پر وہ میرے شئیرز بھی ضبط کر لے گا۔"

یہ بھی مال کی بازی تھی۔ دولت کا جنون تھا۔ وہی لالچ جو انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔

ابتہاج کی آنکھوں میں پر سوچ لکیریں تھیں۔کچھ سوچ کر اس نے جھک کر موبائل اٹھایا اور ایک نمبر ملانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح قدرے بوجھل طلوع ہوئی۔یوں جیسے رات کی وحشت اب بھی فضا میں سرگردوں تھی۔گول میز پر معمول سے ہٹ کر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے زیان نے ایک نگاہ مقابل پر ڈالی۔

بالوں کو اونچی پونی میں جکڑے میں،وہ شفاف چہرے کے ساتھ آفس کے لئے تیار لگ رہی تھی۔سادہ آنکھوں میں عجب ویرانی تھی جو وہ محسوس کر سکتا تھا۔وہ چند لمحے لب دبائے کچھ سوچتا رہا۔مگر ذہن دوڑانے کے باوجود ایسی کوئی وجہ نہ ملی۔

"سب ٹھیک ہے؟" بالآخر اس نے سرسری انداز میں پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

زمل نے چونک کر اسے دیکھا۔ گیلے بالوں کو پیچھے جمائے، گرے ڈینم میں وہ فریش لگ رہا تھا۔ کتھئی آنکھوں میں کوئی گہرا سا احساس تھا۔ سنبھل کر مسکراتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"لگ نہیں رہا۔" زیان نے جیسے تبصرہ کیا۔

"کچھ نہیں بس کام کے بارے میں سوچ رہی تھی۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ سر پر اتنا سوار نہ کرو۔" اس نے جیسے ملامتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سرزنش کی۔

"اب ٹینشن سے کیسے پیچھا چھڑا لوں؟" کچھ یاد آنے پر سر اٹھا کر بغور اسے دیکھا۔ "ایک بات بتاؤ۔"

"ہوں؟" وہ جوس گلاس میں انڈیل رہا تھا۔

"تمہاری آنٹی سے کوئی بات ہوئی ہے؟ وہ ڈسٹرب لگ رہی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

خاموشی فضا کا حصہ بن کر ٹھہر گئی۔گلاس اٹھاتے ہوئے وہ لمحے کے لئے رُکا۔تاثرات میں کوئی کرب سا گھل گیا۔گلاس واپس رکھتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا۔

"تم سب جانتی تھیں؟"

"جو انہوں نے تم سے کہا تھا،اس کی وجہ؟" وہ سکون سے پیچھے کو ٹیک لگائے اسے دیکھ رہی تھی۔

زیان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"انہیں ملائکہ نے مجبور کیا تھا،جانتی ہوں۔تم نے کیا کہا ان سے؟"

www.novelsclubb.com

وہ چند لمحے خاموش رہا۔کئی گھاؤ نامحسوس انداز میں رِسنے لگے۔کتھئی آنکھوں میں یکدم ہی کچھ بکھر کر ڈوبا تھا۔

"مجھے ان سے کوئی شکوہ نہیں ہے، میرے پاس شکوہ کرنے کا حق بھی نہیں ہے۔ مجھے خود پر غصہ تھا کہ کسی کھلونے کی طرح وہ مجھے استعمال کرتے گئے۔" اس کا انداز مدھم تھا۔ آنکھوں میں شکستگی کی لہر تھی۔

خول اسی لڑکی کے سامنے چٹخ جاتا تھا جو ہر راستہ ہم قدم رہی تھی۔

"اس سب میں تمہاری تو کوئی غلطی نہیں ہے۔" زمل نے جیسے اسے سمجھانا چاہا۔

زیان نے نظریں اٹھائیں۔ لبوں کو استہزائیہ مسکراہٹ چھو گئی۔ خود کا تمسخر اڑاتی ہوئی، بے بس سی۔

"ایک قدم پیچھے جاؤ تو ڈیڈ کے ساتھ جو کچھ ہوا، میری وجہ سے ہوا ہے۔ سالوں پہلے کسٹڈی کے کیس میں ممی کو جس امتحان سے گزرنا پڑا، اس کی وجہ میں تھا۔ یہ بزنس کامیس بھی تمہیں میری وجہ سے سنبھالنا پڑ رہا ہے۔ میں تمہیں ایک نارمل زندگی نہیں دے پا رہا اور آگے بھی جو میرا منتظر ہے، اس کی سختی میں جانتا ہوں۔ It is always me۔" تلخی انگ انگ سے عیاں تھی۔

www.novelsclubb.com

زمل چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔اسے سمجھانا بیک وقت اتنا مشکل اور اتنا آسان کیوں تھا؟

"آنٹی نے تمہارے لئے لڑنا خود چنا تھا۔یہ ان کی مرضی تھی۔تمہاری مدد کرنا میں نے چنا ہے۔یہ میری مرضی ہے۔تمہیں چننا ہماری چوائس تھی اور تم اس پر سوال نہیں اٹھا سکتے۔"اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہوئے جتایا تھا۔

زیان نے بنا کچھ کہے، سر جھٹک دیا۔اس لڑکی کو وہ کبھی نہیں سمجھا سکتا تھا، رائے مزید مصمم ہوئی۔

"میں کار اسٹارٹ کر رہا ہوں، آجاؤ۔"وہ موبائل میز سے اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

زمل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ گہری سانس لے کر پلٹ گیا۔نجانے گھن چکر زندگی کب پٹری پر چڑھے گی؟

وہ خاموشی سے اسے جاتے دیکھتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆

آفندی ہاؤس کے کنٹرول روم میں وہی سیاہی میں ڈوبا منظر تھا۔ نیا کھیل رچنے کی تیاری، بساطِ نو کا آغاز۔ وہی اہلِ زمین کا پرانا متکبر رویہ۔

ملائکہ ٹہلتے ہوئے رکی اور اعتزاز کی جانب گھومی۔

"کچھ پلان کرو گے یا انتظار کرنا ہے کہ تمہارے ہاتھوں میں وہ ہتھکڑیاں ڈال دیں؟" اس کی آنکھوں میں واضح اشتعال تھا۔

اعتزاز نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھیں بے تاثر تھیں۔

"اتنی ہی جلدی ہے تو تم خود کو نہیں کچھ سوچ لیتیں؟" اس کا انداز برف سا تھا۔

ابتہاج درانی بظاہر موبائل پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا لیکن سماعت وہیں لگی تھی۔ ملائکہ نے بل کھاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا جب اس نے سر اٹھایا۔

"تم دونوں کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" آواز پر سکون تھی۔

ملائکہ کچھ کہتے ہوئے رکی پھر ابرو چکائے۔ ماتھے کے بل ڈھیلے ہو گئے۔ اعتزاز خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"قدیم اصول ہے لیکن اپنا اثر ہمیشہ چھوڑ جاتا ہے۔" وہ پراسرار انداز میں مسکرایا۔

ایک ہلکی سی مسکراہٹ اعتزاز کے لبوں کو چھو گئی۔ وہ جیسے محظوظ ہوا تھا۔

"Divide and rule۔"

ملائکہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ تم انہیں توڑ سکتے ہو؟" اس کے انداز میں استہزاء اترا۔

ابتہاج ہلکا سا مسکرایا۔ اس کے لبوں نے حرکت کی۔ چند الفاظ آزاد ہوئے۔ فضا بھاری ہونے لگی۔

ملائکہ کی آنکھیں چمکیں۔ لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ بوجھ کندھوں سے سرکا تھا۔

"بہت خوب۔ یہ اب تک کا سب سے دلچسپ وار ہو گا۔"

اعتزاز نے گہری سانس لی اور سیدھا ہوا۔ اس کی خاموشی میں اس کی رضامندی تھی۔

"کال کر کے ٹریپ تم بچھاؤ گی۔"اس نے تحکم سے کہا۔"اور ابتہاج، کل ہونے والی ارتضی انٹرپرائزز کی ڈیل کو تم دیکھ لو۔جو پلان ہوا ہے،اس سے ایک انچ آگے پیچھے نہیں ہونا چاہیے۔"

اس نے جیسے تنبیہ کی۔ابتہاج نے سر ہلایا۔

"اور تم کیا کرو گے؟"

اعتزاز لمحے کے لئے خاموش ہوا۔آنکھوں میں تھکن سی ابھری۔

"مجھے یہ دیکھنا ہے کہ زیان ارتضی سچ کہہ رہا تھا یا نہیں۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ابتہاج کا سانس پل کے لئے حلق میں اٹک گیا۔پیشانی پر قطرے چمکنے لگے۔اس نے نظریں چرا لیں۔

راز کھلنا پلان کا حصہ نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆

پہر گزرے، آسمان نے اپنا ملمع اتارا اور حقیقت کو خوش آمدید کہا۔ سیاہی چہار سو، چھانے لگی جسے جگمگاتے قندیل خوبصورت اور پر سکون بنا رہے تھے۔ یہی رات خاموش لاؤنج کی کھڑکیوں سے جھانک رہی تھی۔ زیان نے آہستگی سے کمرے کے دروازے پر دستک دی اور پھر دھکیلا۔ قدم لمحے کے لئے چوکھٹ میں تھم گئے۔

قبلہ رو بیٹھی، اس کی ماں، چہرہ ہاتھوں میں چھپائے دعا مانگ رہی تھیں۔ عقب سے تاثرات نا فہم تھے لیکن وہ فضا میں چھایا سکون محسوس کر سکتا تھا۔ وہ چند لمحے یونہی ڈور ناب پر ہاتھ رکھے، انہیں دیکھتا رہا۔

وہ دو سال جو ماں کے بغیر گزارے، زخمی دل کے ساتھ...ان کے ناسور آج بھی رس رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

دروازہ آہستگی سے بند کر کے وہ قدم اٹھاتا، ان کے قریب آیا۔ بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے ان کے پاس بیٹھا۔

سائرہ نے گہری سانس لے کر ہاتھ ہٹائے اور گردن موڑ کر اس کو دیکھا جو جان سے محبوب تھا۔ آنکھیں تر اور گلابی تھیں مگر چہرے پر سکون سا تھا۔

زیان چند لمحے انہیں دیکھتا رہا۔ خاموشی مقدس ہونے لگی جب اس نے آہستگی سے ان کا ہاتھ تھاما اور لبوں سے لگایا۔

"آئی ایم سوری۔"

تینوں لفظوں کی بوجھل سی سرگوشی۔ سالوں کی معذرت۔ کئی خساروں کا اعتراف۔ سائرہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔ نمی آنکھوں تک آنے لگی۔ وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہیں۔

"کیا کوئی آپشن تھا میرے پاس؟" گیلی سی آواز نے فضا کے بوجھل پن کو سوا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ویسے ہی سر جھکائے، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے خاموش رہا۔ وہ آنکھوں کی کرچیاں ان کے سامنے عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"جس کو حاصل کرنے کے لئے میں نے سب وار دیا... تم کیسے توقع کر سکتے ہو کہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے موت کے منہ میں دھکیلوں گی؟ میں اتنی بے حس نہیں

ہو سکی۔یہ میری غلطی تھی۔"آنسو ٹوٹ کر لڑھکا۔آواز کانپ گئی۔نگاہیں ڈھیروں تڑپ لئے،اس پر جمی تھیں۔

"مجھے آپ سے شکوہ نہیں ہے۔"

اس نے آنکھیں اٹھائیں۔کچھ تھا کتھئی آنکھوں میں جو روح کو سلگا گیا۔کچھ بے بس سا،کچھ تکان سا۔

سائرہ کا لمحے کے لئے دل رکا۔

"پھر؟"

وہ یونہی خاموش رہا۔وہ جانتا تھا کہ ایک قطرے سے صدیوں کے اسرار آشکار ہو جائیں گے۔

"زیان؟"

"مجھے اپنی قسمت پر گلہ ہے۔"دھیمی سی سرگوشی جیسے دل کے زندان سے آزاد ہوئی تھی۔

کئی گزری راتوں کی سسکیاں یکدم ہی لہرا گئیں۔سائرہ نے بے اختیار اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا۔دل ڈوب سا گیا تھا۔

"لیکن اب..."اس نے گلابی پڑتی آنکھیں اٹھائیں۔"اب کوئی سیاہی آپ کا پیچھا نہیں کرے گی،اب کچھ نہیں ہو گا۔آپ کو مزید کچھ نہیں کھونا پڑے گا۔"

سائرہ کی پلکوں میں ارتعاش پیدا ہوا۔طویل اذیتوں کا رنگ لئے،بے رنگ سا قطرہ چہرے پر لڑھک گیا۔

"دوبارہ ایسے مت جانا،پلیز۔"تڑپ لئے سرگوشی لبوں سے آزاد ہوئی۔

زیان کو اپنا وجود پاتال کی گہرائیوں میں دھنستا محسوس ہوا۔سانس ساکن ہوا،دل اتھاہ گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔الفاظ بھاپ بنے،قوت سلب ہوئی۔وہ کچھ کہنے کے قابل نہ رہا تھا۔

یہ کس موڑ پر زندگی آزمانے والی تھی؟گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کھونا جان نکال دیتا ہے۔" آنسو تیزی سے گرتے جا رہے تھے۔ "یہ کیوں نہیں سمجھتے تم؟"

اس نے سر جھکائے گہری سانس لی۔ وہ ان دونوں عورتوں کا مجرم بنے گا، جن کے ساتھ اپنی سانسیں جوڑ چکا تھا۔ خسارے اسی کے حصے ٹھہرے تھے۔

اس نے آہستگی سے بازوؤں کے گرد لپیٹتے ہوئے انہیں خود سے لگا لیا۔

"کچھ نہیں ہو گا، ممی۔ سب ٹھیک ہے۔" نرمی سے کہتے ہوئے اس نے جیسے یقین دہانی کروائی تھی۔

سائرہ نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ دل یقین کیوں نہیں کرتا تھا؟ ان کی خاموش آنسوؤں کی سسکیاں فضا کا حصہ بن کر ٹھہر چکی تھیں جو زیان ارتضی کو روح پر ثقیل ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

انتقام، بربادی کا دوسرا نام ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اگلے دن کا سورج روشن طلوع ہوا لیکن وہ تمازت ہر کسی کے لئے نہ تھی۔نیلے شیشوں سے ڈھکی عمارت کے کانفرنس روم میں موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔طویل میز کے گرد بیٹھے افراد میں سے اکثریت کے انداز میں استہزاء تھا۔مائعزم کی آنکھوں میں ہلکی سی تشویش تھی۔

"تو مسز زمل،آپ نے ڈیل ہار دی؟"صدیق صاحب کا انداز چبھتا ہوا تھا۔

سربراہی کرسی پر بیٹھی زمل نے فائل سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں گہری سنجیدگی تھی۔

"تصحیح کریں،صدیق صاحب،میں نے ڈیل جانے دی۔"اس نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہی آپ کا اوور کانفیڈنس تھا جس کی وجہ سے ٹریڈرز نے ہمیں چھوڑ کر دوسرے گروپ سے ڈیل کر لی۔"عینک لگائے فرحانہ نے ناک سکوڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

زمل کے اندر ابلتا لاوا وجود کو سلگانے لگا تھا۔اس نے ضبط سے نظریں ترچھی کر کے دیکھا۔

"گریٹ، تو اس ڈیل کو میں لے لیتی، جس میں ہم آدھی سے زیادہ انویسٹمنٹ کریں لیکن پرافٹ کا صرف پینتیس فیصد حصہ ہمیں ملے؟ مسز فرحانہ ہم پہلے ہی financial crisis میں ہیں۔"

فرحانہ نے بڑبڑا کر سر جھٹک دیا۔

"ہم کوئی اسٹریٹجی اپنا سکتے تھے۔ تھوڑی لچک دکھا سکتے تھے۔ کئی راستے نکل آتے۔" ایک اور ایگزیکٹو نے تلخی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

زمل نے گہری سانس لے کر چٹختے اعصاب کو قابو کرنا چاہا۔ پیچھے کو ٹیک لگاتے ہوئے تلخی سے دیکھا۔

"جب میں نے پہلے دن جوائن کیا تھا تو آپ سب نے مجھے حسام ارتضی کے ڈیکنگ اسٹائل کی مثال دی تھی۔ کیا اب کوئی بتائے گا کہ ان کا کیا انداز تھا؟" اس کا برف سا انداز تھا۔ آنکھوں میں چبھن لئے وہ سب کو دیکھ رہی تھی۔

ایک پل کے لئے خاموشی چھا گئی۔ اس نے استہزائیہ انداز میں سر جھٹکا۔

"وہ اس ڈیل کو کینسل کر دیتے تھے جس میں پرافٹ انوایسٹمنٹ کے برابر نہ ہوتا۔ یہ انا نہیں، ہمارا حق ہے۔ ہمارے شئیرز کی پہلے ہی قیمت گر رہی ہے تو ایسی ڈیل سائن کرنا سراسر بے وقوفی تھی جس کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔"

"کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہوتا ہے، میم۔ اب ٹریڈرز نے جس گروپ کے ساتھ ڈیل سائن کی ہے، ان کی قیمت آسمان کو پہنچے گی اور ہم مزید خسارے میں جائیں گے۔" ایک اور آواز درشتی لئے ابھری۔

زمل کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہونے لگا۔ برداشت کا کانٹا جیسے آخری سوئی پر آ رہا تھا۔ کیا سب اس کی ناکامی کے انتظار میں تھے؟

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری، لیکن کارکردگی متاثر کن نہ تھی۔" صدیق صاحب نے سر ہلایا۔

"اس سے بہتر ہو سکتی تھی اگر آپ کے پاس تجربہ ہوتا۔ ہم مارجن دے بھی دیتے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ہر حال میں یہ ڈیل لینی تھی۔ افسوس کہ خسارہ مزید بڑھ گیا۔"

ان کا انداز جتاتا ہوا تھا۔ زمل نے ضبط سے مٹھی بھینچتے ہوئے ایک کاٹ دار نگاہ ان پر ڈالی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی، یکدم پھیلتی خوشبو نے دل کی دھڑکن لمحے کے لئے روک دی۔

شیشے کا دروازہ دھکیل کر کوئی اندر داخل ہوا۔ قدموں کی چاپ ابھری۔ مخصوص کلون کی مہک، فضا میں ٹھہر گئی۔ زمل نے تیزی سے گردن موڑ کر دیکھا۔ دل نے دھڑکن خطا کی۔ چہرے پر کوئی سایہ سا لہرایا تھا۔

"معذرت صدیق صاحب۔ ٹریفک کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ آپ نے اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا؟" سنجیدگی سے کہتے ہوئے زیان ٹیبل تک آیا۔ جینز پر سفید شرٹ پہنے، بال پیچھے کو کئے وہ فریش لگ رہا تھا۔

سب احتراماً کھڑے ہو گئے۔ زمل نے ایک نگاہ صدیق پر ڈالی جو مطمئن لگ رہے تھے۔ اس کے دل کو دھکا سا لگا۔ گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ اسے جیسے اتنے گھٹیا پن کی امید نہیں تھی۔

"کیونکہ اب معاملات ہاتھ سے نکل رہے ہیں۔" ان کا پر سکون انداز آگ لگا دینے والا تھا۔ "ہم ڈیل ہار چکے ہیں اور ساتھ ہی کروڑوں کا نقصان بھی مل گیا۔"

زیان بے اختیار چونکا۔ کتھئی آنکھوں میں حیرت سی ابھری۔ اس نے گردن موڑ کر عبایے والی لڑکی کو دیکھا جس کی نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں سنجیدگی تھی۔ لیکن وہ اس سنجیدگی کے ملمع کے پیچھے چھپی شکستگی محسوس کر گیا۔

اس کے دیکھنے پر زمل نے پلکیں جھپکا کر نظریں پھیر لیں۔ وہ ابھی اس کا سامنے کرنے کو تیار نہیں تھی۔ ڈھیروں آنسو تھے جو ابلنے کو بے تاب تھے لیکن وہ ضبط سے کھڑی تھی۔ وہ مدد نہ کر سکی تھی۔ عجب بے بسی تھی۔

"اوہ۔" زیان نے ایک طائرانہ نگاہ سب پر ڈالی۔ "سیر ئیسلی آپ نے مجھے اسی لئے بلایا ہے؟"

"یہ عام بات نہیں ہے، زیان۔ ہماری پوزیشن مزید بدتر ہو گئی ہے۔" صدیق صاحب نے زور دیا۔

"مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی۔" اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

زمل نے الجھ کر اسے دیکھا۔ اس نے مائعزم کو دیکھا جو اتنی ہی حیران لگ رہی تھی۔

صدیق صاحب کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"کیا میں آپ کو اتنا فارغ لگتا ہوں کہ جو بات زمل مجھے پہلے بتا چکی ہیں، وہی دوبارہ بتانے کے لئے آپ نے مجھے اتنی ایمرجنسی میں بلایا؟"

زمل کو لمحے کے لئے اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔ وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئی۔ آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔ وہ آخر کر کیا رہا تھا؟

صدیق صاحب پل کے لئے کچھ نہ کہہ سکے۔

www.novelsclubb.com

"ڈیل کی ناکامی کے بارے میں زمل نے مجھے کال کر کے بتا دیا تھا۔ وجہ بھی اور نقطہ نظر بھی۔ ان کے پاس اس کے علاوہ دوسرا راستہ بھی ہے جو سننے کی آپ میں سے کسی نے زحمت نہیں کی ہو گی، ہے نا؟" اس کا انداز آخر میں طنزیہ ہو گیا۔

زمل بس یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ کیسے اتنے اعتماد سے سب کہہ رہا تھا جب اسے کچھ بھی نہیں پتہ تھا؟ اس نے بمشکل خشک ہوتے حلق کو تر کیا۔ ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ رہی تھیں۔

"لیکن اب جو میں کہوں گا وہ آپ لوگوں کو سننا پڑے گا۔" اس کی آواز بلند تھی۔ یونہی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ دو قدم آگے آیا۔ کتھئی آنکھوں میں کاٹ اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے علم ہے کہ آپ سب عزت کرنا نہیں جانتے لیکن میں عزت کروانا جانتا ہوں۔"

کچھ تھا جو فضا میں راسخ ہو کر اپنا مدار پھیلانے لگا۔ زمل نے لب بھینچتے ہوئے دھندلی پڑتی نگاہیں جھکا لیں۔ وہ اس کا ضبط آزما رہا تھا۔

عہدیداران کے چہروں پر واضح ناگواری تھی۔دبی دبی سرگوشیاں جاری تھیں۔
صدیق صاحب کے ماتھے پر بلوں کا اضافہ ہوتا جارہا تھا۔زیان ٹیبل پر مٹھی رکھے ہلکا سا جھکا۔

"اپنے لہجے اور اپنی ٹون درست رکھیں۔اتنے ہی اگر آپ سب قابل ہوتے تو اس ڈیل کی نوبت ہی نہ آتی۔"ابرو چکائی۔"کیوں؟کیا زمل سے پہلے سب آپ لوگوں کے کنٹرول میں نہیں تھا؟"

واہ۔مائعزم نے بمشکل امڈتی مسکراہٹ دبائی۔دل کو جیسے ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔

ایگزیکٹوز کے خونِ فشار آخری حدوں کو چھونے لگے۔

www.novelsclubb.com

زمل نے پلکیں جھپکا کر دھندلے منظر کو واضح کرنا چاہا۔اس سے فاصلے پر کھڑا کتھئی آنکھوں والا مرد،جان پر رکھنے والا ہر قرض چکا گیا تھا۔وفا کا صلہ ان مٹ لکیر کھینچ کر دے گیا تھا۔وہ نمی کو اندر اتارتے ہوئے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔زندگی میں پہلی بار وہ کسی جنگ میں تنہا نہیں تھی اور جو ہم راہ تھا...وہ ہر عسر کو یُسر میں بدل رہا تھا۔

"اگر کسی کو اپنی ایم ڈی سے مسئلہ ہے تو بلا جھجھک مجھے بتا سکتا ہے۔ میں اسے فائر کرنے میں لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا اور یوں اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔" وہ کندھے اچکا کر پیچھے ہٹا۔

صدیق صاحب کی آنکھوں کی برہمی سِوا ہوئی۔ باقی سب بھی ناگواری سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"تم یہاں کھڑے ہو کر عہدیداران کی انسلٹ نہیں کر سکتے۔" انہوں نے ضبط سے کہا۔

"ہر شخص ہے بااصول، ہر شخص باضمیر
پر اپنی ذات تک، ذاتی مفاد تک"

زیان کے لبوں کو تیکھی مسکراہٹ چھو گئی۔

"وہ میرا باپ تھا جسے آپ پر بھروسہ تھا صدیق صاحب۔ مجھے نہ کل تھا اور نہ آج ہے۔" اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔ "دوبارہ اپنی آواز بلند کرتے ہوئے یاد رکھیے گا کہ

Irtezas کی انا کافی اونچی ہے۔اگلی دفعہ میں اپنی بات لفظوں سے نہیں دہراؤں گا۔"

اس کا انداز سرد ہوتا گیا۔لہجے میں چھپی تنبیہ سب نے محسوس کر لی۔

چند لمحے موت سی خاموشی چھائی رہی پھر صدیق صاحب جھٹکے سے فائل اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔اشتعال نمایاں تھا۔باقی بھی اپنی چیزیں سمیٹنے لگے۔مکھیوں کی بھنبھناہٹ سی سرگوشیوں میں واضح ناپسندیدگی تھی۔مگر وہاں فکر کسے تھی؟ ایک ایک کر کے ہال خالی ہوتا گیا۔

زمل نے کھینچ کر نقاب اتارا اور آنکھوں کو بے دردی سے رگڑ دیا۔مائعزم نے فائل بند کرتے ہوئے انگوٹھا بلند کیا۔

"Back in form?" سنجیدگی سے پوچھتے ہوئے اس نے مسکراہٹ دبائی۔

زیان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا پھر مسکرا کر سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ لوگوں کو ڈیل کرنے کے لئے ان جیسا ہی بننا پڑتا ہے۔" وہ کرسی کھینچ کر بیٹھا اور آستینیں فولڈ کرنے لگا۔

"یہ بات اپنی بیوی کو بھی سمجھا دو۔" وہ مشورہ دیتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

زیان نے ایک نظر زمل کو دیکھا جو بازو ٹیبل پر رکھے سر گرائے بیٹھی تھی۔اب وہ اس جذباتی لڑکی کو کیسے سمجھائے؟اس نے بے اختیار گہری سانس لی۔

مائعزم نے دروازہ بند کرنے سے پہلے پلٹ کر اس وجیہہ مرد کو دیکھا جس کی آنکھوں میں خفیف سی نرمی تھی۔وہ دھیمی آواز میں کچھ کہتا، پانی کی بوتل کھول رہا تھا۔اس بات سے مکمل انجان کہ وہ کئی زندگیوں کا ستون تھا...سانسوں کے ردھم کی وجہ تھا۔وہ اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

"اٹس فائن، زمل۔یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔" زیان نے نرمی سے کہتے ہوئے پانی کی بوتل اس کے آگے رکھی۔

www.novelsclubb.com

زمل نے سر اٹھایا۔ گلابی پڑتی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔ وہ آج بھی اس پر وہی سحر رکھتی تھیں۔ زیان نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔ یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔

"اٹس ناٹ۔ مجھے لگا تھا کہ شائد اتنے سالوں میں کچھ تبدیل ہو گیا ہو گا لیکن ناکامی آج بھی ویسے ہی میرے مقدر کا حصہ ہے۔" وہ تکان سے کہہ رہی تھی۔

"کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے فرق نہیں پڑتا؟" زیان نے تحمل سے پوچھا۔

"لیکن یہ ضروری تھا۔" وہ بے بس ہوئی۔

"تمہارے لئے میری بات سے زیادہ ان لوگوں کی باتوں کی اہمیت ہے؟"

زمل لمحے کے لئے کچھ نہ کہہ سکی۔ بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔ وہ دل کی حالت اسے کیسے سمجھائے؟

"میں تمہیں مایوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

"کم آن، زمل۔ یہ بات کہاں سے آگئی؟" وہ ذرا حیران ہوا۔ "ایک معمولی سی ڈیل تمہاری قابلیت کا فیصلہ کرتی ہے؟"

"یہ معمولی نہیں تھی، اگر ہمیں یہ ڈیل مل جاتی تو سارے مسئلے حل ہو جاتے۔"

"یونو واٹ، تمہارے ساتھ گزرے اس عرصے میں اتنا جان گیا ہوں کہ..." وہ لمحے کے لئے رکا۔ "تمہیں مجھ سے ہر بات میں اختلاف کرنے کی عادت ہے۔"

زمل جو کچھ جذباتی سا توقع کر رہی تھی، پل کے لئے ٹھہر گئی۔ حیرت آنکھوں میں سمائی۔ پھر جب سمجھ آئی تو دبی دبی خفگی سے اسے دیکھا۔

"اتنی وفا شعار اور سمجھدار بیوی ہر کسی کو نہیں ملتی۔" اس نے زکام زدہ آواز میں جتایا۔

"بندہ ناچار کی خوش قسمتی ہے۔" زیان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سر تسلیمِ خم کیا۔

زمل نے سر جھٹکتے ہوئے پانی کی بوتل لبوں سے لگاتے ہوئے گھونٹ اندر اتارا۔ سلگتے دل پر جیسے پھوار پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"صرف ایک ڈیل ہارنے کی وجہ سے اتنا ڈاؤن ہو رہی ہو؟" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد زیان نے نرمی سے پوچھا۔

بوتل رکھتے ہوئے زمل نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یہاں سب میری ناکامی کے انتظار میں تھے اور میں نے ان کا انتظار رائیگاں نہیں جانے دیا۔" اس کا انداز زخمی سا تھا۔

"اگر لوگوں کے سامنے خود کو ثابت کرنا چاہتی ہو تو وہ کبھی نہیں ہو گا۔ کامیابی کے باوجود انہیں تمہاری دس مزید خامیاں مل جائیں گی۔ اس لئے ان لوگوں کی پروا کرنا چھوڑ دو۔ یہ کبھی راضی نہیں ہوں گے۔"

www.novelsclubb.com

زمل چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"تم نے کیوں کہا تھا کہ میں نے کال کی تھی؟" اس نے آہستگی سے پوچھا۔

"اگر تم ڈیل جیت لیتیں تو کیا سب سے پہلے مجھے کال کرنے کا پلان نہیں تھا تمہارا؟"

وہ کچھ نہ کہہ سکی۔زیان ارتضی کا ہر انداز اسے حیران کر دیتا تھا۔وہ ابھی تک عادی نہ ہو سکی تھی۔

"اگر کامیابی مجھ سے شئیر کر سکتی تھیں تو ناکامی کیوں چھپائی؟"وہ نارمل انداز میں نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"تم نے مجھ پر بھروسہ کر کے سب میرے حوالے کیا تھا،پہلی سیڑھی پر ہی کیسے ناکامی بتا دیتی؟"کچھ تھا جو آنکھوں میں راکھ ہو کر زخمی ہوا تھا۔

"میرے لئے یہ ناکامی نہیں ہے کیونکہ میں تمہاری محنت دیکھی تھی۔اب اگر تم چاہتی ہو کہ میں ایک لمبی سی تقریر کروں جس میں تمہیں یقین دلاؤں کہ مجھے واقعی فرق نہیں پڑا تو بتاؤ،یہ بھی کر لیتا ہوں۔"اس کا لہجہ مکمل سنجیدہ تھا۔

زمل نے بمشکل حلق میں اٹکا آنسوؤں کا گولہ نگلا۔وہ ڈھیروں رونا چاہتی تھی۔وہ آج بھی وہی لڑکی تھی۔

"تھینک یو۔"آواز بھیگی ہوئی تھی۔

زیان نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"چلو اب۔ لنچ کرتے ہیں۔" وہ موبائل اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

زمل نے نگاہیں اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا۔ گیلی زکام زدہ سانس اندر کو کھینچی۔

"کیوں؟"

زیان نے تحمل سے گہری سانس لی۔

"میری دوسری شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے، اس کی ٹریٹ دے رہا ہوں۔"

سارا افسوں غارت ہو کر رہ گیا۔ آنسو غائب ہوئے۔ چہرہ سرخ پڑنے لگا۔ زمل نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا پھر کرسی دھکیل کر اٹھی۔

"بیوی کے سامنے ایسی بات کرتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہیں ہوئی؟" زکام زدہ آواز میں بلا کی برہمی تھی۔

"اس میں شرم کیسی؟" مقابل بھی ڈھٹائی کی اعلیٰ معراج تھا۔

زمل نے بہت سے لفظوں کا بمشکل گلا گھونٹ دیا۔لب سی لئے۔نقاب کی گرہ لگاتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔ابرو بھینچے ہوئے تھے۔

زیان نے ستائش سے اس کا بدلا انداز دیکھا۔محظوظ سی مسکراہٹ لبوں کا احاطہ کر گئی۔اتنی سی بات پر اس کا پارہ چڑھ گیا؟

"اچھا سنو۔کہاں چلنا ہے؟"لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔دھاتی دروازے بند ہوئے،ہندے سفر کرنے لگے۔

زمل نے ضبط سے گہری سانس لی۔'بھاڑ میں' کے الفاظ روکتے ہوئے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی ہال۔"

وہ بے اختیار ہنس پڑا۔زمل نے ایک نظر اسے دیکھا،لبوں کو تکان زدہ مسکراہٹ چھو گئی۔وہ اب اسی طرح طنزیہ انداز میں کچھ کہہ رہی تھی اور وہ مسکراہٹ دبائے جیسے صفائی دے رہا تھا۔رفاقت کے پل کاملیت کو چھونے لگے تھے۔

وہ لمحوں میں اس کا بوجھ بانٹ گیا تھا اور انجان رہا۔ عبایے والی لڑکی کی روشن آنکھوں میں چمک اتری۔ دل پھر جھکنے لگا۔

اس کا ساتھ زندگی سہل کر رہا تھا... یہ محض اس کی سوچ تھی۔ خیال، جو حقیقت بنے، ضروری نہیں۔

☆☆☆☆☆☆

رات اتری، آسمان کے قندیل جلنے لگے۔ فوڈ اسٹریٹ کی وسط میں ایچ زی کیفے پر کلوزڈ کا بورڈ لگا تھا۔ ہال خالی تھا، ورکرز کام سمیٹ رہے تھے۔ شیشے کی مرکزی دیوار کے ساتھ میز کے گرد وہ تینوں بیٹھے تھے۔ لیپ ٹاپس روشن کئے، ان کی آوازیں مدھم تھیں۔

www.novelsclubb.com

"سو اگلا اسٹیپ؟" باسل نے پیپرز سائیڈ پر کرتے ہوئے مصروف انداز میں پوچھا۔ سیاہ ہوڈی میں، اس وقت بھی وہ فریش لگ رہا تھا۔ نقوش ہمیشہ کی طرح ٹھنڈے اور سنجیدہ تھے۔

"صیغم کی گرفتاری؟" عارب نے ابرو چکائے زیان کو دیکھا جس نے سر ہلا دیا۔

"اگر ان کا ایک مہرہ ہمارے ہاتھ آ گیا تو ہم اس سے بہت کچھ اگلوا سکتے ہیں۔"

"لیکن وہ روپوش ہو چکا ہے۔" باسل نے جیسے یاد دلایا۔ کی پیڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے آنکھوں میں پر سوچ لکیریں تھیں۔

"یہی تو دیکھنا ہے کہ اس تک کیسے پہنچنا ہے؟"

"ایک طریقہ ہے۔" عارب نے کھنکھار کر گلا درست کیا۔

زیان نے گردن موڑ کر سوالیہ انداز میں ابرو چکائی۔ بال ویسے ہی پیشانی پر دائیں طرف سے ذرا سے بکھرے تھے، جنہیں اس نے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بغور عارب کو دیکھا۔

"ہم ارسم کی مدد لے سکتے ہیں۔" اس کا انداز محتاط تھا۔

زیان کی آنکھوں کا تاثر یکدم ہی غائب ہو گیا۔ سپاٹ پن چھا گیا۔ جبکہ باسل کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔

"دیٹس گڈ۔شائد زندگی میں پہلی بار تم نے کوئی عقل کی بات کی ہے۔"

عارب نے دانت پر دانت جما کر خود کو جواباً چیخنے سے روکا۔ نظر انداز کرتے ہوئے زیان کو دیکھا،جو لب بھینچے اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔

"اس نے کچھ عرصہ ان کے ساتھ کام کیا ہے۔اسے کچھ پتہ ہو گا۔"

"ہم خود کچھ نہ کچھ کر سکتے ہیں۔"سرد انداز میں کہتے ہوئے آنکھوں کا تناؤ واضح تھا۔

"اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟"باسل نے تحمل سے پوچھا۔"کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ ہمارے پاس کوئی راستہ ہے جہاں سے شروع کر سکیں۔"

www.novelsclubb.com

زیان نے ضبط سے گہری سانس لی اور نگاہیں عارب کی طرف موڑیں۔

"تمہیں کیسے پتہ ہے کہ اسے علم ہے؟"

"میری اس سے بات ہوئی تھی۔"

زیان چند لمحے مٹھی پر پیشانی ٹکائے بیٹھا رہا پھر سر اٹھایا۔آنکھیں اب بھی بے تاثر تھیں۔

"اس سے پوچھ لو۔کچھ مل جائے تو مجھے انفارم کر دینا۔" وہ کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

عارب نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یعنی تم بات نہیں کرو گے؟"

"تم کر لینا، کافی ہے۔" وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ پلٹنے کی کوشش کر رہا ہے، زیان۔" عارب یکدم ہی پیچھے سے پکارا۔

لمحے کے لئے اس کے قدم زنجیر ہوئے مگر وہ مڑا نہیں۔کچھ تھا جو آنکھوں میں زخمی ہوا۔

"تمہیں اسے ایک موقع دینا چاہیے۔"

"دے تو رہا ہوں۔" آہستگی سے کہتے ہوئے وہ دروازہ دھکیل کر باہر نکل گیا۔

عارب نے تاسف سے سر جھٹک دیا۔ باسل آنکھیں سکیڑے اسے جاتے دیکھتا رہا۔ وہ جو سوچ رہا تھا، چہرے سے عیاں نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆

سردیوں کی اداس سی شام، سفید محل پر چھاتے ہوئے فضا کو بوجھل بنا رہی تھی۔ ڈوبتی کرنوں میں تمازت آج کم تھی۔ وسیع و عریض رقبے پر پھیلا تین منزلہ گھر، بے رونق اور خاموش تھا۔ ملازمین کو فارغ کر دیا گیا تھا سو اب ویرانی کے ڈیرے جمے ہوئے تھے۔

راہداری کے آخر میں بنا کشادہ کمرہ آج روشن تھا۔ جابجا سامان بکھرا تھا۔ وارڈروب کے پٹ سلائیڈ کئے، زمل گھٹنوں کے بل بیٹھی آخری دراز سے چیزیں نکال رہی تھی۔ لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ دفعتاً کچھ سوچ کر اس نے سر اٹھایا۔

"ویسے آنٹی، اتنی چیزوں میں تصویریں کہیں بھی نہیں ہیں۔" وہ اب ڈبوں سے کاغذ نکالتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ پرانے ٹیسٹ پیپرز، کارڈز، سرٹیفیکیٹس۔

کھڑکی کے آگے کھڑی، سائرہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ لب دبائے، شرارت سے اپنے شوہر کے کارنامے دیکھ رہی تھی۔ وہ آزردگی سے مسکرائیں۔ کندھوں کے گرد شال لپیٹے، وہ پرسکون لگ رہی تھیں۔

"زیان کو تصویریں بنوانا پسند نہیں ہے۔ اس کی بچپن کی بھی صرف چند ایک ہی ہیں۔ حالانکہ مجھے لمحے قید کرنے کا شوق تھا مگر اسے اتنی ہی تصویروں سے چڑ تھی۔"

"اسے چڑ ہے، آنٹی۔" اس نے خفگی سے سر اٹھایا۔ "سوائے شادی کے، میرے پاس ہماری کوئی تصویر نہیں ہے۔ عجیب کھڑوس انسان ہے۔"

سائرہ بے ساختہ مسکرائیں۔ اس نے پہلی بار ان کے بیٹے کی شکایت کی تھی۔ نکما۔

"سو تو ہے۔" انہوں نے جیسے تائید کی۔ "اسے کہاں یہ احساس اور جذبات کی باتیں سمجھ آتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

زمل نے سر جھٹکا۔ تبھی آخری خانے کا دراز کھینچتے ہوئے وہ لمحے کے لئے رکی پھر لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔

وہ پرانے ماڈل کے کیمرے کا ڈبا تھا جس پر گرد کی تہہ جمی ہوئی تھی۔اس نے پھونک ماری۔واضح تھا کہ اسے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔

سائرہ تکان سے مسکراتے ہوئے اسے ڈبے سے کیمرہ نکالتے دیکھ رہی تھیں۔ آنکھوں میں گزرے وقت کی کئی حکایات مدفون تھیں۔

"آپ کے تصویروں سے الرجک بیٹے کے پاس کیمرہ؟"زمل نے مشکوک انداز میں ابرو چکائی۔

www.novelsclubb.com

"یہ اس کے دادا جان کا گفٹ تھا۔استعمال نہ کرنے کے باوجود سنبھال کر رکھا تھا۔"

زمل سر جھکائے کیمرے کو چیک کر رہی تھی۔قریب کر کے تصویر کھینچی تو اگلے ہی لمحے سفید کاغذ پر تصویر نیچے سے سلائیڈ ہوئی۔اس کی آنکھوں میں خوشگوار حیرت

سما گئی۔دو انگلیوں سے تصویر کو آگے پیچھے جھلاتے ہوئے سر اٹھایا۔سائرہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ مسکراہٹ گہری ہوئی۔

""یہاں کا ویو اچھا ہے، کافی aesthetic۔دو عورتوں کے اتحاد کے آگے مرد کی کہاں چلے گی؟" وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔زیان ارتضی کو زچ کرنے کا وقت ہوا چاہتا تھا۔سوچ کر ہی دل میں گدگدی ہونے لگی تھی۔

سائرہ بے اختیار ہنس پڑیں۔

"شیور۔تم کوشش کر لو۔" انہوں نے واضح انجوائے کیا تھا۔

"میری تو سننے سے رہا، آپ اسے کہیں گی تو مان جائے گا۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی۔کیمرہ تھامے وہ کافی پر جوش لگ رہی تھی۔

"واہ، زمل۔" انہوں نے تاسف سے سر ہلایا۔"میری سنتا ہوتا تو آدھے مسئلے حل ہو جاتے۔"

www.novelsclubb.com

"اب ایسا بھی نہیں ہے، آنٹی۔" اس نے فوراً اختلاف کیا۔ "وہ صرف آپ ہی کی سنتا ہے۔"

سائرہ نے بمشکل امڈتی مسکراہٹ روکی۔ سمجھ کر سر ہلایا۔

"پھر میں اسے کہوں گی کہ تمہاری بھی سنا کرے۔"

زمل مسکرا کر باہر نکل گئی۔ وسیع اور پر تعیش لاؤنج خاموش تھا۔ اس نے متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا۔ سیڑھیوں کے اوپر اسٹڈی کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اٹھک پھٹک کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ تاثرات سنجیدہ بنائے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"زیان۔" انگلی کی پشت سے دستک دیتے ہوئے اس نے نہایت محبت و نرمی سے پکارا۔

کتابوں کو کارٹن میں رکھتے ہاتھ لمحے کے لئے اس شیریں پکار پر تھمے تھے۔ اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور سوالیہ ابرو چکائی۔ جینز پر سیاہ سویٹر کی آستینیں کہنیوں

www.novelsclubb.com

تک چڑھائے، وہ ہاتھوں میں شفاف گلوز پہنے، اپنے کام میں مصروف تھا جس میں اس کی بیوی نے نہایت استحقاق سے خلل ڈالا تھا۔

"فری ہو؟" وہ اندر چلی آئی۔ اب شیلف سے ٹیک لگائے، اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اسٹڈی کی دیوار گیر کھڑکیوں کے پار اترتی شام کا جامنی ہوتا آسمان دکھائی دے رہا تھا۔ مصنوعی سفید بتیاں روشن تھیں۔

"تم اپنا کام بتاؤ۔" وہ پھر کتابیں کارٹن میں رکھنے لگا۔

"تم کروگے؟" مان سے پوچھا گیا۔

"اگر میں تمہارے ناول کا ہیرو ہوتا تو کہتا کہ تمہارے لئے جان بھی قربان۔" وہ سر جھکائے مصروف انداز میں بولا۔ "لیکن چونکہ نہیں ہوں اس لئے، کام بتاؤ۔"

"تم کتنے روڈ ہو۔" زمل نے ابرو بھینچ کر ڈھیروں خفگی سے کہا۔ "جن کے طعنے دے رہے ہو وہ کم از کم اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھے ہوتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اب میں اپنی اچھائی کا ثبوت دینے کے لئے اعترافِ محبت میں لمبے لمبے قصیدے پڑھوں؟" وہ مسکراہٹ دبائے، سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ آنکھوں میں مسکراہٹ واضح تھی۔

"تم اتنے اچھے ہو ہی نہیں... بات ختم۔" وہ تڑخ اٹھی۔

اب زیان نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اور غور سے اس کے خفا تاثرات کو جانچا۔ کتاب رکھ کر سیدھا ہوا اور شفاف دستانے اتارتے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھالے اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"اور میں برا کیوں ہوں؟" وہ اب ماتھے پر گرے بال، لاشعوری طور پر ہاتھ سے پیچھے کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زمل نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا۔ بدقت خود کو کچھ کہنے سے روکا۔ سر جھٹک کر اپنے موضوع پر آئی۔

"تم جانتے ہو کہ ہماری شادی کو ایک سال ہونے والا ہے۔"

"اینورسری میں ابھی وقت ہے، تمہیں گفٹ مل جائے گا۔ فکر نہ کرو۔" وہ میز سے ٹیک لگائے، سینے پر بازو لپیٹے اسے دیکھ رہا تھا۔ انداز میں شرارت واضح تھی۔

زمل اندر تک سلگ کر رہ گئی۔ وہ اس بندے کو کیا زچ کرے گی، وہ خود اس معاملے میں استاد تھا۔

"میرے پاس ہماری کوئی پکچر نہیں ہے۔" وہ تحمل سے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"میرے پاس ہیں۔ سینڈ کروں؟"

"زیان ارتضی۔" وہ پیر پٹخ کر دو قدم آگے آئی۔ وہ ٹھیک ٹھاک عاجز آ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے؟ تمہارے ہر مسئلے کا حل پیش کر رہا ہوں۔" وہ بے اختیار پیچھے ہوا۔ مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ وہ گلابی چہرے کے ساتھ، دنیا جہاں کی خفگی آنکھوں میں سموئے بے حد پیاری لگتی تھی۔ کیا وہ اسے بتا دے؟

"وہ شادی کی پکچرز ہیں۔ ہماری کوئی کپل فوٹو نہیں ہے۔ تم میرے ساتھ اب بنواؤ گے۔ کوئی بہانہ نہیں۔" وہ ایک ہی سانس میں کہتی گئی، مبادا وہ مزید گل افشانی نہ کر دے۔

"تم اس لئے آئی تھیں؟" وہ بدمزہ ہو کر ٹیبل کی طرف پلٹ گیا۔ پھر کتابیں الٹ پلٹ کرنے لگا۔

"میں نے تم سے چاند ستارے نہیں مانگ لئے۔"

"مانگ لیتیں تو اچھا تھا۔"

"میں سیریئس ہوں، مسٹر ارتضی۔ تم پکچر بنوا رہے ہو۔" وہ تحکم سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی سیریئس ہوں، مسز ارتضی۔ میں نہیں بنوا رہا۔" اسی انداز میں وہ بھی کہہ گیا۔

زمل نے ناراضی سے اسے دیکھا۔

"تم میری اتنی سی بات نہیں مان سکتے۔ کبھی میں نے تم سے کچھ مانگ لیا تو تم تو وہ بھی نہیں دو گے۔"

بظاہر وہ خفگی سے اپنی رو میں کہہ رہی تھی لیکن مقابل کی ہستی لمحے کے لئے سُن ہو گئی تھی۔ہاتھ لمحے کے لئے ساکن ہوئے۔ کتھئی آنکھوں میں کچھ ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ کس چیز نے اندر حشر مچایا تھا، وہ سمجھنے سے قاصر رہا۔ مگر کچھ تھا جو ذات کو جھنجھوڑ کر رکھ گیا تھا۔ وہ نظریں نہیں اٹھا سکا، ان روشن خفا آنکھوں کا سامنا بھی نہ کر سکا۔ سر جھکائے، سست روی سے کتابیں رکھنے لگا۔ کون سا ٹائٹل، کون سی کیٹگری، وہ سب بھول گیا تھا۔

"ایک پکچر میں حرج کیا ہے؟" وہ اس کی خاموشی سے تنگ آ کر بولی تھی۔ عقب سے وہ اس کے تاثرات کا تغیر نہیں دیکھ پائی تھی۔

زیان نے چہرہ جھکائے، آنکھیں میچ کر گہری سانس لی پھر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ کچھ کہنا چاہا جب سائرہ کی آواز ابھری۔

"وہ اتنے پیار سے کہہ رہی ہے، کیوں تنگ کر رہے ہو اسے؟" وہ اندر آتے ہوئے ڈپٹ کر بولیں۔

زمل نے بوکھلا کر انہیں دیکھا۔ وہ پیار سے کہہ رہی تھی؟ یا ربّی۔ زیان ہلکا سا مسکرایا۔ اداس، خاموش مسکراہٹ۔

"مجھے تو آپ کی بہو کا پیار نظر نہیں آیا۔" وہ سیدھے ہوتے ہوئے بشاشت سے بولا۔

زمل نے سکتے کے عالم میں اسے دیکھا۔ گال خفت سے گلابی پڑنے لگے تھے۔ سائرہ کے سامنے زیان ارتضی کے تاثرات، اسے بوکھلا دینے کے لئے کافی تھے۔ کتھئی آنکھوں میں واضح شرارت چمک رہی تھی۔

"زیان، باز آجاؤ۔" سائرہ نے بمشکل مسکراہٹ روکتے ہوئے، مصنوعی خفگی سے اسے ٹوکا۔ "کیمرہ دو، زمل۔ میں کلک کرتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زمل نے جتاتی نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا جس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ کیمرہ سائرہ کو تھما کر زیان تک آئی جو ٹیبل سے ٹیک لگائے، سینے پر بازو لپیٹے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ کچھ جز بز ہوئی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟" گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"پیار تلاش کر رہا ہوں جو ممی کو دکھائی دے گیا۔"

"زیان۔" دانت پیس کر جیسے تنبیہ کی۔

اس نے پلکیں جھپکا کر سر کو خم دیا۔ زمل بڑبڑاتے ہوئے اس کے برابر کھڑی ہوئی۔ یہ بھی ایک الگ امتحان تھا۔ وہ محظوظ نگاہیں خود پر محسوس کرتے ہوئے تحمل سے نظر انداز کر رہی تھی۔

"تصویر بنوانی تھی تو حلیے ہی ذرا بہتر کر لیتے۔" سائرہ نے مسکراتے ہوئے چوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"بنوانی تھی؟" زیان نے ابرو چکا کر انہیں دیکھا پھر پہلو میں کھڑی لڑکی جس نے خفگی سے اس کے سویٹر کو دیکھا جس پر واضح گرد لگی تھی، بے اختیار جوڑے سے جھولتی لٹ کو پیچھے کیا تھا۔

"عام لمحے بھی خوبصورت ہوتے ہیں۔" اس نے جتایا تھا۔

"آف کورس، میں اپنی بیوی کی فصاحت و بلاغت کو کیسے بھول سکتا ہوں۔"

زمل ضبط کر کے چپ رہی۔ اب ساس کے سامنے بنے امیج کو شوہر کی وجہ سے غارت تو نہیں کر سکتی تھی نا۔ اسے تو بعد میں پوچھے گی۔

کیمرے کی ننھی اسکرین سے نظریں ہٹا کر سائرہ نے لمحے کے لئے حقیقت کو دیکھا، روشن، چمکتی، مبہوت کر دینے والی حقیقت۔ وہ ہم راہی تھے... ہم قدم... ہم سفر۔ ایک ساتھ کامل... جاوداں احساس لئے۔

www.novelsclubb.com

ان سے خوبصورت حقیقت بھی بھلا کوئی تھی؟ان کے دل سے نکلی،دونوں کے دائمی سکون کی دعا پر پھیلائے آسمان کی جانب اڑ گئی۔ مگر کیا ہر دعا ویسے ہی قبول ہوتی ہے جس شکل میں ہم چاہتے ہیں؟

قسمت نظریں چرائے خاموش رہی۔

کلک کی آواز گونجی پھر تصویر نچلے حصے سے سلائیڈ ہوئی جسے سائرہ نے دو انگلیوں سے کھینچا۔

"اتنا سا کام تھا۔بے چاری کو پریشان کر کے رکھ دیا۔"انہوں نے تصویر زمل کی طرف بڑھائی۔دل میں جیسے اندر تک سکون بھر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی بالکل۔"زیان نے بڑبڑاتے ہوئے سر جھٹکا پھر زمل کو دیکھا جو اشتیاق سے چمکتے چہرے کے ساتھ تصویر دیکھ رہی تھی۔لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔

اس کے چہرے پر چھائے دھنک کے رنگ لمحے کے زیان کو گھٹن میں دھکیل گئے۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے،خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"مجھے لگا تمہاری تصویر اچھی نہیں آتی ہو گی لیکن۔" اس نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا۔ "اچھے لگ رہے ہو۔"

زیان پھیکا سا مسکرا دیا۔ ساری چاشنی اور چمک ماند پڑ چکی تھی۔

"میں اسے بیگ میں رکھ کر آتی ہوں۔" وہ یاد آنے پر تیزی سے کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

سائرہ نے گردن موڑ کر اسے جاتے دیکھا پھر زیان کو دیکھا جو گہری سانس لے کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ وہ چند لمحے بغور نیم رخ سے اس کے تاثرات دیکھتی رہیں۔

www.novelsclubb.com

"تصویر کیوں نہیں بنوانا چاہ رہے تھے؟"

زیان بے اختیار چونکا۔ گردن موڑ کر ماں کو دیکھا جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کو پتہ تو ہے۔ پسند نہیں ہے۔" اس کا انداز نارمل تھا۔ آخری کتاب رکھ کر ٹشو کھینچے اور ہاتھ رگڑنے لگا۔

"یہ وجہ نہیں ہے۔ میرے اصرار پر پہلے بھی بنوا لیتے تھے۔ اب کوئی اور بات ہے۔" ان کا انداز سنجیدہ تھا۔

زیان نے گہری سانس لی اور پھر بقیہ کتابیں اٹھاتے ہوئے شیلف تک آیا۔ آنکھوں میں کچھ تھا جو اداس کر دینے والا تھا۔

"ان تصویروں کے مکمل لمحے ادھوری زندگی کو غارت کر دیتے ہیں، ممی۔" وہ شیلف میں کتاب رکھتے ہوئے آہستگی سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

لمحے کے لئے گرد و نواح میں بھاری دبیز خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر پہلے ہی تازگی اور کاملیت مفقود ہو چکی تھی۔ وہ اب نظریں چرائے کتابیں نچلے خانے میں رکھ رہا تھا۔

"مطلب؟" سائرہ پلکیں جھپکائے بنا اسے دیکھ رہی تھیں۔

زیان نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ میں تھامی کتاب کے سرورق پر انگلی سے لکیر کھینچی۔ گرد پر نشان بنتا گیا۔ وہ اس لمحے کسی الجھی پہیلی کا مبہم اسرار لگا تھا جس کا ہر رمز او جھل تھا۔

"کسی کی زندگی سے نکلتے ہوئے ہر کشتی جلا کر الوداع کرنا چاہیے۔"

ڈوبتی شام میں یکدم ہی گھٹاٹوپ سیاہیاں گھلتی گئیں۔ اتنی دبیز کہ زندگی کی ہر چمک اس میں ڈوب کر دم توڑ گئی۔

اندر آتی زمل کسی مجسمے کی طرح ساکن ہوئی تھی۔ سانس، دھڑکن، احساس، سب شل ہو کر رہ گیا تھا۔ دبیز اندھیرے قسمت کا حصہ بنتے محسوس ہوئے۔ وہ جس کے ساتھ زندگی باندھ چکی تھی، وہ زندگی سے نکلنے کی بات کر رہا تھا۔ وہ الوداع کا ذکر کر رہا تھا۔ اسے احساس بھی نہ ہوا تھا اور وہ اسے زندہ درگور کر چکا تھا۔

"یہ کیا فضول بات ہے، زیان؟" سائرہ نے برہمی سے ڈپٹا۔ لمحے کے لئے دل ڈوبا تھا۔

زیان نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا پھر ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔لبوں پر مسکراہٹ عود آئی۔

"آپ اپنی بہو کے ساتھ مل کر مجھے مجبور کر سکتی ہیں اور میں تنگ کرنے کے لئے کچھ نہیں کہہ سکتا؟" وہ ان کے تاثرات دیکھتے ہوئے ہنس پڑا۔"مذاق کر رہا تھا، ممی۔میں نے کہاں جانا ہے؟"

اس نے جیسے خود ہی اپنی بات ہوا میں اڑائی تھی۔سائرہ کا اٹکا سانس بحال ہوا۔ انہوں نے ابرو بھینچ کر ناراضی سے اسے دیکھا۔

"شرم نہیں آتی جذبات کے ساتھ کھیلتے ہوئے؟"

www.novelsclubb.com

زیان نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"آپ بہو کی محبت میں سائیڈ لائن کر چکی ہیں مجھے۔اب ایموشنل بلیک میلنگ بھی نہیں کر سکتا؟ ناٹ فئیر۔"

سائرہ بے اختیار کھل کر مسکرائیں۔بوجھ سرکتے محسوس ہوئے تھے۔

"جس نے تمہاری زندگی آسان کی ہے، وہ میری اتنی محبت تو ڈیزرو کرتی ہے۔"

"بے شک۔" وہ دل سے مسکرایا تھا۔

زمل آہستگی سے پلٹ گئی۔ دل میں سناٹے نے ڈیرے ڈال لئے تھے۔ وہ مذاق کر رہا تھا؟

"اگر تم مجھے مرنے سے بچا سکتی ہو تو میں پیچھے ہٹ جاتا ہوں۔"

قلب پھر مجروح ہوا تھا۔ تکلیف پھر اٹھی تھی۔ وہ روشن تصویر کو دیکھتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ دل بھر رہا تھا۔ وہ کیوں ایسی باتیں کرتا تھا؟ وجود میں گھٹن بھرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کسی کی زندگی سے نکلتے ہوئے ہر کشتی کو جلا کر الوداع کرنا چاہیے۔"

وہ راہداری پار کرتے ہوئے لان میں آ گئی۔ تکلیف سی تکلیف تھی۔ نمی کو ضبط سے اندر اتارتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر جامنی ہوتے آسمان کو دیکھا۔ گلابی پڑتی آنکھوں میں شکوہ سا تھا۔

ماحول گھرے سناٹے کی زد میں تھا۔ کشادہ لان ویران تھا۔ شام اترتے ہی ننھی زرد بتیاں روشن کر دی گئی تھیں۔ فضا میں عجیب سا سکون تھا جو اس کے وجود پر چھائی بے چینی کے برعکس تھا۔

سر جھٹک کر وہ سوئمنگ پول کے کنارے بیٹھی اور پاؤں پانی میں ڈال لئے۔

ٹھنڈک کا احساس بھی جلتے قلب کو پر سکون نہ کر سکا۔ گود میں رکھے موبائل کی اسکرین روشن تھی۔ وہ لب کاٹتے ہوئے دیکھتی رہی۔

سرمئی میں مدغم سنہری عکس کی داستان۔

چند ساعتیں شام کی اداسی میں گھل کر فنا ہوتی گئیں جب عقب سے قدموں کی آہٹ ابھری۔

www.novelsclubb.com

"ہر بات ہمارے جاننے کی نہیں ہوتی، زمل۔ ہر بات سننے کی بھی نہیں ہوتی۔ ہر بات دل پر لینے کی بھی نہیں ہوتی۔" وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، نرمی سے کہہ رہا تھا۔

وہ خاموشی سے سر جھکائے، پانی میں بنتے دائرے دیکھے گئی۔ جن کا کوئی اختتام نہ تھا۔ کاش زندگی کے خوبصورت لمحوں کا بھی نہ ہوتا۔ دل کے کسی کونے سے خواہش اٹھی جو لاحاصل تھی۔

"ناراض ہو؟" وہ دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھا اور گردن موڑ کر دیکھا۔

زمل نے نظریں ترچھی کیں۔ گلابی آنکھیں جن میں ڈھیروں شکوہ تھا۔

"تم میری زندگی سے نکلنے کی بات کر رہے تھے۔" آواز کانپی تھی۔

"کیا میں نے ایسا کچھ کہا تھا؟" آنکھیں اب بھی ویسی تھیں۔ نرم، پرسکون، محبت کا احساس لئے۔

"تم اسی لئے پکچر نہیں بنوا رہے تھے۔" وہ اپنے موقف پر قائم تھی۔

www.novelsclubb.com

زیان چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ جتنا غیر جذباتی انسان تھا، وہ اتنا ہی اسے بے بس کر دیتی تھی۔ بہتے پانیوں میں چند لمحے سنہری ذرات کی مانند روشنی لرزتی رہی۔

"تمہیں موت اتنا خوفزدہ کیوں کرتی ہے؟"

زمل کو اپنے اندر کانچ کے ٹوٹ کر کرچیوں میں بٹنے کی سی آواز آئی۔ وہ کتنی آسانی سے اس کے خوف کو لفظوں کا روپ دے دیتا تھا۔ وہی اذیت رگوں میں سرایت کرتی محسوس ہوئی۔

"میں نے اپنی ماں کو اپنے سامنے مرتے دیکھا ہے۔ تم مجھ سے اور کیا توقع کر سکتے ہو، زیان؟" وہ یونہی پانی کو دیکھتے ہوئے زخمی انداز میں بولی۔ "اس خوف سے نکلنے کے لئے پانچ سال کافی نہیں ہیں۔ تمہارے آنے کے بعد..."

اس نے گردن موڑ کر کتھئی آنکھوں کو دیکھا جن میں پہلی بار کچھ مضطرب سا جھلکا تھا۔

"یہ خوف اپنے قد سے بڑھنے لگا ہے۔یہ میرے بس میں نہیں ہے۔"وہ بے بس لگ رہی تھی۔تکان زدہ بھی۔

زیان نے چہرہ سیدھا کر لیا۔چند لمحے پانی میں بنتے دائرے اپنا مدار پھیلاتے رہے۔

"ایسی باتیں کرنے پر تم مجھے بے حس کہتی ہو لیکن..."اس نے رک کر گہری سانس لی۔"میں اسی لئے یہ سب کہتا ہوں کیونکہ میں تمہارے پیروں کی زنجیر یا گلے کا طوق نہیں بننا چاہتا۔"

زمل نے بے بسی سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

"میں تمہیں اپنے خوف سے آزاد دیکھنا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے سب کا خوف ستاتا ہے،زیان۔ابو،مہر،حبہ،آنٹی۔اپنی زندگی سے جڑے ہر شخص کو کھو دینے کا احساس لمحے کے لئے جان نکال دیتا ہے لیکن..."اس نے رک کر نفی میں سر ہلایا۔"تمہارا احساس کیوں مختلف ہے؟اس میں شدت کیوں ہے؟

کیوں عام سی بات بھی دل کا خون کر دیتی ہے؟ تم مذاق کرتے ہو، میں بے سانس ہو جاتی ہوں۔ کیوں؟"

وہ ضبط سے بھاری ہوتی آواز میں پوچھ رہی تھی۔ سر گوشی میں بے پناہ کرب تھا۔

سر جھکائے، زیان نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ سر اٹھا کر ان بھیگی آنکھوں کو دیکھا جن کی چمک آج مفقود تھی۔ وہ چاہ کر بھی اس کی بات کو مذاق کا رنگ نہیں دے سکا۔ وہ اسے ٹال نہیں سکا۔ دل میں دفن کئی احساسات کو لفظوں کی شکل نہ دے سکا۔ وہ واقعی بے بس ہو رہا تھا۔

"کیونکہ تمہیں لگتا ہے کہ میرے ایک سو ایک دشمن ہیں۔ زندگی نارمل نہیں ہے، اس لئے تمہارا خوف بھی بڑھ رہا ہے۔ جس کا نقصان، جانتی ہو، کیا ہے؟"

وہ ویسے ہی لب بھینچے اسے دیکھے گئی۔

"اسی خوف کی وجہ سے تمہیں حال میں سکون نہیں ملتا۔ جو لمحے مکمل ہیں، تمہارا خوف انہیں بھی جینے نہیں دیتا۔" لہجے میں نرمی، آنکھوں میں گرم سا احساس

تھا۔ ”کسی شے کو دوام نہیں ہے۔ جب یہ علم ہے تو زندگی آزاد ہو کر گزارنی چاہیے، زمل۔ جتنا ساتھ ہے، اسے بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔“

”تم یہ تسلی کیوں نہیں دیتے کہ سب ٹھیک رہے گا؟“ نمی آنکھوں تک آنے لگی۔

”کیوں ایسی باتیں کرتے ہو؟ ہر دفعہ کھونا ضروری تو نہیں ہوتا۔ ساتھ آخر تک تو بھی نبھایا جا سکتا ہے۔“

زیان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا پھر آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر روشن آنکھوں سے ٹوٹ کر گرتے قطرے کو چُن لیا۔ زمل کی پلکیں لرز گئیں۔ اس لمس کی حدت دل کو سلگا گئی تھی۔

”میرے اختیار میں ہوا تو آخری سانس تک نبھاؤں گا۔“ سرگوشی میں عجیب سا بوجھل پن تھا۔

زمل نے بے بسی سے لب کچلتے ہوئے چہرہ رگڑ دیا۔ اختیار تھا ہی کہاں کسی کا؟

''اس سے آزاد ہونا مشکل ہے لیکن کوشش تو کی جاسکتی ہے۔کیا میرے لئے اتنا کر سکتی ہو؟''وہ آہستگی سے اپنے مخصوص رواں نرم آواز میں پوچھ رہا تھا۔

''اگر قسمت نہ آزمائے۔''وہ تکان سے بولی تھی۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا۔یہ کیس ختم ہونے والا ہے اور سب بہت جلد اپنی ڈگر پر آجائے گا۔بھروسہ رکھو۔''

زمل نے ایک نظر کتھئی آنکھوں کی مضبوطی،اعتماد اور احساس کو دیکھا۔اس نے کبھی کچھ نہیں چھپایا تھا۔اب بھی اسے بھروسہ کر لینا چاہیے تھا۔زخمی ہوتے دل کو اس نے نوید دینا چاہی۔

www.novelsclubb.com

''سب ٹھیک رہے گا؟''ایک آخری تسلی سماعتوں نے طلب کی۔

زیان ہلکا سا مسکرایا۔اس کی وہی مسکراہٹ۔دھیمی،نرم،پر کشش۔زمل کا ہر خوف کہیں عدم ہونے لگا۔آنکھیں بھرنے لگیں۔وہ مسکراتا تھا تو یوں لگتا تھا جیسے زندگی

کی طمانیت عروج کو جا پہنچی۔ جیسے زخم زخم نہ رہا۔ جیسے اذیتیں ڈھل گئیں ہوں۔ وہ مسکراہٹ مرہم تھی، شفا تھی، سکون تھی۔

زیان نے نرمی سے بازو اس کے گرد پھیلاتے ہوئے آہستگی سے حصار باندھا۔ جیسے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔ تحفظ کا یقین دیا۔ ساتھ نبھانے کے وعدے کو ثبت کیا۔

"ان شاءاللہ۔"

سر اس کے کندھے سے ٹکائے، زمل نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔ آنسو یکے بعد دیگرے لڑھکتے ہوئے زیان کے سویٹر میں جذب ہونے لگے۔ ہر خوف خام تھا... ہر خیال وہم تھا... ہر سیاہی فریب تھی۔ اس لمس کا سکون ہر تکلیف بھلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ درست تھی... وہ ساتھ تھا تو ہر راستہ آسان تھا۔ خاردار راہوں کے باوجود زندگی خوبصورت تھی۔ اسے کھونا سب ہارنے کے مترادف تھا۔

ڈھلتی رات میں عجب سکون تھا۔ زرد افشاں سی روشنی کی طمانیت... ٹھنڈے رواں بہتے پانی کی سکینت... جاوداں احساس کی کاملیت۔

☆☆☆☆☆☆

دوپہر آہستہ آہستہ دم توڑتے ہوئے سایوں کو طویل کر رہی تھی۔کار تیزی سے سڑک پر بھاگ رہی تھی۔پر سوچ انداز میں ونڈ اسکرین کو دیکھتے ہوئے زیان خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جب کان میں لگا بلیوٹوتھ آلہ بجا۔

"کہاں ہو؟" عارب کی مصروف آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

"گھر جا رہا ہوں۔"

"کیفے آجاؤ، کچھ کام ہے۔"

زیان لمحے کے لئے اس کے انداز پر ٹھٹک گیا پھر سر جھٹک کر موڑ کاٹنے لگا۔

"اتنی ایمرجنسی کیا ہے؟"

"صیغم کے بارے میں ڈسکشن کرنی ہے۔جلدی پہنچو۔" اس نے کال کاٹ دی۔

زیان کو صحیح تپ چڑھی۔ایک سیر تو دوسرا سوا سیر تھا...چڑتے ایک دوسرے کی حرکتوں سے تھے مگر حرکتیں دونوں کی ایک جیسی تھیں، ہونہہ۔

کئی لمحوں کے پھسلنے کے بعد وہ کیفے کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ہال میں معمول کا رش تھا۔کچن سے نکلتی مائعزم نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا۔وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

"اب میں جان سکتا ہوں کہ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟"ارسم کی اندر سے ابھرتی آواز نے اس کے قدم لمحے کے لئے روک دیئے۔چہرہ بے تاثر ہو گیا۔

"اسلام علیکم۔"عارب اسے دیکھ چکا تھا سو اونچی آواز میں پکارا۔

ارسم نے چونک کر گردن موڑی۔اگلے ہی لمحے وہ کچھ کہنے کے قابل نہ رہا۔الفاظ حلق میں دم توڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

زیر لب جواب دیتے ہوئے زیان نے ایک شرر بار نگاہ عارب پر ڈالی جو بالکل بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ کچھ ڈسکس کرنا ہے۔"کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اس کا انداز سپاٹ تھا۔

"ارسم ہماری مدد کر سکتا ہے۔"

"یہ بات ہم پہلے ہی کر چکے ہیں۔"اس نے تحمل سے کہا۔

ارسم ناسمجھی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔عارب نے گہری سانس لی اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا تم ان لوگوں کے ٹھکانے جانتے ہو، جنہوں نے تمہیں استعمال کیا تھا؟"

وہ پل کے لئے ٹھٹکا۔آنکھوں میں استعجاب سا امڈ آیا۔

"سارے نہیں، لیکن کافی حد تک جانتا ہوں۔"اس نے سنبھل کر کہتے ہوئے زیان کو دیکھا جو خاموشی سے سینے پر بازو لپیٹے گردن موڑے ایکوریم کو دیکھ رہا تھا۔انداز سے کچھ بھی پتہ لگانا مشکل تھا۔

"اگر انہیں کہیں چھپنا ہوا تو وہ کہاں چھپیں گے؟"عارب ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔

چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ارسم نے کچھ سوچ کر سر اٹھایا۔

"جہاں وہ خفیہ پلاننگ کرتے ہیں۔ جنگل کی کوٹھری میں۔" اس کے انداز میں اعتماد تھا۔

"تمہیں اتنا یقین کیسے ہے؟"

"کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ اس جگہ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"یعنی تم ہمیں اس ٹھکانے تک لیڈ کر سکتے ہو؟" عارب نے ابرو چکائی۔

ارسم لمحے کے لئے خاموش رہ گیا۔ آنکھوں میں کچھ واضح بدلا تھا۔

"بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟"

www.novelsclubb.com

اس کے سوال پر عارب نے گردن موڑ کر ایک چور نظر زیان کو دیکھا جو ویسے ہی ایکورم کو دیکھ رہا تھا۔ نیلاہٹ مائل سفید پانی کا عکس اس کی آنکھوں میں جھلملا رہا تھا۔

"کیا؟" جانتے بوجھتے بھی عارب نے پوچھ لیا۔

ارسم نے بے دردی سے لب کاٹا۔ایک زخمی سی نگاہ زیان پر ڈالی۔

"معافی۔" وہ آہستگی سے بولا۔

زیان نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ نظریں ترچھی کر کے دیکھا، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اگر تم مجھے معاف کر دو گے تو میں تیار ہوں۔" براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ارسم نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔

زیان لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔آنکھوں میں موہوم سی اذیت تھی۔ بالکل ہلکی سی، کوئی تہہ ہو جیسے۔

www.novelsclubb.com

عارب کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔وہ جیسے ان دونوں کو وقت دینا چاہتا تھا۔

موت سا سناٹا اپنے پر پھیلائے دبیز ہوتا رہا۔

"میں نے دو زندگیاں تباہ کی تھیں۔ تمہاری اور اپنی بہن کی۔" ارسم کی آواز میں کرچیاں سی تھیں۔ "مگر کیا تم نے نہیں محسوس کیا کہ میں نے دو زندگیاں بچائی بھی تھیں۔ تمہاری اور زمل کی۔"

بے تاثر خول لمحے میں چٹخ گیا۔ ساری اذیتیں آنکھوں کے سامنے لہرائیں۔ آنکھوں میں کچھ راکھ ہو کر سلگ گیا۔

"تمہارا نقصان ناقابل تلافی ہے، مانتا ہوں۔ لیکن میں نے تم سے معافی مانگی تھی، تم نے معاف نہیں کیا۔ میں نے زمل کے بارے میں ملنے والا آڈیو عارب کو بھیج دیا تھا جس نے تم دونوں کو بچایا تھا۔ میں نے پلٹنے کے راستے تلاش کئے تھے، ان راستوں پر قدم بھی بڑھائے۔ کیا اب بھی تم مجھے چانس نہیں دو گے؟"

زیان نے نامحسوس انداز میں لب کاٹا۔ گزرے لمحوں کے خاردار احساسات، روح کو نئے سرے سے دہکا گئے۔ بے بسی انگ انگ سے ظاہر ہونے لگی۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کوشش کروں گا۔" اس کی آواز میں ضبط کی لہریں تھیں۔

ارسم نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے سر کو خم دیا۔یہی کافی تھا۔

"میں ایڈریس بھیج دوں گا۔چیک کر لینا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

زیان ویسے ہی سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا رہا۔آنکھوں میں کرچیاں سی اتر آئیں۔

وہی ذلت، وہی اہانت، وہی اذیت۔سب نئے سرے سے امڈ آیا تھا۔

سیاہ ماضی کا سامنا کرنا، آج بھی اسے توڑ دیتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

چھوٹے سے اپارٹمنٹ کے لاؤنج میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ایل ای ڈی بے آواز چل رہی تھی۔پاپ کارن کے باؤل سے مٹھی بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر ریموٹ اٹھایا اور چینل بدلا۔پاؤں لمبے کر کے ٹیبل پر رکھے اس کی آنکھوں میں گہری پرچھائیاں تھیں۔نیلی سی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

ذہن سوچ میں غرق تھا جب موبائل بجنے لگا۔اس نے چونک کر دیکھا۔انجان نمبر دیکھ کر آنکھوں میں ناگواری ابھری۔بیزاری سے سبز نشان سوائپ کرتے ہوئے موبائل کان سے لگالیا۔

"ہیلو۔"

"میرے پاس تمہارے لئے اسپیشل آفر ہے۔امید ہے کہ تمہیں دلچسپی ہو گی۔"نسوانی آواز میں کھنک سی تھی۔

ناسمجھی سے اس کے ابرو اکھٹے ہوئے۔

"کون محترمہ؟"پیشانی کے بل واضح تھے۔

www.novelsclubb.com

"سب پتہ چل جائے گا۔فی الحال آفر پر دھیان دو۔"

"کیسی آفر؟"

"کیا تم نے چند ماہ پہلے کینیڈا کے ویزے کے لئے اپلائی نہیں کیا تھا جو ریجیکٹ ہو گیا؟"

اس نے آہستگی سے ٹیبل پر رکھے پاؤں نیچے اتارے۔آنکھوں میں حیرت سی ابھری۔

"تمہیں کیسے علم؟"

"آم کھاؤ اور گھٹلیاں نہ گنو۔اگر تم میرا کام کرنے پر رضامند ہو تو دلکش پیکج ہے میرے پاس۔"اس کی آواز میں کچھ اکساتا ہوا تھا۔

"مثلاً؟"

"کینڈین نیشنلٹی، ملٹی نیشنل کمپنی کی جاب اور مکمل سیٹلمنٹ۔منظور ہے؟"

"اور کام؟"دلچسپی بڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"او نہوں،اتنی جلدی نہیں۔ایک ایڈریس بھیج رہی ہوں۔کل ادھر ملاقات کرتے ہیں پھر کام بتاؤں گی اور آدھی پیمنٹ بھی۔"

چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ذہن تیزی سے جمع تفریق کر رہا تھا۔آنکھوں میں سوچ کی لکیریں گہری ہوتی جا رہی تھیں۔بظاہر سودا گھاٹے کا معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

بات سننے میں بھلا کیا حرج تھا؟

"اوکے۔"

دوسری جانب ملائکہ عباس کے لبوں کو نہایت جاندار مسکراہٹ چھو گئی۔کندھوں سے جیسے کوئی بوجھ سرکا تھا۔آنکھوں کی چمک سِوا ہوئی۔

یہ وار سب سے بدترین ہونے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آسمان پر چھائی صبح دھیرے دھیرے باسی ہو رہی تھی۔گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے زمل نے کمرے کا دروازہ دھکیلا تو پل کے لئے رک گئی۔

"اس وقت کہاں جا رہے ہو؟"

ہوڈی کی زپ چڑھاتے ہوئے زیان نے سر اٹھا کر شیشے میں اس کا عکس دیکھا۔وہ سینٹرل ٹیبل پر پرس رکھے فائلز اٹھا رہی تھی۔سیاہ عبایے پر اسکارف لئے وہ آفس جانے کے لئے تیار لگتی تھی۔

"Raid پر۔"اس نے پرفیوم اسپرے کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے پولیس کب جوائن کی؟"زمل کا انداز طنزیہ ہو گیا۔اگر کبھی جو یہ سیدھے انداز میں جواب دے دے تو؟

وہ چند لمحے خاموشی سے بال برش کرتا رہا پھر کلائی پر گھڑی باندھتا ہوا اس کی جانب پلٹا۔

www.novelsclubb.com

"صیغم کی گرفتاری ہے۔"مدھم انداز تھا۔

سالوں قبل گزری رات کی اذیت پھر روشن آنکھوں میں ٹھہر گئی۔پلکوں میں ارتعاش پیدا ہوا،دل میں کوئی تلاطم سا اٹھا۔زمل نے بے بسی سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔وہ کیوں مکمل آزاد نہیں ہو سکتی؟

زیان ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے، بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

"واپسی کب ہو گی؟" وہ نظریں چرائے، دراز کھنگال رہی تھی۔

"میں سن رہا ہوں جو تم کہنا چاہتی ہو۔"

زمل نے گردن موڑ کر دیکھا۔ نظریں ٹکرائیں، شکوہ اترا، سوال اٹھے۔

"کیا فائدہ؟ تم کون سا مانو گے؟"

زیان نے تاسف سے گہری سانس لی۔ سر جھٹکتے ہوئے صوفے پر بیٹھا۔

"وہ میرا مجرم ہے، زمل۔" اس نے جیسے یاد دلایا۔

"فائن۔" اس کی طرف پلٹتے ہوئے اس کا انداز بے تاثر ہو گیا۔ "میں یہ بتانے آئی تھی کہ مائعزم انویسٹرز کو جانتی ہے جو انویسٹ کر سکتے ہیں۔"

"انویسٹرز؟" وہ اب جھک کر تسمے باندھ رہا تھا۔

"یہی ہمارا دوسرا راستہ ہے۔ انویسٹمنٹ ہو گی تو شئیرز کی قیمت اوپر جائے گی۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"اور مائعزم نے تمہیں کہا ہے کہ وہ انویسٹرز کو جانتی ہے؟"

زمل نے سر کو اثبات میں خم دیا۔

"گریٹ۔" اس نے سر اٹھا کر تاسف سے اسے دیکھا۔ "وہ لازماً اب اسلام آباد گئی ہو گی؟"

"تمہیں کیسے پتہ؟" اس نے کچھ تعجب سے پوچھا۔

"کیونکہ اس کے انویسٹرز کو میں جانتا ہوں۔" بڑبڑاتے ہوئے سر جھٹک دیا۔ چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ وہ گرہ لگا کر سیدھا ہوا۔ ایک غیر ارادی نظر زمل پر ڈالی جو غائب دماغی سے کچھ سوچتے ہوئے کاغذ فائل میں لگا رہی تھی۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

کتھئی آنکھوں میں وہی تاثر اترا جو دائمی تھا۔ بھاری تھکن، سلگتی اذیت، کرب زدہ بے بسی۔

"زمل۔"

کچھ تھا اس کے انداز میں کہ وہ ٹھٹک گئی۔ گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے ابرو چکائی۔

"ہم بہت جلد سعودیہ چلے جائیں گے۔"

بے وقت...بے موقع...بے محل...زمل کے ابرو اکھٹے ہوئے۔

"کیوں؟" وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

زیان ہلکا سا مسکرایا۔ آزردہ، خاموش، اداس مسکان۔

"تمہاری نارمل، پرسکون اور مکمل زندگی کے لئے۔ جو میں اب تک نہیں دے سکا۔"

www.novelsclubb.com

دل لمحے کے لئے ڈوبا تھا۔ زمل خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"یہ کیس ختم ہونے والا ہے پھر سب چھوڑ کر ایک نیا آغاز کریں گے۔ جہاں تم نے اتنا ساتھ دیا ہے...وہاں کچھ دیر اور۔"

"تم پھر چاہتے ہو کہ میں ضبط ہار دوں؟ کیوں ایسی باتیں کرتے ہو؟" وہ بے بس ہوئی تھی۔

زیان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ آنکھوں کا حزن بھی۔

"میں جانتا ہوں کہ تمہاری برداشت ختم ہو رہی ہے اور اسے آزمانا میری غلطی ہے جسے مجھے ہی سدھارنا ہے۔"

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟" وہ تیزی سے بولی۔

"غلط لگا ہے؟"

یہاں زمل کے لب سل گئے۔ اس نے نظریں چرا لیں۔ وہ کیا کہتی جب اس کی آنکھیں خود اس سے غداری کرتے ہوئے ہر داستان واضح کر رہی تھیں۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ بس یہی کہہ سکی۔

زیان نے زخمی انداز میں مسکراتے ہوئے سر جھٹکا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اپنی غلطیوں سے بخوبی واقف تھا جو اب گھٹا ٹوپ اندھیروں کی شکل اختیار کر رہی تھیں۔

وہ جانے کے لئے آگے بڑھا کہ زمل تیزی سے اس کے آگے آئی۔وہ رک گیا۔ سوالیہ انداز میں ابرو چکائی۔

"تمہیں یہ سب سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے کہا تھا ناں کہ دونوں طرف سے فرض ادا کئے جائیں تو راستے خود بخود آسان ہو جاتے ہیں۔"

وہ ویسے ہی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا تمہیں اب بھی یقین نہیں آیا؟" وہ لمحے کے لئے رکی۔پنجوں کے بل ذرا سا اوپر ہوئی اور عادتاً بکھرے اس کے بالوں کو نرمی سے پیچھے کیا۔زیان کی آنکھوں میں اچھنبا ٹھہر گیا۔

www.novelsclubb.com

"I'll choose you till the eternity۔"

پرکشش کتھئی آنکھوں میں وہی سنہری چمک اندر تک حلول کر گئی۔وہ جی جان سے مسکرایا تھا۔وہ واقعی جان توڑ خساروں کے بعد اس کا حاصل تھی۔دل کے بوجھ اب بھی تھے مگر چند لمحوں کے لئے انہیں بھلا کر جینے میں ہی عافیت تھی۔

"Honoured۔" مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا۔

وہ دونوں انجان تھے مگر شیشے سے ٹکراتی کرنوں کی تمازت لمحہ بہ لمحہ ختم ہوتی جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

وہی صبح اسلام آباد پر بھی چھا رہی تھی۔مائعزم سامنے کھڑی ہانیہ کے دونوں ہاتھ تھامے گیلی آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اس کی بات سن رہی تھی۔وہ تیز تیز کچھ کہہ رہی تھی۔مائعزم کے چہرے کی چمک واضح تھی۔حازم پیچھے کو ٹیک لگائے دونوں کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بالکل تمہارے جیسی لگتی ہے۔" بھیگی آواز میں کہتے ہوئے مائعزم نے اسے دیکھا۔

"اس کی ماں بھی یہی کہتی ہے۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

مائعزم آنکھیں رگڑتے ہوئے مسکرادی۔دل کے سارے رستے زخم اب جیسے دھیرے دھیرے مندمل ہو رہے تھے۔لیکن کون جانے کہ نشان تو ساری عمر رہنے والے تھے۔

تبھی اس کا موبائل بجنے لگا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔نام دیکھ کر بے اختیار مسکرائی۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام۔یہ تم کیا کر رہی ہو،مائعزم؟"زیان کی برہم آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

"مثلاً کیا؟"دلچسپی سے پوچھتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگائی۔

"تم حازم سے کہہ کر اپنے ماموں سے انویسٹ کرواؤ گی۔کم آن مائعزم،کوئی دوسرا راستہ ہو سکتا ہے۔"

"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔اس انویسٹمنٹ کا انہیں بھی فائدہ ہی ہو گا۔ مفت تھوڑی ہے؟"اس کے انداز میں بے نیازی تھی۔

"اور تمہارا بھائی؟ تمہیں علم ہے کہ وہ کیا کیا نہیں سوچ سکتا؟ پہلے ہی وہ..." وہ کہتے کہتے رکا۔

مائعزم نے بدقت مسکراہٹ دبائی۔آنکھیں محظوظ لگتی تھیں۔

"وہ کیا؟"

"کچھ نہیں۔ تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" بات بدلتے ہوئے اس نے بہ زور کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تمہارے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتا، میں جانتی ہوں۔ تم بے فکر رہو میں ہینڈل کرلوں گی۔ شام تک اپ ڈیٹ کرتی ہوں۔"

"مائعزم۔"

"یہ فرض ہے، زیان۔"

حازم نے چونک کر اپنی بہن کو دیکھا۔کچھ تھا جس نے الجھا دیا۔سر جھٹک کر نظریں پھیر لیں۔

مائعزم نے موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے حازم کو دیکھا جو گردن موڑے ہانیہ کو پھول اکھٹے کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"خیریت؟"اس کے دیکھنے پر حازم نے سوالیہ انداز میں ابرو چکائی۔

"مجھے تمہاری مدد چاہیے۔"اس کا انداز سنجیدہ تھا۔مگر آنکھوں میں ہلکا سا اضطراب تھا۔

"کیسی مدد؟"

www.novelsclubb.com

وہ مختصر لفظوں میں سب بتاتی گئی۔حازم آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا۔

"آپ اس کو جانتی کیسے ہیں؟"

"اس نے ایک دفعہ کچھ مدد کی تھی۔تب سے ہم دونوں ان کانٹیکٹ ہیں۔انابیہ کا کزن ہے اور شادی شدہ ہے۔ڈونٹ وری۔"اس نے آخر میں مسکراہٹ دبائی۔

"میں کیا کہہ رہا ہوں؟" حازم نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

چند لمحے وہ خاموشی سے کچھ سوچتا رہا۔

"بابا... میرا مطلب ہے ماموں سے بات کروں گا ورنہ میں خود بھی انویسٹ کر سکتا ہوں۔"

"تم کیسے؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"پنڈی کی برانچ میں پینتالیس فیصد شئیر ہولڈر ہوں۔"

"اوہ۔" مائعزم کے لب گول ہوئے۔ "جیسے تمہیں ٹھیک لگے، اگر وہ مان جائیں تو میں سی ای او کا نمبر بھیج دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

حازم نے اس کی آنکھوں میں واضح جوش دیکھا۔ بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کوئی سکون سا دل میں بھرتا گیا۔

☆☆☆☆☆☆

جنگل میں وحشت ناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سوکھے پتے بوٹوں تلے چرمرا رہے تھے۔ دبے قدموں سے کئی سایے آگے بڑھ رہے تھے۔ وسط میں کھڑی کوٹھری جمود کا شکار لگ رہی تھی۔ چند کوس دور رک کر عارب نے دو انگلیاں اٹھا کر اشارہ کیا۔ اہلکار خاموشی سے گھیرا ڈالنے لگے۔

"آر یو شیور کہ تم آنا چاہ رہے ہو؟" وہ زیان کی طرف پلٹا۔

سیاہ ہوڈی میں وہ سپاٹ لگ رہا تھا۔ آنکھیں بے تاثر تھیں۔ بال اب پیچھے کو جمے تھے۔

"جو برباد کرے، اس کی بربادی کون نہیں دیکھنا چاہے گا؟" اس کی آواز سرد تھی۔

"مسلسل دو دن کی نگرانی میں کوئی یہاں آتا جاتا دکھائی نہیں دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اندر تنہا ہی ہے۔" عارب نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

دبے قدموں سے دونوں آہستگی سے آگے بڑھے۔ کوٹھری کا مرکزی دروازہ بند تھا۔ لوہے کا دروازہ جو کناروں سے زنگ آلود ہو رہا تھا۔ عارب نے زوردار ٹھوکر

www.novelsclubb.com

دروازے پر رسید کی۔ایک دو تین، یہاں تک کہ لاک اکھڑ گیااور دروازہ اڑ کر دوسری طرف جالگا۔

دیوار کی اوٹ سے زیان نے گردن موڑ کر دیکھا۔کھلے دروازے کے پار اندھیرا چھایاہوا تھا۔کوئی ہلچل نہ ہوئی۔اہلکار تیزی سے اندر آئے اور بتیاں روشن کر دی گئیں۔

چھوٹا سا لاؤنج نما کمرہ جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔دیوار پر پرانی ایل ای ڈی لگی تھی۔باقی کوئی فرنیچر نہیں تھا۔موت سا سناٹا چھایاہوا تھا۔

کئی منٹ تلاشی لی جاتی رہی۔برائے نام فرنیچر، بند دروازے، کارٹن سب دیکھ لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"سر یہاں کوئی نہیں ہے۔" مکمل تلاشی لینے کے بعد ایک اہلکار پکار اٹھا۔

"اسے یہیں ہونا چاہیے۔" عارب سراسر سیمگی کے عالم میں بڑبڑایا۔

"یہیں ہے۔"

عارب نے بے اختیار پلٹ کر دیکھا۔

پنجوں کے بل بیٹھا زیان صوفوں کے درمیان بچھا رگ الٹ رہا تھا۔ لکڑی کے فرش میں دروازہ واضح ہوا۔

"کیا تمہیں واقعی لگا تھا کہ وہ سامنے بیٹھا ہو گا؟" ہاتھ جھاڑتے ہوئے زیان نے ابرو چکائے۔

عارب لمحے کے لئے وہ چور دروازہ دیکھ کر حیران ہوا پھر بنا کچھ کہے آگے بڑھا اور جھک کر ہینڈل اپنی طرف کھینچا۔ کسی دروازے کی طرح چوکور لکڑی اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

نیچے سیڑھیاں اترتی دکھائی دے رہی تھیں۔ پسٹل سنبھالے زیان نیچے اترنے لگا۔ اسے جیسے پیچھے آنے والوں سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ عارب بڑبڑاتے ہوئے اس کے پیچھے اترنے لگا۔

اندر زرد سا ہال مکمل خاموش تھا۔کارٹنز اور کئی ڈبے اوپر نیچے رکھے تھے۔ایک ستون کی آڑ میں کھڑے زیان نے گردن موڑ کر جائزہ لیا۔مکمل اور گہری خاموشی کسی ذی نفس کا کوئی پتہ نہیں دے رہی تھی۔

"چھپنے کا فائدہ نہیں ہے، صیغم عابد کیونکہ تم گھیرے جا چکے ہو۔" عارب نے پستول کا میگزین دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

جواباً کوئی ہلچل نہ ہوئی۔سکوت چھایا رہا۔

مگر خاموشی زیادہ دیر قائم نہ رہی کیونکہ فضا میں ہوتے فائر نے پل کے لئے دونوں کے سانس روک دیئے۔وہ جو کوئی بھی تھا، پے در پے فائر کر رہا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ دونوں کہاں چھپے تھے۔یہی چیز اس کے لئے فائدہ مند تھی۔

ستون کی آڑ میں کھڑے زیان نے ذرا سی گردن موڑ کر دیکھا۔اسی لمحے فائر ہوا۔کنکھیوں سے روشنی چمکتی دکھائی دی۔تیکھی مخصوص مسکراہٹ اس کے لبوں کا احاطہ کر گئی۔بیوقوف۔اس نے بلیو ٹوتھ دبایا۔

"تم اسے بزی رکھو۔ میں پیچھے سے قابو کرتا ہوں۔" اس نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی۔

"دماغ ٹھیک ہے؟ ایسے کاموں کا تجربہ ہے تمہارے پاس؟" عارب نے بے اختیار اسے جھڑکا۔

"ٹھیک ہے، ہم ادھر اپنا بھائی چارہ دکھا لیتے ہیں وہاں وہ سیدھا ہمیں اوپر پہنچا دے گا۔ وہی کرو جو کہا ہے۔" سختی سے کہہ کر اس نے آلہ دبایا اور گردن موڑ کر عارب کو دیکھا جو خشمگیں نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔ وہ آہستگی سے اوٹ سے نکلا۔

www.novelsclubb.com

عارب نے پلٹ کر فائر داغ دیا۔ فوراً ہی جوابی فائر ہوا۔

زیان ستونوں کی آڑ لیتا سبک قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا۔ دائرہ کاٹ کر وہ ہال کے پچھلے حصے میں آ گیا۔ وہیں کارٹنز کے پیچھے اسے صیغم کی جھلک دکھائی دے گئی۔ فائرنگ ہنوز جاری تھی۔

اندر سلگتے لاوے کو بمشکل قابو کرتے ہوئے وہ یونہی دبے قدموں آگے بڑھا۔ صیغم اس سے مکمل بے خبر تھا۔زیان بجلی کی تیزی سے اس کے پستول پر جھپٹا اور جھٹکا دے کر اسے زمین پر گرا دیا۔

وہ بری طرح بوکھلا گیا تھا۔زیان نے ٹھوکر مار پستول کو دور پھینکا۔ صیغم کرنٹ کھا کر اٹھا۔

"باس تمہیں تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں،ان کی خواہش پوری کرنی چاہیے۔"

ان آنکھوں کی حیوانیت وحشت میں بدل گئی تھی۔اس نے پوری قوت سے مکا مارنا چاہا،زیان نے جھٹکے سے سائیڈ پر ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ کو جکڑا اور مروڑ دیا۔وہ کراہ اٹھا۔

"اس شخص سے میں کچھ بھی توقع کر سکتی ہوں۔وہ بہت کچھ کر سکتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

شدید اشتعال کی لہر تھی جو اس کے اندر اٹھ رہی تھی۔ ہڈی چٹخنے پر اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔ گھٹی گھٹی سی چیخ اس کے حلق سے نکلی، وہ کسی کٹے درخت کی طرح گرا۔ زیان نے دائیں ہاتھ کو مٹھی بھینچ کر بمشکل پھر اٹھنے سے روکا۔

"میرے لئے دعا کرو گے، زیان؟"

سینے میں یکدم ہی جیسے تکلیف اٹھی تھی۔ قلب جھلس رہا تھا، جس کی اذیت بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے بے دردی سے لب کچل دیا۔ آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے اسے دیکھا جو ادھ مواسا کراہ رہا تھا۔

وہ پنجوں کے بل اپنی زندگی کے غارت گر کے سامنے بیٹھا۔ آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آج تمہارا یوم حساب ہے۔"

سنسنی سی لہر صیغم کو خود میں دوڑتی محسوس ہوئی۔ اس نے پلکیں جھپکا کر دھندلا ہوتا منظر واضح کرنا چاہا۔

"جو میرے ساتھ کیا تھا، جو میرے باپ کے ساتھ کیا اور..." وہ لمحے کے لئے رکا۔ "جو زمل کے ساتھ کیا۔ اس سب کا حساب تم اب دو گے، صیغم عابد۔"

وہ سن رہ گیا۔ پہاڑ کی اونچائیوں سے جیسے کئی پتھر اس پر لڑھکا دیئے گئے تھے۔ اس لڑکی کا نام، کارما کی بدترین وحشت کو پھر جگا گیا تھا۔ خوف انگ انگ میں اترنے لگا۔

وہ بے خبری میں مارا گیا تھا۔

اہلکار ہال میں پھیلنے میں لگے۔ سامان کی تلاشی لی جا رہی تھی۔ صیغم کو گرفتار کر کے لے جایا جا چکا تھا۔ عارب نے متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا تبھی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے وہ دکھائی دے گیا۔ وہ گردن موڑے، اہلکاروں کو تلاشی لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ عارب گہری سانس لے کر اس کے قریب آیا۔

"ایک دشمن تو جہنم واصل ہوا۔"

زیان نے نگاہیں موڑ کر اسے دیکھا۔اس لمحے عارب کو اس آنکھوں میں عجیب سی جھلک دکھائی دی۔ برف اور بے رحمی کا سرد امتزاج۔

"اتنی جلدی؟"اس نے نفی میں سر ہلایا۔"اتنی آسان سزا کا وہ حقدار نہیں ہے۔"

"کچھ گھنٹوں میں اس سے انویسٹیگیشن ہو گی۔ تم آؤ گے؟"

زیان نے سامنے دیکھتے ہوئے سر کو خم دیا۔

ایک سوال تھا جس کا جواب جاننا ابھی باقی تھا۔

☆☆☆☆☆☆

ارتضی انٹرپرائزز میں معمول کے کام جاری تھے۔ایسے میں تیسری منزل کے آفس میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ شیشے سے ٹکراتی کرنیں ماحول کو روشن کر رہی تھیں۔دفعتاً زمل نے کوفت سے لیپ ٹاپ کی اسکرین گرائی اور دو انگلیوں سے آنکھیں مسلیں۔ سر میں یکدم ہی درد اٹھنے لگا تھا۔ عجیب سی بیزاری وجود پر چھائی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

چند لمحے وہ ٹیک لگائے غائب دماغی سے کلاک کی سوئیوں کو آگے بڑھتے دیکھتی رہی۔ذہن جیسے بار بار ماضی میں گم ہو رہا تھا۔اس نے سر جھٹکا۔

آخر صیغم عابد کا کردار تھا ہی کیوں اس کی زندگی میں؟

موبائل کی گھنٹی سوچوں میں مخل ہوئی۔اس نے نگاہیں جھکا کر جلتی بجھتی اسکرین کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر سوائپ کرتے ہوئے کان سے لگا لیا۔

"زمل، کیا تم نے سنا؟" مہر حواس باختہ لگ رہی تھی۔

اس کے ماتھے پر بل پڑے۔وہ آہستگی سے سیدھی ہوئی۔

"کیا؟ سب ٹھیک ہے؟" دل یکدم ہی بری طرح دھڑکا۔

"صیغم کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔"

اس کے تنے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔آنکھوں میں کچھ زخمی ہوا۔سر جھٹک دیا۔

"ابو کہاں ہیں؟" بنا تبصرہ کیے اس نے تھکے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"تایا ابا آئے تھے، وہ بہت پریشان لگ رہے تھے۔ان کے ساتھ ہی گئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اسے اپنے باپ کا علم تھا۔ وہ بھائی کی پریشانی دیکھ کر ساری باتیں بھلا دیں گے۔ یہی ہوا، وہ کیسے انہیں باز رکھے؟

"ٹھیک ہے تم اپنا اور حبہ کا خیال رکھنا۔ جب ابو آجائیں تو مجھے میسج کر دینا۔" چند ضروری ہدایات کے بعد اس نے موبائل رکھ دیا۔

کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔ سارے ادھڑے ہوئے زخم رسنے لگے۔ تبھی مخصوص گھنٹی بج اٹھی۔ زمل نے کوفت سے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا۔

"میم، صدیق صاحب..."

"بھیج دیں۔"

ضبط سے ریسیور دیوار پر مار دینے کی خواہش کو دل میں دباتے ہوئے اس نے آنکھیں مسلیں۔ تبھی دھاڑ سے دروازہ کھلا۔ صدیق قریشی سرخ چہرہ لئے اندر داخل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ کو اندر آنے کی تمیز بھی سکھانی پڑے گی؟" زمل کی آنکھوں میں اشتعال کی لہر اٹھی۔

"تو یہ وجہ تھی جس کی بنا پر ٹریڈرز گروپ نے ڈیل کینسل کی؟" انہوں نے میز پر کاغذ پٹخنے والے انداز میں رکھے۔ "مسز زمل، آپ نے پسِ پردہ ان سے ڈیل کی تھی۔"

لمحے کے لئے گردشِ حیات تھم گئی۔ کسی جمود کا شکار۔ زمل اعظم کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔ سفید کاغذ وہ سیاہ سطور جیسے اس کے اندر سے ساری توانائی نچوڑ گئیں۔ اس کے سائن واضح تھے۔

"انہوں نے آپ کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کر دی اور یوں ڈیل ختم۔"

دل پر ضرب لگی تھی جس کی کرچیاں روح میں اتر گئی تھیں۔

"اپنی حد میں رہیں مسٹر قریشی۔ اس نقلی سگنیچر کے ساتھ آپ مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے۔" وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بولی۔

"نقلی؟" وہ استہزائیہ انداز میں مسکرائے۔ "کیا آپ اس کو نقلی ثابت کر سکتی ہیں؟"

"میں بہت کچھ ثابت کر سکتی ہوں۔" اس نے چبا چبا کر کہا۔ پیشانی کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔

"تو پھر کریئے۔ کیونکہ آپ کی امانت داری تو واضح ہو ہی چکی ہے۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ یہاں اب ٹھہر سکیں گی؟"

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ مجھے نکال سکتے ہیں؟" شدید گرمی کے احساس کے تحت وہ پھنکاری۔

www.novelsclubb.com

صدیق صاحب ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے ہلکا سا جھکے۔

"مسز زمل، ابھی اگر یہ کاغذات آپ کے شوہر کے پاس جائیں گے تو کیا ہو گا؟"

سرگوشی کی کاٹ اس کا دل زخمی کرتی گئی۔دل میں کوئی طوفان سا حشر مچا گیا۔مگر خول کمال کا تھا۔وہ ارتضی کی بیوی تھی،دشمنوں کے سامنے کمزوری عیاں کرنا گوارا نہ تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہوگا،مسٹر قریشی۔کیونکہ آپ میرے شوہر سے واقف نہیں ہیں۔"سلگتے انگاروں کی تپش اور برف کی سلوں کی ٹھنڈک...لہجے کا امتزاج عجیب تھا۔

"مرد کی فطرت سے ضرور ہوں۔"وہ خباثت سے مسکرائے۔

برداشت...ضبط...تحمل...وہ ان کے معنوں سے ناآشنا ہونے لگی۔نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں اتری خون کی لکیریں گہری ہو رہی تھیں۔

"اور ہر مرد اتنا گرا ہوا نہیں ہوتا کہ کسی دوسرے کے ساتھ مل کر غداری کرے۔"

چہرے پر جیسے طمانچہ پڑا تھا۔صدیق قریشی کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔

"کس بنا پر آپ یہ بات کر سکتی ہیں؟" وہ جیسے ضبط بہ زور بولے تھے۔

"جیسے آپ مجھ پر الزام لگا سکتے ہیں۔ یہ اتنا مشکل نہیں ہے۔"

"یہ الزام..."

"آؤٹ۔"

تذلیل اور اہانت کا احساس، وجود کو اندر تک سلگا گیا۔ انہوں نے تنفر سے عبایے والی لڑکی کو دیکھا، جس کی آنکھوں کا ہر تاثر جارحانہ تھا۔ ایک کاٹ دار نگاہ اس پر ڈال کر وہ پلٹ گئے۔ دروازہ مار کر بند کیا تھا۔

آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے میکانکی انداز میں زمل نے ٹیبل کے نیچے بٹن دبایا، خودکار دروازے بند ہو گئے۔ اس نے کھینچ کر نقاب اتارا۔ چہرے کی رنگت نچڑ چکی تھی۔ اس نے ایک نظر ان کاغذات کو دیکھا۔ خول پر جیسے ضرب پڑی۔

"میں ہمیشہ تمہیں تمہارے پیچھے ملوں گا۔"

بے رنگ مائع کے بند جیسے فنا ہوئے۔ قطروں کو رستہ مل گیا، ایک کے بعد ایک لڑھکنے لگا۔ بے بسی اپنی انتہاؤں کو چھونے لگی۔ ابد تک ساتھ دینے کے وعدے کی زنجیر بھاری پڑتی جا رہی تھی۔

وفا کی بازی، خاردار تھی۔

☆☆☆☆☆☆

"وہ ہمارے ٹھکانے تک پہنچ گئے اور تم لوگوں کو پتہ نہ چلا؟" اعتزاز سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ جلے پیر کی بلی کی طرح چکر کاٹ رہا تھا۔ اشتعال انگ انگ سے واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

"باس، ہمیں نہیں پتہ کہ انہیں ٹھکانے کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟" نائل نے ہمت کر کے کہا۔

ابتہاج لبوں میں سیگریٹ دبائے خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں کے تاثرات مبہم تھے۔

اعتزاز نے رک کر اسے گھورا۔

"جب تمہارے سر پر پہنچ جائیں گے تو بھی لاعلم ہی رہو گے؟" اس کا انداز طنزیہ ہو گیا تھا۔

نائل کچھ نہ کہہ سکا۔

"صیغم کی زبان کھولنے میں انہیں لمحہ بھی نہیں لگے گا۔" ابتہاج نے دخل اندازی کی۔ "یہ سوچو کہ اگلا قدم کیا اٹھانا ہے؟"

اعتزاز ٹہلتے ہوئے چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔

"تم نے اپنا کام کر دیا ہے، ارتضی انٹرپرائزز کو نقصان ہو چکا ہے۔ اب ملائکہ کو کہو کہ وہ اپنا جال بچھائے۔ اب اگلا مہرہ ہی ہمیں بتائے گا کہ اگلا قدم کیا لینا ہے؟" اس نے خود کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔

"ملائکہ نے اسے کال کر دی ہے۔ آج شام اسے پہنچنے کو کہہ دیا ہے۔" وہ لمحے کے لئے رکا۔ "کیا تمہیں واقعی لگتا ہے کہ اس کو خریدنا اتنا آسان ہے؟"

اعتزاز استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔آنکھوں میں محظوظ سی چمک ابھری۔

"یہ دوستی اور وفاداری پیسوں کے مقابلے میں ریت کی دیوار کی طرح ہیں۔چند دلکش خواب دکھاؤ، پھسلنے میں آدھا پل لگے گا۔"

ابتہاج نے گہری سانس لے کر سر کو خم دیا۔

کھیل دلچسپ ہونے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

انٹروگیشن روم میں زرد بتیاں روشن تھیں۔کرسی پر صیغم بندھا ہوا تھا۔ہاتھ پیچھے کو جکڑے تھے۔آنکھوں میں وحشت تھی۔ساری اکڑ لمحے میں ہی نکل گئی تھی۔خشک ہوتے لبوں کو تر کرتے ہوئے وہ زیان ارتضی کو اندر آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔عارب نے دروازہ بند کر دیا۔

"دو سوالوں کے جواب دو گے تم۔"زیان کا ہر انداز سپاٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

صیغم کو اپنی توانائی نچڑتی محسوس ہو رہی تھی۔ عارب میز سے ٹیک لگائے خاموش تماشائی کی طرح ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ایک، اعتزاز آفندی کے خفیہ ٹھکانے اور دوم..." اس کی آواز سرد ہو گئی۔ "زمل کی ماں کے ساتھ کیا کیا تھا؟"

صیغم عابد کا وجود جیسے اندھیروں میں گھرنے لگا۔ اس نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

عارب نے بیزاری سے سر جھٹکا۔ زیان انہی سپاٹ تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ البتہ آنکھوں میں خون اترنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"وہ سلگتے انگارے یاد ہیں؟"

صیغم کی ہمت دم توڑنے لگی۔ زرد چہرے پر خوف لہرایا۔ آنکھوں کی بے بسی سوا ہوئی۔

"مجھے ان کی تپش اور اذیت یاد ہے۔مجھے اپنے باپ کی لاش یاد ہے۔مجھے زمل کی تکلیف یاد ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ تم کر کے بھول گئے ہو، مگر میں نے ہر سانس کے ساتھ یاد رکھا اور آج میں تمہیں بھی یاد کرواؤں گا۔"

شعلہ بار لہجے میں کہتے ہوئے وہ ہلکا سا جھکا۔

"پہلی اور آخری دفعہ زبان کے ساتھ پوچھ رہا ہوں، عالیہ اعظم کے ساتھ کیا کیا تھا؟"

دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک سے صیغم کو خوف آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر جنہیں دنیا بے رحم بنا دے...ان کی بے رحمی سے خوف ہی کھانا چاہیے۔

"وہ حادثہ تھا۔وہ صرف حادثہ تھا۔"

زیان نے پوری قوت سے مکا اس کے چہرے پر دے مارا۔منہ سے بھل بھل خون بہنے لگا۔وہ بے اختیار کراہا۔

"میں نے وارن کیا تھا۔ میرا ضبط مت آزماؤ صیغم عابد۔ ورنہ تمہارے باپ کو تمہاری لاش بھی نہیں ملے گی۔" وہ دانت پر دانت جمائے غرایا۔

"میں پوچھ لوں گا، ریلیکس۔" عارب تیزی سے اس کی طرف آیا۔ وہ اس پر جنون طاری ہوتا دیکھ چکا تھا۔

وہ ویسے ہی خون آشام نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔ آنکھیں موندے جوادھ موا ہو چکا تھا۔

"زیان۔" عارب نے پھر محتاط انداز میں پکارا۔ "تم گھر جاؤ، میں دیکھ لوں گا۔"

وہ جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہٹا۔ آستین سے پیشانی رگڑی۔ خود پر قابو کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

ابلیس ہونا اتنا آسان کیوں تھا؟

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

وہ کتنی ہی دیر سر ہاتھوں میں گرائے وہیں بیٹھی رہی۔ سرخ و متورم آنکھیں خشک ہو چکی تھیں۔ اسے ایک نئی جنگ میں دھکیل دیا گیا تھا جس میں سب بھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔ کیا زندگی میں امتحان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا؟ اس نے آنکھیں رگڑتے ہوئے آزردگی سے سوچا۔

تبھی موبائل بج اٹھا۔ اس نے جلتی بجھتی اسکرین دیکھی جس پر انجان نمبر چمک رہا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے اٹھا لیا۔

"کیسی گزر رہی ہے ورک لائف، مسز زمل؟" شوخ نسوانی آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟"

"کال می ملائکہ۔"

www.novelsclubb.com

گولڈن براؤن آنکھوں میں تنفر سلگ اٹھا۔دل میں کوئی حدت سی جھلس گئی۔

سائرہ کی اذیت...زیان کی بے بسی...فیک تصویروں کی وحشت...ہر فساد اس عورت کا برپا کیا گیا تھا۔

"کال کیوں کی ہے؟" برف سی ٹھنڈک انداز میں اتری۔

"اپنے سائن شدہ پیپرز دیکھ لئے ہوں گے؟" دوسری جانب وہ مسکرائی۔

"تو یہ کھیل بھی تم نے رچا ہے؟" طرزِ تخاطب لمحے میں ہی بدل گیا۔

"ارے نہیں، یہ میرے پارٹنر نے کیا ہے۔میں تو بس انجوائے کر رہی ہوں۔"

انداز میں اتنا تفاخر تھا کہ زمل کے اندر لاوا سا ابلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ کیوں سمجھتی ہو کہ تم زندگیاں کنٹرول کر سکتی ہو؟"

"کیوں؟ کیا پچھلے تین سالوں سے زیان ارتضی کو کنٹرول نہیں کیا؟اب دیکھ لو، تمہیں بھی کر رہی ہوں۔"

"تم نے سنا تو ہو گا کہ جب ظلم حد سے بڑھ جائے تو مٹ جاتا ہے۔" آواز سرد تھی۔ "اور جب اندھیرا حد سے گہرا ہونے لگے تو صبح کی کرن ہی اسے فنا کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔"

"نائس۔" وہ ستائش سے بولی۔ "لیکن ابھی تو اندھیرا گہرا نہیں ہوا۔ اندھیری راتیں تم نے ابھی دیکھی ہی کہاں ہیں، زمل؟"

کچھ تھا اس کے لہجے میں جس نے اندر تک سنسنی کی لہر دوڑا دی۔ کچھ ایسا جسے وہ نام نہ دے سکی۔ کچھ وحشت بھرا، کچھ سیاہی مائل سا۔

"خود کو خالی ہاتھ رہ جانے سے بچاؤ کیونکہ رات کا گہرا ہونا ابھی باقی ہے۔" عجیب انداز میں کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔

دل رک کر شدت سے دھڑکا تھا۔ جب رات گہری ہونے لگے تو کائنات کی ہر نشانی اشارہ دینے لگتی ہے۔ اسے ملنے والے اشارے، جان کو سولی پر لٹکانے کے لئے کافی تھے۔

www.novelsclubb.com

"بربادی کی نئی داستان رقم ہوئی۔"

اس نے بے اختیار سر جھٹک دیا۔ یکدم ہی فضا میں وحشت تیرتی محسوس ہوئی تھی۔ ٹیبل پر بکھرے پیپرز نئے سرے سے ساری اذیتوں کو جگانے لگے۔ اسے پہلے اس مسئلے سے نکلنا تھا، ملائکہ عباس کو بعد میں دیکھے گی۔ لب کاٹتے ہوئے وہ کتنی ہی دیر سوچتی رہی۔

تبھی دروازہ دھکیل کر مائعزم تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ انداز میں بے چینی تھی۔ زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے، زمل؟" وہ پریشانی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے خود نہیں پتہ۔"

مائعزم نے تاسف سے اسے دیکھا۔ وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

"ان پیپرز کی وجہ سے تمہیں نکالنا بہت آسان ہو گا۔"

"جانتی ہوں، لیکن میں یہ جگہ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنا چاہتی، مائعزم۔ زیان نے مجھ پر بھروسہ کر کے یہ امانت دی تھی۔ میں کیسے ان کے حوالے کر دوں؟"
اس کی آنکھوں میں کچھ زخمی ہوا۔

"لیکن یہاں سب تمہارے خلاف ہیں۔ تم کیا کرو گی؟"

"یہی تو سمجھ نہیں آ رہا۔ کمپنی پہلے ہی خسارے میں جا رہی ہے، اس کے لئے ہم کچھ نہیں کر پا رہے۔ ان لوگوں کو چالیں چلنے سے ہی فرصت نہیں ہے۔" وہ سخت کبیدہ خاطر لگ رہی تھی۔

"کمپنی کی تم فکر نہ کرو۔ میں نے حازم سے بات کی ہے۔ ماموں انویسٹمنٹ کے لئے مان گئے ہیں۔"

زمل بے اختیار چونکی۔

"اتنی آسانی سے کیسے؟"

www.novelsclubb.com

"وہ حازم کو انکار نہیں کرتے۔" وہ اداسی سے مسکرائی۔ "ویسے بھی وہ انہیں قائل کرنا جانتا ہے۔ سب کچھ اصول کے مطابق ہی ہو گا۔ پریزنٹیشن بھی دینی پڑے گی اور میٹنگز بھی کرنی ہے۔ تم وقت بتادو، ہم فائنل کرلیں گے۔" وہ پرجوش ہو گئی تھی۔

"تم شیور ہو نا؟" وہ ابھی تک بے یقین تھی۔

"ٹرسٹ می، ہم مل کر سنبھال لیں گے۔" وہ نرمی سے مسکرائی۔

زمل نے تکان سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ ایک دروازہ بند ہونے پر اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ ہر راستہ مسدود ہو جائے گا؟ اس گہری سانس کھینچتے ہوئے نمی اندر اتار لی۔

www.novelsclubb.com

اگر فرعون کو مات وہاں سے ملتی ہے جہاں سے اس نے توقع بھی نہیں کی ہوتی تو موسی کی مدد بھی وہیں سے آتی ہے جہاں سے وہم وہ گمان بھی نہیں ہوتا۔

"تم بس اس مسئلے سے نمٹنے کے بارے میں سوچو۔ باقی انڈر کنٹرول ہے۔"

زمل نے سر ہلا دیا۔ذہن ہنوز نئی روش پر بھٹک رہا تھا۔

"تم زیان سے بات کرو۔وہ تمہارا بھروسہ کرے گا۔کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔" مائعزم نے کچھ سوچ کر کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ وہ میرا یقین کرے گا۔ایک اسی بات کا تو حوصلہ ہے۔" بھیگی آنکھوں میں مان کی چمک اتر آئی۔"لیکن میں اس مسئلے کو خود ہی سلجھالوں گی۔وہ اپنے کاموں میں مصروف ہے۔"

مائعزم نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

"تمہارے لئے مصروف نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"میرے پاس ایک طریقہ ہے۔" اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے وہ کچھ سوچ کر بولی۔

اگلے چند پل گھڑی کی ٹک ٹک گونجتی رہی۔

"یہ کام انابیہ کر سکتی ہے۔" مائعزم نے سنتے ہی کہا۔

"شیور؟" اس نے ابرو چکائی۔

"بالکل، اسے ویسے بھی ایسے کاموں کا انتظار رہتا ہے۔ وہ کر لے گی اور کافی صفائی سے کرے گی۔ تم بے فکر رہو، میں اس سے بات کرتی ہوں۔" وہ موبائل آن کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

زمل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جو یکدم زندگی میں داخل ہو کر کئی مفہوم سے آشنا کروا جائیں، ان کا نعم البدل قریب قریب ناممکن ہوتا ہے۔

"تھینک یو۔" وہ دھیرے سے بولی۔

مائعزم ہلکا سا مسکرائی اور سر کو خم دیتے ہوئے باہر نکل گئی۔ زمل نے تھک کر سر کرسی کی پشت سے ٹکاتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔ ذہن یکدم ہی ملائکہ کی باتوں پر بھٹک گیا تھا۔

آسمان سے جیسے تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ریسٹورنٹ میں رش نہ ہونے کے برابر تھا۔ شیشے کی دیوار کے پاس میز پر ریزرو کی تختی لگی تھی۔ کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگائے بیٹھی ملائکہ کی منتظر سی نگاہیں بار بار دروازے کی طرف اٹھتی تھیں۔ زمل سے بات کرنے کے بعد وہ مطمئن تھی۔ نیکلیس پر انگلی پھیرتے ہوئے آنکھوں میں چمک سی تھی۔ اعتزاز ٹھیک کہتا تھا، ذہنی اذیت دینے میں مزہ زیادہ تھا۔

تبھی کرسی کھینچنے کی آواز پر خیالوں کے دھارے سے نکلی۔ مقابل کو بیٹھتے دیکھ کر مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"یعنی میری آفر قبول ہے؟" اس نے محظوظ انداز میں پوچھا۔

"اتنی جلدی نہیں۔ پہلے کام کی نوعیت تو جان لوں۔" اس کی آنکھیں پر سکون لگ رہی تھیں اور اعصاب ریلیکس تھے۔ اسے جیسے فکر نہیں تھی کہ کوئی اسے یہاں دیکھ لے گا۔ اسے جیسے مقابل کو دیکھ کر حیرانی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس نے دو جمع دو چار کر لئے تھے۔

"پہلے یہ بتاؤ، کیا منگواؤں؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کام کی بات کریں، مسز ملائکہ۔ میرا وقت اتنا غیر اہم نہیں ہے۔" اس کا انداز بے حد سنجیدہ تھا۔

وہ لمحے کے لئے چپ ہوئی پھر گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

"دوستی میں سب سے بدترین چیز کیا ہے؟"

"دھوکہ دہی۔" آنکھیں سکیڑے، اس کا انداز محتاط تھا۔

"تمہیں یہی کرنا ہے۔" سکون سے کہتے ہوئے ملائکہ نے پیچھے کو ٹیک لگائی۔

پل کے لئے اس کے چہرے پر حیرت لہرائی۔

"مجھے دھوکہ دینا ہے؟" ابرو چکائے تصدیق چاہی۔

ملائکہ نے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ اندر تک اترتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم لوگوں نے ہمارا ایک مہرہ پکڑ لیا ہے۔ وہ بہت کچھ قیمتی بتا سکتا ہے۔ اگر ہمیں زیان ارتضی کی ٹیم میں سے ایک شخص مل جائے تو سب بے معنی ہے۔"

"تم چاہتی ہو کہ میں زیان کو دھوکہ دوں؟" دل لمحے لئے سست پڑ گیا۔ کئی لمحے آنکھوں کے آگے لہرائے۔ کئی دعوے ذہن کے آئینے نے دکھائے۔

"اگر تمہیں اپنے خواب پورے کرنے ہیں، تو یہ قیمت زیادہ بڑی نہیں ہے۔ فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔" اس نے کندھے اچکا دیئے۔ "اپنی زندگی بہتر بنانے کا اختیار سب کے پاس ہوتا ہے، اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔"

فضا مکدر ہوتی جا رہی تھی۔ گھٹن زدہ، سیاہ، مکروہ۔ کیا یہ بھی رات گہری ہونے کا اشارہ تھا؟

"تمہیں کیا لگتا ہے، اتنی آسانی سے میری قیمت لگ جائے گی؟" استہزائیہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر ٹھہر گئی۔

ملائکہ نے گہری سانس لی۔

"جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھنڈے دماغ سے سوچو تو وفاداری تمہیں کوئی خاص فائدہ نہیں دے گی لیکن دوسرا راستہ تمہاری منزل کو جاتا ہے۔ تمہیں وہ سب مل جائے گا جو تمہارا خواب ہے۔"

"کیا اتنی آسانی سے میری قیمت لگ جائے گی؟" اس نے چبا چبا کر دہرایا۔

"سیدھے طریقے سے کہو۔ انکار یا اقرار؟" اس نے الجھ کر اسے دیکھا۔

"قیمت بڑھاؤ۔" پیچھے کو ٹیک لگاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں چمک اتر آئی۔

ایک لمحے کے لئے گرد و نواح میں سناٹا چھا گیا۔ وفاداری زنجیروں میں جکڑی، گھٹنوں کے بل گر کر پاش پاش ہوئی تھی۔ فضا میں جیسے نوحہ گری کا شور بلند ہوا۔

ایک اور بازی... زر کے نام۔

ملائکہ کچھ نہ کہہ سکی۔ اگلے ہی لمحے وہ ہنس پڑی۔

"واہ۔ تمہاری اونچی قیمت تو واقعی آسانی سے لگ گئی۔ یہ اتنا مشکل نہیں تھا۔" وہ جیسے محظوظ ہوئی تھی۔

"جذبات سے کام لینا مجھے پسند نہیں ہے۔ اسے دھوکہ دینا مشکل ہو گا لیکن..." اس نے گہری سانس لی۔ "میرا اپنے خواب کھونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مجھے آگے جانا ہے سو ہر راستہ قبول ہے۔"

زندگیاں اندھیر کر دینے کا قدم اٹھالیا گیا تھا۔ سیاہی مقدر پر اترنے کو تیار ہوئی۔ غداری پورے کروفر کے ساتھ تخت پر براجمان ہوئی۔ ہوائیں ثقیل ہوتی گئیں۔

"تو پھر اب تک اس کا ساتھ کیوں دیا ہے؟" ملائکہ نے دلچسپی سے پوچھا۔

"تم یہ بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے؟" مقابل نے اعتماد سے بات پلٹ دی۔

"صیغم ہمارے ٹھکانوں کے نام بلو کر دے گا، ہمیں علم ہے۔ تم بس زیان ارتضی کا اگلا قدم بتاؤ گے اور تمہیں سب مل جائے گا۔"

"بس؟" اس نے ابرو چکائی۔

"بس۔" اس نے سر کو خم دیا۔

"اتنے سے کام کی اتنی بھاری قیمت دو گے تم لوگ؟" اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔

"تمہارے اس قدم کی بھاری قیمت زیان ارتضی چکائے گا۔ یہ تو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔" وہ سوچ کر ہی لطف اندوز ہوئی۔

ملائکہ کی مسکراہٹ دیکھ کر لمحے کے لئے اس کا دل بھاری ہوا۔

www.novelsclubb.com

جس کا بھروسہ ہر کسی نے توڑا تھا، کیا وہ بھی وہی روش اپنائے؟

مگر اندر ابھرتی ضمیر کی آواز اتنی طاقتور نہیں تھی کہ اس پر حاوی ہوتے ابلیس کو روک پاتی۔اسے اپنے خواب حاصل کرنے تھے۔اس نے سر جھٹک دیا۔کسی بھی مفاد کے بغیر دوستی کا یہ رشتہ اس کے لئے اتنی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

"مجھے منظور ہے۔"انداز ہر جذبے سے مبرا تھا۔

ملائکہ دل سے مسکرادی۔

"تم مجھے کیا برباد کروگے؟میں تمہیں ویسے ہی کچھ کرنے کے قابل نہیں چھوڑوں گی۔"وہ سرد سا بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

ایک اور رات اپنی سیاہی پھیلائے اہل زمین پر اتری۔وہ کھانے کے بعد سیڑھیاں چڑھ کر اسٹڈی میں آگیا۔بتیاں روشن کرتے ہوئے جیب سے موبائل نکالا جو بج رہا تھا۔عارب کا نمبر دیکھ کر اس نے گہری سانس لی۔

"اسلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام۔ صیغم نے اعتراف کر لیا ہے۔" کچھ تھا اس کی آواز میں جس پر زیان لمحے کے لئے ٹھٹک گیا۔

"سب ٹھیک ہے؟"

"تمہیں آڈیو بھیج دیا ہے، مکمل نہیں ہے۔ اس میں وہی اعتراف ہے جو سننے میں تم دلچسپی رکھتے ہو۔ سن کر پتہ چل جائے گا۔" اس کا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔

"اوکے۔" زیان نے کچھ الجھ کر کال کاٹ دی۔ اس کا انداز عجیب سا تھا۔ سر جھٹکتے ہوئے وہ صوفے پر بیٹھا۔ آڈیو فائل ذرا ہیوی تھی سو لوڈ ہونے میں وقت لگ رہا تھا۔ وہ سوچتی نگاہوں سے اسکرین کو دیکھے گیا۔

کیا ابھی مزید کچھ ایسا باقی تھا جس سے وہ لاعلم تھا؟

فائل لوڈ ہوئی تو اس نے انگلی سے اسکرین کو چھوا۔ آواز نکل کر چاروں طرف پھیلنے لگی اور یہی اس کی غلطی تھی۔

اس نے ہینڈز فری استعمال نہیں کئے تھے۔

"حسام ارتضی کو قتل تم نے اعتزاز آفندی کے آرڈر پر کیا ہے، یہ میں جانتا ہوں۔" عارب کی آواز سپاٹ تھی۔ "لیکن اب تم یہ بتاؤ گے کہ چار سال پہلے تم نے یا تمہارے باپ نے زمل کی ماں کے ساتھ کیا کیا تھا؟"

زیان لب کاٹتے ہوئے سن رہا تھا۔ کیا جو اس کا خیال تھا، وہ حقیقت تھا؟

چند لمحے موت سی خاموشی چھائی رہی۔

"ابا نے اعظم چاچو کے پلاٹس پر ناجائز قبضہ کرنے کے پیپرز بنوائے تھے۔ وہ کاغذات زمل کی ماں کے ہاتھ لگ گئے تھے۔ وہ ہمارے بارے میں سب جان گئیں تو ابا نے انہیں ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔"

زیان ارتضی لمحے کے لئے سن رہ گیا۔ چہرے پر بے یقینی ابھری۔ اس نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ دل میں یکدم ہی انجانی سی تکلیف اٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کیا تھا تم لوگوں نے؟" عارب کے انداز میں اشتعال تھا۔

"اس رات ان کا سیڑھیوں سے گرنا حادثہ نہیں تھا۔ میں نے ملازم کو حکم دیا تھا، وہ انتظار میں کھڑا تھا۔ اسی نے دھکا دیا تھا۔ نجانے کیسے زمل بھی وہیں آ گئی، اس نے مدد کے لئے ہمارے دروازے کھٹکھٹائے تھے مگر ہم بے حس رہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ ہمارا قصور صرف دروازہ نہ کھولنا ہے۔ اصل کہانی سے وہ لاعلم ہے۔"

بیک وقت کئی کرچیاں سی تھیں جو اس کی آنکھوں میں اتریں۔ اتنا آسان ہوتا ہے کسی کو تباہ کر دینا؟ اتنا ہی سہل ہے کسی کی زندگی کو مکمل اندھیر کر دینا؟

"زیان۔"

کانپتی آواز اس کے عقب سے ابھری۔ سانس رکا، گردش بھی تھم گئی۔ اس نے تیزی سے گردن موڑی، اگلے ہی لمحے وہ کرنٹ کھا کر اٹھا۔

"یہ... یہ کیا تھا؟" زمل کی آواز کانپ رہی تھی۔ زرد چہرے پر زمانوں کی بے یقینی تھی۔ وجود کسی سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زمل، میری بات سنو۔ایسا..." وہ آگے بڑھا۔

وہ جھٹکے سے دو قدم پیچھے ہوئی۔ نفی میں سر ہلایا۔

"یہ...یہ جھوٹ ہے نا؟ یہ فیک تھا۔یہ سچ نہیں تھا،زیان پلیز۔" خشک آنکھوں میں وحشت اتر رہی تھی۔

وہ بے بسی سے رک گیا تھا۔ٹوٹے کانچ کی کرچیوں پر لگا لہو،آنکھوں میں ٹھہر گیا تھا۔

"تایا ابا ایسا نہیں کر سکتے۔وہ امی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔تم کچھ کہہ کیوں نہیں رہے؟" وہ چیخ اٹھی۔قدموں سے جیسے جان نکل رہی تھی۔سر سے آسمان ہٹتا محسوس ہو رہا تھا۔ایسی مات کسے ملتی ہے؟یقین کو ایسے ضرب کیوں لگتی ہے؟

وہ ضبط سے لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔کرچی ہوئی مان کی اندر تک اترتی اذیت کو وہ جانتا تھا۔اس لڑکی کو ٹوٹتے دیکھنا،جان پر کڑا تھا۔آہستگی سے قدم اٹھا کر درمیانی فاصلہ عبور کیا۔

www.novelsclubb.com

زمل کو لمحے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔اندھیرے، قلب کو راکھ کرنے کو تیار تھے۔زیان نے دھیرے سے پہلو میں گرے اس کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے ان بھیگی آنکھوں کو دیکھا۔

"یہ سچ ہے،زمل۔"تکان زدہ سرگوشی تھی۔"اس نے گرفتاری کے بعد اعتراف کیا ہے۔"

کئی لمحے تھے جو بھڑک کر آتش کی نذر ہو گئے۔

تکلیف اپنی ساری اذیتوں کے ساتھ وجود پر چھانے لگی۔

مان کو ایک بار پھر شہ مات ملی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

اگلی قسط:

"اس کی انا بہت اونچی ہے۔وہ کبھی سوال نہیں کرے گا کہ تم نے اسے دھوکہ کیوں دیا۔"

"بہت محبت کی ہے تم سے۔اب آزمانا مت۔"

"وہ جو موجبِ سکون تھا،وہی وجہ گریہ زار بن گیا۔"

"میرے بعد وہ سب زمل کا ہے، بھول جاؤ کہ میں تمہارے حوالے کروں گا۔"

"انہوں نے اسے ہمارے سامنے مار دیا اور ہم کچھ نہ کر سکے۔"

جاری ہے۔

باقی آئندہ ماہ،ان شاءاللہ۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۱۳

”ذوقِ فنا“

”زندگی کی بے رحم موجوں کے تلاطم میں ایک لحہ ایسا آتا ہے کہ جب سب فنا کی حدوں کو چھو لیتا ہے...اس پل کہانی ختم ہو جاتی ہے...پھر زندہ تو رہا جا سکتا ہے...لیکن جینا نا ممکن ہوتا ہے۔“

یہ وہی سرد سی رات تھی جس کا انکشاف زمل اعظم پر بھاری گزرا تھا۔وقت اپنی تمام تر سفاکیت سموئے بہہ رہا تھا۔زیان نے دھیرے سے دروازہ دھکیلا۔گھٹنوں کے گرد بازوؤں کا ہالہ بنائے، سر گرائے وہ بے آواز رو رہی تھی۔دل یکدم ہی بھاری ہوا۔گہری سانس کھینچتے ہوئے وہ قدم اٹھاتا بیڈ تک آیا۔

”زمل۔“اس نے آہستگی سے پکارا۔

www.novelsclubb.com

آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔لب کاٹتے ہوئے جس کی کتھئی آنکھوں میں پچھتاوا سا تھا۔زمل کے آنسو تیزی سے لڑھکنے لگے۔

"وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟"کاری ضرب تھی جو مجسم یقین پر پڑی تھی۔

وہ دھیرے سے اس کے مقابل بیٹھا۔تکان انگ انگ سے عیاں تھی۔انجان سی تکلیف وجود میں سرایت کر رہی تھی۔

"آئی ایم سوری۔"وہ جیسے بے بسی سے بولا تھا۔

زمل نے نفی میں سر ہلایا۔شکستگی اپنی حدوں کو چھوتے ہوئے اذیت کو سوا کر رہی تھی۔مان کی کرچیاں روح میں گڑ چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"صرف زمین کے ٹکڑے کے لئے کئی زندگیاں اجاڑ دیں۔وہ اتنے بے حس کب ہوئے؟وہ کیسے اپنے بھائی کے ساتھ دھوکہ کرتے رہے؟"وہ اسی طرح رو رہی تھی۔آج کوئی آنسو مخفی نہیں رکھنے تھے،کوئی مضبوطی نہیں دکھانی تھی۔وہ ڈھے چکی تھی۔

زیان زخمی نگاہوں سے چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔وہ پہلی دفعہ اسے یوں بکھرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور اس سے زیادہ کچھ تکلیف دہ نہ تھا۔اس نے آہستگی سے بازو اس کے گرد لپیٹ کر خود سے لگا لیا۔زمل کے لب کپکپا اٹھے۔بے اختیار اپنے باپ کی آغوش یاد آئی تھی۔یہی محبت،یہی تسلی،یہی انداز۔وہ پیشانی اس کے کندھے سے ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔لاوے کو جیسے مزید راستہ مل گیا تھا۔آنسو تیزی سے ابلنے لگے۔

"میں اس رات ان کے پاس گئی تھی۔مجھے اپنی بے بسی اور اذیت یاد ہے۔مجھے وہ خون،زخم اور موت بھی یاد ہے۔میں اپنے سامنے تنہا اپنی ماں کو مرتے دیکھا مگر ان میں سے کوئی نہیں آیا۔انہوں نے مجھے اکیلا کر دیا۔انہوں نے مجھے مار دیا تھا۔" بے ربط انداز میں کہتے ہوئے لہجے میں بے انت تڑپ تھی۔وہ کہاں سے اس اذیت کا مداوا کرے جو بے کراں ہو رہی تھی۔

وہ ویسے ہی لبوں پر سکوت لئے سن رہا تھا۔نگاہیں غیر مرئی نقطے پر مرکوز کئے آنکھوں میں نمی سی تھی۔اس کی تکلیف اس کا دل کاٹ رہی تھی۔اس لمحے اندازہ

ہوا کہ خود امتحان سے گزرنا آسان تھا، جو جان سے پیارا ہو، اس کی تکلیف بھی جان نکال لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

"یہ سب کرتے ہوئے ان کا دل کیوں نہیں کانپا تھا؟ کوئی اپنے ہی بھائی کی زندگی کیسے تباہ کر سکتا ہے؟ کون اتنا سنگدل ہوتا ہے؟"

کاش وہ لمحوں کو پیچھے کر سکتی کہ جو سنا تھا، اسے ان سنا کر دیتی۔ یہ کیسی اذیت تھی جو ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی... جس کی جلن قلب کو جھلسا رہی تھی۔

"میں ابو کو کیسے بتاؤں گی؟ وہ کیسے یقین کریں گے؟ وہ ڈھے جائیں گے، زیان۔ میں کیا کروں؟"

www.novelsclubb.com

زیان نے گہری سانس لے کر اسے علیحدہ کیا۔ وہ روتے ہوئے نڈھال ہونے لگی تھی، دبی دبی سسکیوں سے وجود اب بھی لرز رہا تھا۔ اس نے آہستگی سے اس کے چہرے کے گرد ٹھہری الجھی لٹوں کو پیچھے کیا۔

"کچھ نہیں ہو گا، زمل۔ان کے بارے میں پریشان مت ہو، ریلیکس۔" وہ نرمی سے اس کے ہاتھ کی پشت سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

زمل نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔وہی بات... جان سے پیاروں کی تکلیف جان نکال دیتی ہے۔وہ اپنے باپ کے مان کو ریزہ ریزہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

زیان نے یونہی اس کا ہاتھ تھامے، دوسرے ہاتھ سے پانی انڈیلتے ہوئے گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

"تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں دیکھ لوں گا، بابا سمجھ جائیں گے۔"

زمل نے ہاتھ کی پشت سے چہرہ رگڑتے ہوئے گلاس تھام لیا۔دل میں آگ ویسے ہی بھڑک رہی تھی، جو پانی کے قطرے بھی بجھا نہ سکے مگر اعتماد کی راکھ میں سلگتی چنگاریاں بجھ چکی تھیں۔

اس زخم سے خون تاعمر رسنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح میں قدرے گہری خاموشی ٹھہری تھی۔سب بوجھل ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔سیاہ کار تیزی سے سرمئی سڑک پر رواں تھی۔ٹریفک کا رش نہ ہونے کے برابر تھا۔اسٹیرنگ وہیل تھامے، کتھئی آنکھیں سوچ کی گہری لکیریں لئے ونڈ اسکرین کے پار جمی تھیں۔ذہن جیسے کئی تانوں بانوں میں الجھ رہا تھا۔تبھی موبائل کی گھنٹی مخل ہوئی۔سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا۔اس نے ایک نظر اسکرین پر ڈالی، نمبر دیکھ کر چہرے پر بیزاری چھا گئی۔

"یہ کسر باقی تھی۔" بڑبڑاتے ہوئے ائیر پوڈ دبایا۔"جی صدیق صاحب؟"

"ڈاکیومنٹ بھیجا ہے، چیک کیا؟" آواز ٹھہری ہوئی تھی۔

"کیا معاملات میں ہینڈل کر رہا ہوں؟" اس نے تحمل سے پوچھا۔

"نہیں۔" وہ جیسے مسکرائے تھے۔"لیکن اب کرو گے۔"

کال کٹ گئی۔پل کے لئے زیان کے ماتھے کے بل ڈھیلے پڑے۔کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا جسے جھٹکتے ہوئے اس نے اسپیڈ ہلکی کی اور کار سائیڈ پر روکتے

ہوئے موبائل اٹھالیا۔اسکرین روشن ہوئی۔ڈاکیومنٹ کھلا۔الفاظ کتھئی آنکھوں میں منعکس ہونے لگے۔دماغ نے پروسیس کیااور پھر...گہرا سناٹااندر باہر چھا گیا۔

پسِ پردہ کی گئی غیر قانونی ڈیل پر زمل اعظم کے سائن واضح تھے۔

پہاڑ کی بلندیوں سے جیسے کئی پتھر اس پر لڑھکائے گئے تھے۔وہ کسی بے جان مجسمے کی طرح ساکت رہ گیا۔سن انداز میں چمکتا نام دیکھے گیا۔اب اور کیا باقی تھا؟ لمحے کے لئے بہاؤ ساکن ہوا تھا کہ پھر حشر مچ گیا۔

موبائل کی بیل پھر بجی تھی۔مجسمے میں دراڑ پڑی۔لب بھینچے،پیشانی کی رگیں تن گئیں۔لاوا دل کو سلگاتا روح کو جھلسانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھ لیا؟"آواز میں واضح حظ اٹھاتا احساس تھا۔

کتھئی آنکھوں میں خون کی لکیریں اترنے لگیں۔فشار بلند ہونے لگا۔

"تم سے اس بیوقوفی کی امید نہیں تھی۔"وہ تاسف سے کہہ رہے تھے۔"اس لڑکی کو کرسی دے دی جو ایماندار ہی نہیں تھی۔"

"جسٹ شٹ دا ہیل اپ۔" وہ ضبط کے تمام پہرے، فنا کئے، غرایا تھا۔اسٹیر نگ تھامے ہاتھ کی نسیں ابھرنے لگی تھیں۔

"جذباتی ہونے کی..."

"غلط بندے کو ٹارگٹ کیا ہے تم نے، مسٹر قریشی۔" طرزِ تخاطب بدلا، انداز بدلا، وبال بدلا۔"اتنا بے غیرت سمجھ لیا تھا تم نے مجھے کہ تم میری بیوی پر الزام لگاؤ گے اور میں یقین کر لوں گا؟"

اس کے انداز کی کاٹ نے پل کے لئے صدیق قریشی کو لاجواب کیا تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہو گا، مسٹر قریشی کیونکہ آپ میرے شوہر کو نہیں جانتے۔" لڑکی کی نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں نفرت کی واضح لکیریں تھیں۔انہی آنکھوں میں تختِ نشین بھروسے کا مان رکھ لیا گیا تھا۔

"مت کرو یقین۔ لیکن جب یہی کاغذات بورڈ اور پھر میڈیا پر پیش ہوں گے تب تمہارے پاس کیا رہ جائے گا؟ جو وفادار نہیں..."

"مزید کچھ کہنے سے پہلے سوچ لینا کہ اگر تم لوگ اتنا گر سکتے ہو تو مجھے کیا چیز روکے گی؟ میں لحاظ کر رہا ہوں تو حد پار بھی کر سکتا ہوں۔" وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ، چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔ ہر حرف واضح تھا... ہر ارادہ اٹل تھا... ہر انداز نڈر تھا۔

اس لمحے صدیق قریشی کو اندازہ ہوا کہ انہوں نے واقعی غلط بندے کو ٹارگٹ کیا تھا۔ مگر خیر... کیا فرق پڑتا تھا؟ چنگاری آتش فشاں کو بھڑکا گئی تھی۔ کام ہو گیا تھا۔

"دیکھتے ہیں کہ جب پانی سر پر سے گزر جائے گا تو کیا تب بھی تم یہیں کھڑے ملو گے؟ جس عورت کو دنیا موضوع بحث بنائے، اس کے ساتھ کھڑے ہونا دل گردے کا کام ہے، لڑکے۔" انداز میں طنز تھا۔ انہوں نے جیسے گرم لوہے کی گرمائش محسوس کر لی تھی۔

"گھٹیا پن میں حد پار کرتے ہوئے مرد کی بنیادی تعریف بھی بھول گئے ہو؟"

صدیق قریشی کے الفاظ لبوں میں دم توڑ گئے۔ چہرے پر جیسے طمانچہ پڑا تھا۔ رنگت حدتِ غیض سے سیاہ پڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اور مجھے اپنی مردانگی تم جیسوں پر ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ایک بات۔" وہ رکا۔ ابلتے جذبات کو قابو کرنا چاہا۔ "تمہیں شام تک پیپرز مل جائیں گے۔"

"کون سے پیپرز؟" وہ جیسے چونکے تھے۔

فرنٹ مرر میں منعکس ہوتی آنکھوں کی سرخی اور تنفر بڑھتا جا رہا تھا۔ برداشت کے بند کسی بھی لمحے ڈگمگانے کو تھے۔

"میں نے تمہیں کمپنی سے ڈس اون کر دیا ہے۔"

دوسری طرف موت کی سی خاموشی چھا گئی۔ اب کہ پر تپش انگارہ سی مسکراہٹ زیان کے لبوں کو چھو گئی۔ اگلے لمحے ڈوبتی ہوئی آواز ابھری تھی۔

"تم بورڈ کو اعتماد میں لئے بغیر ایسا نہیں..."

"مجھے کسی کے اپروول کی ضرورت نہیں ہے، مسٹر قریشی۔" وہ شدید گرمی کے احساس کے تحت چبا چبا کر بولا تھا۔ "میں نے کہا تھا کہ میں عزت کروانا جانتا ہوں۔

اپنی بیوی کے خلاف بکواس کرنے والوں کا منہ توڑنا بھی جانتا ہوں، یہ شائد میں نہیں بتایا تھا۔اب یاد رکھنا۔"

اس نے کال کاٹ کر موبائل سیٹ پر پھینک دیا۔دل گھٹن میں ڈوبتے ہوئے بصارت کو دھندلا کر رہا تھا۔بے اختیار ہاتھ جیکٹ کی زپ تک گیا جسے اس نے کھینچ ڈالا۔شیشہ نیچے کرتے ہوئے اس نے گہری سانس کھینچنا چاہی۔مگر بے سود...اندر ابلتا لاوا حشر مچانے لگا تھا۔

آخر وہی کیوں ہر بار؟اس نے طیش سے اسٹیرنگ وہیل پر ہاتھ مارا۔لمحے کے لئے جی چاہا کہ گاڑی یہیں کہیں مار کر کہانی ہی ختم کر دے۔برداشت کے بند واقعی لرزنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں چاہتا کہ میری قسمت کی تباہی اس پر اترے۔میری بربادی فقط میری ہونی چاہیے۔"

اس نے کرب سے لب کچلا۔اس نے اسے بھی اذیتوں کی بھٹی میں دھکیل دیا تھا۔وہ واقعی خود سے جڑے رشتوں کے لئے وبال تھا۔یہ خیال ہی دل کے زخموں کو ادھیڑ گیا۔آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی۔

"میں جانتا ہوں کہ آگے جو بھی ہونے والا ہے،وہ بہت سخت ہوگا۔"

نامحسوس انداز میں مٹھی بھینچ گئی۔ضبط سے پیشانی اسٹیرنگ وہیل سے ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کرلیں۔خاموشی سے ٹوٹتا قطرہ لڑھک گیا۔یہ کیسا احساسِ جرم تھا جو بڑھتا جارہا تھا؟وہ کہاں سے ازالہ کرے؟بے بسی اپنی حدوں کو چھونے لگی۔

"وہ جیسی زندگی ڈیزرو کرتی ہے،میں وہ نہیں دے سکتا۔"

www.novelsclubb.com

وہ درست تھا۔اس کا ہر خیال،ہر وہم حقیقت تھا۔جس نے اس کی زندگی سہل کی تھی...وہ اسے وہی سکون کیوں نہ لوٹا سکا؟اس کی زندگی مزید مشکل بنادی۔کیا کوئی راہِ فرار تھی اس بدترین احساس سے؟

"مجھے اسے اپنے ساتھ اندھیروں میں سیاہ کرنے کا حق نہیں ہے۔"

سیاہی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔سب ہاتھوں سے پھسلتا محسوس ہو رہا تھا۔اس کی اذیت اسی تک محدود کیوں نہیں رہتی تھی؟اس نے آہستگی سے آنکھیں رگڑ دیں۔ کوئی کسک سی دل میں گڑی تھی۔ایک عام سی نارمل زندگی کی...اندھیروں اور گلٹ سے آزاد...کسی بھی بوجھ سے پاک۔

کیا اس کی خواہش رکھنا بھی گراں تھا؟

کئی میل دور،بیلوں سے ڈھکے بنگلے پر چھائی صبح باسی ہو رہی تھی۔ابر آلود آسمان کی وجہ سے سورج کی کرنوں کی تمازت کھوئی ہوئی لگ رہی تھی۔سائرہ،بغور زمل کو دیکھ رہی تھیں جو گھاس پر بیٹھی،سر جھکائے لاشعوری طور پر تنکا اکھاڑتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی۔جھکی آنکھیں ہنوز ملال زدہ تھیں۔دوپٹہ شانوں پر پھیلائے،وہ خاموش لگ رہی تھی۔وہی پژمردہ خاموشی جو سائرہ نے بخوبی محسوس کی تھی۔

"اس دفعہ شئیر نہیں کرو گی؟"

نرم آواز پر اس نے بے اختیار سر اٹھا کر دیکھا۔اندر تک اترتی نگاہوں پر اس نے نظریں چراتے ہوئے چہرے کے گرد ٹھہری لٹ کان کے پیچھے اڑسائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ بوجھ خاموش کروا دیتے ہیں۔چاہ کر بھی انہیں الفاظ میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔"

وہ سر جھکائے یونہی مدھم سا بولی۔

"سمجھ سکتی ہوں لیکن کوشش کرنی چاہیے۔ہر بوجھ تنہا اٹھانا، ہمیشہ کی تھکن وجود پر اتار دیتا ہے۔" وہ اسی پر سکون انداز میں کہہ رہی تھیں۔

زمل نے تھک کر بوجھل انداز میں گہری سانس خارج کی۔آہستگی سے سر ہلا دیا۔چند لمحے ہوا پتوں کو سرسراتے ہوئے گزرتی رہی۔

مین ڈور دھکیلے جانے پر اس نے بے اختیار پلٹ کر دیکھا۔آنکھوں میں حیرت لہرا گئی۔

www.novelsclubb.com

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے زیان ان دونوں کو وہاں موجود دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔اسے جیسے توقع نہیں تھی۔وہ نگاہوں کے سوال پڑھ سکتا تھا۔بے اختیار لب کاٹتے ہوئے گہری سانس لی۔قدم آگے بڑھا دیئے۔

"خیریت؟ اتنی جلدی واپس آ گئے؟" سائرہ نے تعجب سے پوچھا۔

"جی عارب فری نہیں تھا سو جلدی وائنڈاپ کر دیا۔" لہجہ عام سا تھا۔

زمل ٹھوڑی تلے مٹھی ٹکائے بغور اسے دیکھ رہی تھی جس نے ابھی تک اس سے نظریں نہیں ملائی تھیں۔ وہ نارمل انداز میں سائرہ کو جواب دے رہا تھا مگر وہ اس کا خول اندر تک پہچانتی تھی۔ کچھ تھا جو دل کو مضطرب کر گیا۔

"کچھ کام ہے پھر جوائن کرتا ہوں۔" نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے اس نے گردن پھیر کر دیکھا پھر سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

زمل اپنی جگہ پر بیٹھی رہ گئی۔ اس کی ایک نگاہ کا شکوہ اور زخمی پن، اس کی ہستی کو سن کر گیا تھا۔ دل رک کر شدت سے دھڑکا۔ وہی بدترین سا احساس چھو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اس کی مجھے کبھی سمجھ نہیں آسکتی۔" سائرہ ہلکا سا بڑبڑائی تھیں۔ آنکھوں میں فکرمندی تھی۔

زمل نے گہری سانس لے کر دیکھا۔

"آپ پریشان نہ ہوں، اتنا کام نہیں ہے آج کل۔ سو جلدی فری ہو گئے ہوں گے۔ میں دیکھتی ہوں۔" رسان سے کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ ڈوبتے دل کو مضبوط کرنا چاہا، مگر پس منظر میں وہی گھنٹی بج رہی تھی۔ غیر قانونی ڈیل کے پیپرز۔ کیا صدیق قریشی نے اسے بھیج دیئے تھے؟

لاؤنج ویسے ہی خاموشی کی زد میں تھا۔ لب کاٹتے ہوئے زمل نے آہستگی سے کمرے کا دروازہ دھکیلا۔ قدم لمحے کے لئے چوکھٹ میں جم گئے تھے۔

وہ بیڈ پر جوگرز سمیت، آنکھوں پر بازو رکھے، لیٹا تھا۔ خنکی کے باوجود پنکھا فل سپیڈ میں چل رہا تھا۔ جیکٹ ندارد تھی۔ زمل کی آنکھوں میں اضطراب گہرا ہوا۔ پنکھا بند کر دیا۔ پر ساکن ہونے لگے۔

"زیان۔" وہ پریشانی سے قدم اٹھاتی قریب آئی۔ "طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟"

اب کہ زیان نے بازو ہٹا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔ پژمردہ رنگت، ملال زدہ آنکھیں۔ ہر تازگی مفقود ہو چکی تھی۔ دل نئے سرے سے ادھڑ گیا۔ مجرم وہی ٹھہرا تھا۔ وہ آہستگی سے اٹھ بیٹھا۔

"سب ٹھیک ہے؟" زمل کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔ کل رات، کرچی ہوا مان کیا مزید ٹکڑوں میں بٹ کر ریزہ ریزہ ہونے والا تھا؟

زیان نے بنا جواب دیئے، موبائل اٹھایا اور اسکرین روشن کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا دیا۔ زمل کے تنے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔ اس نے آہستگی سے موبائل تھاما۔

آنکھوں میں کچھ راکھ ہو کر فنا ہوا تھا۔ حلق میں پھندا سا پڑ گیا۔ نام واضح تھا۔ اس نے آہستگی سے پلکیں جھپک کر اسے دیکھا جس کی کتھئی آنکھوں کی داستان گھائل کر دینے والی تھی۔

"کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ اگر کوئی بھی مسئلہ ہو گا تو تم مجھ سے نہیں چھپاؤ گی؟"

وہ عام انداز میں پوچھ رہا تھا مگر یہ آنکھوں میں سلگتی اذیت تھی جو چہرہ شناس لڑکی کو ہرا رہی تھی۔ پلکیں گیلی ہونے لگیں۔

"کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں گا؟"

زمل نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔بے بسی انگ انگ سے عیاں تھی۔انگلیاں مضطرب انداز میں آپس میں الجھ رہی تھیں۔

"مان لیا کہ تمہیں میری ضرورت نہیں ہے لیکن ایک..."

"ایسے مت کہو،زیان۔"اس کی آواز کانپی تھی۔قلب مجروح ہوا جس کی تکلیف چہرے پر لہرا گئی۔اسے ضرورت نہیں تھی؟

"اگر ایسا نہیں ہے تو تم ایک دفعہ بھی بھروسہ کیوں نہیں کر سکی میرا؟"کتھئی آنکھوں میں دل کی کرچیاں واضح تھیں۔

زمل نے بے اختیار نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں رگڑیں اور وہیں اس کے قریب بیٹھی۔گیلی آنکھوں سے آنسو اب بھی ابلنے کو تیار تھے۔

"تم ہر مسئلے کی وجہ خود کو قرار دیتے ہو...تم اپنے آپ کو الزام دیتے ہو...تم اب بھی یہی کرو گے۔میں اسی لئے نہیں بتا سکی تھی مگر میں بتانا چاہتی تھی،ٹرسٹ می۔"وہ بے ربط انداز میں بے بسی سے کہہ رہی تھی۔

"میرا طرزِ عمل میرا ہے، زمل۔اس وجہ سے تم میرا حق نہیں مار سکتی۔"

"حالانکہ یہ حق صرف تمہیں ہی دیا ہے۔" وہ آہستگی سے بولی تھی۔ نگاہیں اب بھی اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

زیان لمحے کچھ نہ کہہ سکا مگر پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے چہرہ سیدھا کر لیا۔ان بھیگی آنکھوں کو دیکھنا آج بھی امتحان تھا۔

"تم کبھی یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ مجھے اس سے کتنی تکلیف ہوتی ہے جب تم کہتے ہو کہ تم نے میری زندگی مشکل بنا دی ہے؟"

"کیونکہ یہی حقیقت ہے اور تم اسے نہیں جھٹلا سکتیں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ نگاہیں اب بھی دیوار پر جگمگاتی پینٹنگ پر جمی تھیں مگر آنکھوں میں کچھ چمک رہا تھا۔بے رنگ سا، کئی داستانیں سموئے۔

"تم اس سکون کو کیوں فراموش کر دیتے ہو جو صرف تم سے جڑا ہے؟"

www.novelsclubb.com

خواب، حقیقت میں الجھنے لگا۔ تمنا، مجسم روپ دھارنے لگی۔ لمحے کے لئے زیان کو اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا۔ اس نے گردن موڑ کر کچھ بے یقینی، کچھ تعجب سے اسے دیکھا۔ وہ موجبِ سکون تھا؟

زمل زخمی سا مسکرائی۔

"کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میرے لئے سکون سب سے اہم ہے۔ ہر خوشی سے، ہر مسرت سے بڑھ کر۔ خوشیاں دینے پر تم قادر نہیں ہو، جو دے سکتے ہو... وہ ہمیشہ دیا ہے۔"

وہ یہی کرتی تھی... سیاہیوں میں نہیں رہنے دیتی تھی... اندھیروں میں روشنی کا کردار ہر حال میں ادا کر جاتی تھی۔ گردن میں کوئی گلٹی سے ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

زیان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ اپنے لفظوں سے ہر دفعہ اسے کچھ کہنے کے قابل نہیں چھوڑتی تھی۔

زیان نے لب کاٹتے ہوئے چہرہ جھکا کر گہری سانس لی۔ یہ وہ بات تھی جس پر وہ کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ کیسے اسے ہر غلطی سے بری الزمہ کر سکتی تھی؟ مگر

بحث کا ارادہ ترک کر دیا۔ وہ اس سے بحث کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ اپنا فرض نبھانا چاہ رہی تھی، اسے خاموش ہی رہنا چاہیے۔ اپنے پچھتاوے اور گلٹ تو تاعمر مقدر تھے۔

"تم نے ان پیپرز پر یقین کیوں نہیں کیا؟"

آہستگی سے، زخمی انداز میں کئے گئے سوال پر اس نے نگاہیں پھیریں۔ وہ ایمبر آنکھوں میں نمی لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"اور میں کیوں کرتا؟"

"سب واضح تھا۔" اس نے جیسے جرح کی۔

www.novelsclubb.com

"ہوتا رہے۔"

زمل اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"ان پیپرز کے آؤٹ ہونے کا نقصان جانتے ہو؟" اب کہ کرچیاں آنکھوں میں بس گئی تھیں۔ عزت کا امتحان پھر مدِ مقابل تھا۔ دل اب بھی زخم خوردہ تھا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں اس سب میں دھکیل کر پیچھے ہٹ جاؤں گا؟ تم کبھی کبھی مجھے جان ہی نہیں پاتی۔" خفگی میں دور کہیں، مبہم سا شکوہ مدفون تھا۔

زمل گیلی آنکھوں سے مسکرائی پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"صحیح کہہ رہے ہو۔ جب بھی مجھے لگتا ہے کہ تمہیں جان لیا ہے، تم غلط ثابت کر دیتے ہو۔" اس نے دل سے اعتراف کیا تھا۔ جیسے سب قبول تھا۔

زیان چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر آہستگی سے اس کا ہاتھ تھاما۔ زمل نے بے اختیار اس کے ہاتھوں کی ٹھنڈک پر پلکیں اٹھائیں۔ سرمئی پن میں وہی سنہری چمک لرز کر لہرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جس دن تم نے میرے باپ کے سامنے، ان الزامات پر یقین نہیں کیا تھا... جب تم نے میری بات سنی تھی، مجھے موقع دیا تھا... تب میں تمہارا قرض دار ہو گیا تھا... ہمیشہ کے لئے... جس سے رہائی مجھے خود بھی منظور نہیں ہے۔" وہ زخمی سا مسکرایا۔ "اسی لئے بھروسہ رکھو، مجھے اس دنیا کی پروا نہیں ہے جس کے کانٹوں

نے مجھے صرف تکلیف دی ہے۔ میرے لئے فقط وہی اہم ہے... جو میرا حاصل ہے۔"

بے اختیار ہاتھوں پر گرفت بڑھی تھی۔ سسکتے دل پر پھوار گری... سکینت رگوں میں اترتی گئی۔ زمل نے لبوں کو بھینچتے ہوئے آنسوؤں کو بہہ جانے دیا۔ وہ درست تھی... جب دونوں طرف سے فرض ادا کئے جائیں تو راستے یونہی آسان تھے۔ وہ جو ہم راہ تھا... اسی کا احساس کافی تھا... اہلِ خاک کی فکر کسے ہونی تھی؟

تمازت لئے، زرد دمکتی روشنیاں خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔ جن کے درمیان جاندار احساس تھا... جو زخمی دل لئے اٹھنا جانتے تھے... جنہوں نے ایک دوسرے کو جینا سکھایا تھا... جو زمانہ جنگ میں ایک دوسرے کے ہم قدم رہے تھے۔

وہ سرمئی میں مدغم سنہری عکس کی داستان تھے... جس کا آخری باب ابھی باقی تھا۔

☆☆☆☆☆☆

حال کے شکستہ پردے کو اٹھا کر اگر ہم کچھ گھنٹوں قبل کی رات میں آگے بڑھیں تو منظر مختلف ملے گا۔یوں کہ آسمان کی سیاہی خنکی میں بڑھتی جا رہی تھی۔ایسے میں ارتضی انٹرپرائزز کی عمارت میں مکمل اور گہرا سناٹا تھا۔مگر دوسرے فلور پر قدموں کی چاپ ابھر رہی تھی۔

"ایک طرح سے یہ ہمارا ہی گھر ہے مگر پھر بھی چوروں کی طرح اندر آنا پڑ رہا ہے۔" ماسک نیچے کرتے ہوئے انابیہ نے سرگوشی کی۔

"اگر انہوں نے سی سی ٹی وی کی مدد سے کچھ غیر معمولی بھانپ لیا تو ہوشیار ہو جائیں گے۔بہتر ہے کہ اپنا کام کر کے خاموشی سے نکل جائیں۔" مائعزم نے متلاشی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا۔روم نمبر زگنے پھر قدم آگے کی طرف بڑھا دیئے۔

بھورا دروازہ لاکڈ تھا۔انابیہ نے محتاط انداز میں جیب سے چابیوں کا گچھا نکالا اور ایک ایک کر کے ٹرائی کرنے لگی۔سناٹے میں آواز سماعتوں پر بھاری پڑنے لگی تھی۔

"جلدی کرلو۔" مائعزم نے تنگ آ کر کہا۔

"اتنی مشکل سے تو ایڈوینچر ملا ہے، تھینکس ٹو صدیق انکل۔" کلک کی آواز کے ساتھ انابیہ چہکی۔

اندر گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ مائعزم نے بڑبڑاتے ہوئے لائٹس روشن کیں اور دروازہ بند کر دیا۔ انابیہ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی اور کرسی گھسیٹ کر ڈیسک ٹاپ آن کرنے لگی۔ اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر متحرک تھیں۔

مائعزم نے احتیاط سے ٹشو میں لپٹا چھوٹا سا بگ نکالا اور سوچتی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا پھر مرکزی دیوار پر لگی پینٹنگ کی جانب بڑھ گئی۔ دانے جتنا وہ بگ شیشے کی سطح پر لگایا یوں کہ وہ واضح نہیں تھا۔ پیچھے ہٹ کر موبائل نکالا اور بگ کنیکٹ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"دیٹس اٹ۔" انابیہ کی پرجوش آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا۔ سوالیہ ابرو چکائی۔

"کسی نامعلوم ہینڈل سے میل آئی تھی جو کہ ڈیلیٹ کر دی گئی تھی۔ میں نے ریکور کر لی اور گیس واٹ؟" اس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔

مائعزم آگے آئی اور جھک کر اسکرین کو دیکھا۔ابرو ستائش سے اٹھے۔آنکھوں میں چمک لہرا گئی۔

"فیک سائن والے پیپرز تمہیں بھیج دیئے ہیں۔کرنا یہ ہے کہ کمپنی کا بورڈ ان پیپرز کی صداقت چیک نہ کروائے اور سب اسے حقیقی سمجھیں۔اگر تم نے یہ کر لیا تو تمہارا عہدہ بڑھا دیا جائے گا۔"

"گریٹ۔یہ میل زمل کو فارورڈ کرو۔بس اب ہمیں مزید پختگی کے لئے فون کال چاہیے اور وہ یہ بگ فراہم کرے گا۔اب یہاں سے نکلتے ہیں۔"

وقت کی سوئیاں آگے کو گھومیں اور دوپہر کے گھنٹوں پر آکر رک گئیں۔وہی گرے دیواروں والا اپارٹمنٹ تھا۔جس کی طویل میز کے گرد وہ چاروں بیٹھے دبی دبی آواز میں کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔ان کی مکھیوں سی بھنبھناہٹ زیان تک نہیں پہنچ رہی تھی جو سیٹنگ ایریے میں شیشے سے ٹیک لگائے کال کر رہا تھا۔

"یو شیور کہ تم ہینڈل کر لو گی؟"جو گر سے فرش مسلتے ہوئے وہ کچھ مضطرب تھا۔

''انابیہ اور مائعزم نے اپنے حصے کا کام کر دیا ہے۔ باقی میں سنبھال لوں گی۔ تم بے فکر ہو کر اپنے کام پر فوکس کرو۔ اس کے بعد...'' وہ لمحے کے لئے رکی۔ چہرے پر سایہ لہرایا۔

''اس کے بعد؟''

''ابو کی طرف جاؤ گے؟'' اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

زیان نے گہری سانس لے کر دو انگلیوں سے کنپٹی مسلی۔ وہ ابھی تک رضامند نہیں ہوئی تھی۔

''یہ زیادہ عرصہ مخفی نہیں رہے گا۔ تم نے ایک عرصہ بابا سے چھپایا تھا۔ اب یہ چھپانا محض حماقت ہے۔ دوسروں سے پتہ لگنے سے بہتر ہے کہ ہم بتا دیں۔ تم نہیں بتانا چاہتیں تو میں ہی سہی۔''

زمل نے تکان سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ گرم قطرے دل پر گرتے، تیزاب کی مانند جھلسا گئے۔

www.novelsclubb.com

"میرے اندر ہمت نہیں ہے، زیان۔ انہوں نے اپنے بھائی کو اونچی مسند پر بٹھایا ہوا ہے۔ میں انہیں شکستہ نہیں دیکھ سکتی۔" اس کی آواز بھیگ رہی تھی۔

"میں انہیں جانتا ہوں، وہ وقار سے برداشت کر جائیں گے۔ تم اپنے کام پر فوکس کرو۔ باقی سب ذہن سے نکال دو۔" اس نے نرمی سے کہا۔

کال کاٹ کر وہ میز تک آیا۔ وہ چاروں ہنوز بحث میں الجھے تھے۔ وسط میں شہر کا نقشہ کھلا تھا۔ وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھا۔

"تو اس نے کون سے ٹھکانوں کی نشاندہی کی ہے؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے عارب کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"برائٹ فیوچر کے نام سے وہ یتیم خانہ جو آفندی کی سرپرستی میں ہے۔"

"وہاں کیا ہے؟"

"وہاں کچھ نہیں ہے۔ اس کے زیر زمین ایک طرح سے ان کا ہیڈ کوارٹر ہے جہاں وہ بچوں کی برین واشنگ کر کے انہیں خودکش حملوں کے لئے تیار کرتے ہیں۔ بس

وہی ٹھکانہ ہے۔آفندی نے گراؤنڈ مختصر رکھا ہوا ہے۔"وہ سنجیدگی سے بریف کرتا گیا۔

"لیکن وہاں سے ہمیں کیا ملے گا؟"انابیہ نے الجھ کر پوچھا۔

"ثبوت ملیں گے۔فنگر پرنٹس کے نشانات،فوٹیجز،کئی کاغذات،ان کا زیادہ تر سامان وہیں ہے۔"

زیان لبوں پر مٹھی رکھے خاموشی سے سنتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا۔

"لیکن جب انہیں پتہ چلے گا کہ ہم نے وہاں چھاپہ مارا ہے تو وہ الرٹ ہو جائیں گے اور فرار ہونے کی کوشش کریں گے۔"مائعزم نے اعتراض اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"یہی تو ہم نے پلان کرنا ہے۔کوئی ایسا جال بچھانا ہے کہ وہ سب وہاں ایک ساتھ پھنس جائیں۔سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔"

"ایسا کون سا راستہ ہو سکتا ہے؟"باسل نے ابرو چکائی۔

"شائد میرے پاس پلان ہے۔" زیان نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ آنکھوں میں وہی گہری سنجیدگی تھی۔ کھیل گھمبیر ہوتا نازک موڑ کو پہنچ رہا تھا۔

وہ سب بے اختیار متوجہ ہوئے۔

"عارب تم صیغم سے پوچھو کہ کب وہ لوگ اس بلڈنگ میں جمع ہوتے ہیں؟ بالکل خفیہ طریقے سے کسی کو علم نہ ہو۔ ہم اسی دن جال بچھائیں گے۔" وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔

عارب نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"تب تک ہم رات کے اندھیرے میں بلڈنگ کا مکمل جائزہ لیں گے۔ چور راستے، کیمرا ز کو ڈاج دینے کا طریقہ، سب پتہ لگا کر تب ہی attacking پلان بنائیں گے۔"

"اور ہم جائزہ کب لیں گے؟"

www.novelsclubb.com

"پہلے اس بلڈنگ کے گرد و نواح اور اس کی لوکیشن چیک کرنی ہے۔اگر ہمارا پلان فیل ہوتا ہے تو escaping پلان بی ہمارے پاس ہونا چاہیے۔اس سب کے بعد ہم بلڈنگ کو دیکھیں گے، شائد کل رات۔مجھے آج کچھ کام ہے، عارب صیغم سے پتہ کرے گا۔انابیہ، مائعزم اور باسل، تم لوگ دن کی روشنی میں نارمل طریقے سے بلڈنگ کو دیکھ لو۔سٹاف سے بات چیت کرو، شائد کچھ مل جائے۔خفیہ انداز میں ہم بعد میں دیکھیں گے۔"

کھڑکی کے پار جھانکتی دوپہر دم توڑ رہی تھی مگر سیاہی بڑھتی جا رہی تھی۔آسمان خاموشی سے ساری سازشوں کا گواہ بنا ساکت سا کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

آفس روم میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔وہ اپنے کام پر فوکس نہیں کر پا رہی تھی سو پیچھے کو ٹیک لگائے شیشے کے پار پھیلتے نیلے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔نقاب سے جھلکتی گلابی آنکھوں تکان زدہ لگ رہی تھیں۔اسے اپنی تکلیف بھول گئی تھی، باپ کی اذیت یاد رہنے والی تھی۔تھک کر آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

میز پر لیپ ٹاپ روشن تھا۔ دو گھنٹوں بعد اس کی اسٹار ہائیٹس کمپنی کے سی ای او مظہر علی حمزہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ مگر اس کا ذہن خالی سا ہو رہا تھا۔ وہ کیسے ایسی ٹیم کے ساتھ ان سے میٹنگ کرے گی؟ سوچ سوچ کر اس کا سر پھٹا جا رہا تھا۔

تبھی لیپ ٹاپ پر ٹوں کی آواز ابھری اور کونے پر سرخ سا نشان جلنے بجھنے لگا۔ وہ بے اختیار سیدھی ہوئی اور تیزی سے ہینڈز فری کانوں میں لگائے۔ میز کے نیچے لگا بٹن دبا کر خودکار دروازے لاک کر دیئے۔

دھڑکتے دل کے ساتھ ریکارڈنگ کا بٹن دبایا۔ چند قدم دور کمرے میں موجود صدیق قریشی کی کال ٹیپ ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"سو کام ہو گیا؟" بھاری اور سپاٹ آواز ابھری۔ عجیب سا مشینی پن تھا۔

"جی سر، بالکل ہو گیا۔" صدیق کے لہجے میں چاپلوسی تھی۔

زمل کی آنکھوں میں اشتعال کی لہر اٹھی۔ وفاداری گہرے اندھیروں میں فنا ہوتی جا رہی تھی۔

"بہت خوب، اب تم بورڈ کی میٹنگ بلواؤ اور قرارداد جمع کروادو۔ میڈیا پر ٹپ دے دو کہ ارتضی انٹرپرائزز کی سی ای او اور زیان ارتضی کی بیوی غیر قانونی لین دین میں ملوث ہے۔"

اس نے زور سے مٹھیاں بھینچیں۔ چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"اوکے سر، میں سمجھ گیا۔ لیکن..." وہ کہتے کہتے رک گئے۔

"ایک دفعہ کام مکمل ہو جائے تو میں تمہیں اپنی کمپنی میں عہدہ دے دوں گا۔ لیکن کام ختم ہونے کے بعد۔" اس نے جیسے سر دانداز میں باور کروایا۔

"ایسا ہی ہو گا، سر۔ میں ابھی میٹنگ بلواتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔" جلدی جلدی کہتے ہوئے ان کے انداز میں تابعداری تھی۔

www.novelsclubb.com

زمل نے سر ہاتھوں میں گرالیا۔ اندر ابلتا لاوا جیسے روح کو سلگا رہا تھا۔ کیا دنیا میں کوئی اچھائی نہیں بچی تھی؟ کتنی ہی دیر وہ یونہی بیٹھی رہی۔ گھڑی کی ٹک ٹک واضح آواز تھی جو ماحول کی خاموشی کو مرتعش کر رہی تھی۔ کتنے ہی لمحوں کے پھسلنے کے

بعد زمل نے سر اٹھایا۔گلابی آنکھوں میں تلاطم زدہ موجوں کے تھم جانے کے بعد کی خاموشی تھی۔پل فنا ہوئے تھے، عزم جوان ہو گیا تھا۔

بہت استعمال ہو لیا، اب اس کے کھیل کی باری تھی۔لب بھینچتے ہوئے اس نے جی میل کھولا، جہاں رات سے انابیہ نے میل فارورڈ کی ہوئی تھی۔ وہ تنے تاثرات کے ساتھ وہ سطور پڑھتی گئی۔آنکھوں کی سرد مہری بڑھتی گئی۔

اگلے ہی لمحے اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا۔

"رشنا، پندرہ منٹ میں بورڈ کو کانفرنس ہال میں پہنچنے کو کہہ دیں۔سولہواں منٹ نہیں ہونا چاہیے۔" سرد و سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔

میٹنگ سے پہلے اسے اس مسئلے سے نمٹتے ہوئے کھیل اپنے ہاتھ میں لینا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

جیل کی مٹیالی دیواریں سارے احساسات نچوڑتے ہوئے خاموش کھڑی تھیں۔

صیغم دیوار سے ٹیک لگائے اکڑوں بیٹھا تھا۔خالی نگاہیں سلاخوں پر جمی

تھیں۔ مکافاتِ عمل کا چکر یوں شروع ہوا تھا کہ وہ سنبھل بھی نہ سکا تھا۔ دائمی مات مقدر بن چکی تھی۔

تبھی قدموں کی آہٹ ابھری۔ اس نے نگاہیں پھیر کر دیکھا۔ اگلے ہی لمحے آنکھوں میں حیرت ابھری۔

"تم؟"

سلاخوں کے پار کھڑے ذی نفس نے محتاط انداز میں ارد گرد دیکھا۔ ماسک سے چہرہ چھپا رکھا تھا لیکن پھر بھی صیغم اسے پہچان گیا تھا۔

"مجھے تمہارے ساتھیوں نے بھیجا ہے۔" آگے آتے ہوئے اس نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی۔ آنکھوں میں وہی شاطرانہ چمک تھی۔

صیغم نے قدرے متعجب ہو کر اسے دیکھا پھر دیوار کا سہارا لے کر بمشکل اٹھا۔ قدم ڈگمگا رہے تھے۔

"انہیں میں یاد ہوں؟" اس کا انداز تلخ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر نہ ہوتے تو وہ مجھے نہ بھیجتے۔اب خاموشی سے سنو کہ تمہیں کیا کرنا ہے تاکہ ہم تمہیں نکال سکیں۔"اس کا لہجہ سرد تھا۔کسی جذبے کی کوئی رمق نہ تھا۔

"لیکن تم..."

"میرے بارے میں سوال بعد میں پوچھنا۔فی الحال وہ کرو جو میں نے کہا ہے۔"

"یعنی تم فریب کار ہو۔"

پل کے لئے فضا ساکن ہو گئی تھی۔مجروح سی خاموشی چھا گئی پھر ماسک سے جھلکتی آنکھوں میں محظوظ کن مسکراہٹ لہرا گئی۔

"I like it۔"اسے جیسے نام نے لطف دیا تھا۔"بہر حال کام کے بارے میں پوچھو۔"

"مجھے ثبوت چاہیے کہ تمہیں واقعی باس نے بھیجا ہے۔"صیغم کا انداز اٹل تھا۔اتنی آسانی سے یقین کرنے کی بیوقوف وہ نہیں کر سکتا تھا۔کیا واقعی ان میں پھوٹ پڑ چکی تھی؟

اس نے ضبط سے گہری سانس لی اور جیب سے کاغذ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔

صیغم نے کچھ تذبذب سے تھام لیا۔

میں جانتا ہوں کہ تم اتنی آسانی سے یقین نہیں کرو گے، اس لئے میں یہ لکھ رہا ہوں۔ جیسا کہا جا رہا ہے، ویسا ہی کرو۔ ایس پی عارب کو وہی تاریخ بتاؤ جس کا کہا گیا ہے۔ ہم تمہیں یہاں سے نکال لیں گے۔ آفندی۔

"سائن دیکھ کر بھی یقین نہیں آیا؟" اس نے طنزیہ انداز میں ابرو چکائی۔

صیغم نے گہری سانس لے کر مٹھی میں کاغذ دبوچا۔

"کیا کرنا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ابھی انسپیکشن کے دوران تم سے سوال ہو گا کہ آفندی اپنی ٹیم کے ساتھ کب وہاں آتا ہے۔ آج تیرہ تاریخ ہے۔ تم یہی بتاؤ گے کہ وہ پرسوں جمع ہوں گے یعنی ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو۔ سمجھ گئے؟"

صیغم چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

"کیا وفاداری بِک چکی ہے؟ کتنے دام لگائے؟" لب سرگوشی میں ہلے۔

ماسک کے باوجود متغیر ہوتی رنگت واضح دکھائی دی تھی۔ اگلے ہی لمحے آنکھوں میں برف کی سی ٹھنڈک کی تہہ چڑھتی گئی۔

"وہی وفاداری جسے تمہارے باپ نے بیچا تھا؟"

صیغم لاجواب رہ گیا۔

"میرے بجائے اگر تم اپنے کام پر دھیان دو تو شائد یہاں سے جلد از جلد نکل جاؤ گے۔" انداز جتاتا ہوا تھا۔

وہی کاٹ دار نگاہ اس پر ڈال کر اس کے قدم پلٹ گئے۔ تاثرات کا خوال چٹخا۔ دل جیسے ہر بوجھ سے آزاد تھا۔

"فریب کار۔" اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی۔

☆☆☆☆☆☆

دیوار گیر شیشے کی کھڑکیوں کے پار آسمان پر تیرتے روئی کے گالے موسم کو خوشگوار بنا رہے تھے مگر فضا میں کوئی تناؤ سا راسخ تھا۔کانفرنس ہال میں موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔سب اپنی اپنی جگہ الجھے ہوئے تھے۔

سربراہی کرسی کے پیچھے کھڑی زمل کی نقاب سے جھلکتی آنکھوں میں واضح سپاٹ پن تھا۔جب برداشت کی حدیں آزمائی جائیں تو نتیجہ سمندر میں اٹھتے گرداب کی صورت میں نکلتا ہے۔

"دو گھنٹوں بعد ہماری میٹنگ ہے لیکن اس سے پہلے اس جگہ کو پاک کرنا ضروری ہے۔"اس کی سرد آواز گونجی۔"مسٹر صدیق قریشی نے آپ کو بتا دیا ہو گا کہ کیسے میں نے ٹریڈرز گروپ کے ساتھ غیر قانونی ڈیل کی ہے،رائٹ؟"

ہاتھ کرسی کی پشت پر جمائے وہ اندر تک اترتی نگاہوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔صدیق صاحب نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ابھی تو انہیں سب کو قرادا د کے لئے راضی کرنا تھا،اس سے پہلے ہی کون سا کھیل شروع ہو گیا تھا؟

"یعنی وہ سب سچ تھا؟"فریحہ نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ تو مسٹر قریشی ہی بتائیں گے کہ پیپرز انہیں کہاں سے ملے تھے؟" کہتے ہوئے ایک کاٹ دار نگاہ ان پر ڈالی۔

انہوں نے اسی اعتماد سے اسے دیکھا۔ گویا کوئی خاص مسئلہ نہ تھا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اصل بات تو آپ کی ایمانداری ہے۔" فوراً ہی جوابی وار کیا۔

"واقعی، وسل بلور کا نام مخفی ہی رکھا جاتا ہے۔ لیکن میں تو تلاش کر سکتی ہوں نا... یا شائد میں نے تلاش کر لیا ہے۔" اس کا انداز سرد تھا۔ ایسی ٹھنڈک جو وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی۔ اس کی نرمی جیسے عنقا ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

پہلی بار صدیق کا چہرہ پھیکا پڑا۔ سب نا سمجھی سے باری باری ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"میں نے آپ کی کال ریکارڈ کر لی ہے، مسٹر صدیق قریشی۔" اس نے چبا چبا کر جتایا۔

"کون سی کال؟" رنگت واضح ماند پڑی تھی۔

"جو پچیس منٹ پہلے آپ کسی نامعلوم شخص کے ساتھ کر رہے تھے۔ مجھے ذرا سوچنے دیں۔" وہ لمحے کے لئے رکی۔ "ہاں، میرے خلاف قرارداد اور میڈیا کو ٹپ۔ یہی کرنے والے تھے نا آپ؟"

سب ہکا بکا سن رہے تھے۔ نا سمجھی اور حیرت سے۔

"آپ مجھ پر الزام لگ رہی ہیں۔" ان کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"بالکل بھی نہیں، مسٹر قریشی۔ الزام آپ نے لگایا تھا، میں تو حقیقت کے ساتھ ثبوت بھی پیش کروں گی۔ لیکن ایک بات کی یقین دہانی کروادوں۔ اس کے بعد آپ اس کمپنی میں نہیں رہیں گے۔"

"تم مجھے نکال سکتی ہو؟" وہ دباد باسا غرائے۔

www.novelsclubb.com

"تمیز، قریشی صاحب... تمیز سے بات کریں۔" وہ پہلی دفعہ پُر تپش انداز میں مسکرائی تھی۔ "آپ کو کیا لگا؟ زیان ارتضی نہیں ہے تو آپ مجھ پر چلا سکتے ہیں؟ آواز اونچی کرنے والوں کو حد میں رکھنا آتا ہے مجھے۔"

اس نے جھک کر لیپ ٹاپ کی کیز دبائیں۔ پروجیکٹر پر وہی ای میل ابھری۔

"یہ ای میل آپ نے کمپیوٹر سے ڈیلیٹ کر دی تھی، نہیں؟"

صدیق قریشی کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

"ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔ آپ کی کال بھی ریکارڈ کی ہے۔" کھیل پلٹ دینے والے کھلاڑی کی سی چمک آنکھوں میں ٹھہری تھی۔ وہ اٹھی گردن کے ساتھ جتا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دبی دبی سرگوشیاں گونج رہی تھیں۔ سب جیسے بے حد حیران تھے۔

"میں جانتی ہوں کہ آپ لوگوں کو میٹنگ کی تیاری بھی کرنی ہے۔زیادہ وقت نہیں لوں گی۔"اس نے موبائل آن کرتے ہوئے کہا۔چند لمحوں بعد ریکارڈ شدہ کال کی آواز چاروں طرف پھیل گئی۔

وہی جعلی سائن،ایم ڈی کے خلاف قرارداد،میڈیا کو خبر...سب سانس روکے سنتے گئے۔

"یہ...یہ جھوٹ ہے۔یہ اصلی نہیں ہے۔"صدیق قریشی نے بلند آواز میں کہنا چاہا۔پیشانی پر قطرے چمک رہے تھے۔

"کہیں تو آپ کی کال ہسٹری نکلوالوں؟"موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے زمل نے پر سکون انداز میں پوچھا۔کئی پہروں بعد ان آنکھوں میں سکون نے بسیرا کیا تھا۔

وہ کچھ نہ کہہ سکے۔الفاظ جیسے بھاپ بنتے جارہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے یہ امید نہیں تھی، صدیق صاحب۔" فریحہ نے ناگوار انداز میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔ باقی بھی دبی دبی آوازوں میں تائید کرنے لگے۔

"آپ سب کے وقت کے لئے بہت شکریہ۔ جایئے اور میٹنگ کی تیاری کیجئے۔ امید ہے کہ آج ہم اپنے خسارے پر قابو پالیں گے۔ مسٹر قریشی کو میں دیکھ لوں گی۔" اس کے لہجے میں نرم سی شائستگی تھی۔ "اور ہاں فریحہ، پولیس کو ضرور کال کر دیجئے گا۔"

صدیق قریشی کسی مجسمے کی طرح ساکت بیٹھے تھے۔ سارے خواب چکنا چور ہو کر رہ گئے۔ ایگزیکٹوز ایک ایک کر کے ہال خالی کرنے لگے۔ ان سب کے انداز واضح بدل گئے تھے، تابعداری اور مرعوبیت۔ آہ، دنیا واقعی چڑھتے سورج کی پجاری ہے۔

گہری خاموشی چھا جانے پر زمل نے برف نگاہوں سے سامنے بیٹھے ادھیڑ عمر شخص کو دیکھا۔

"مجھے ہمیشہ misunderstand کیا جاتا ہے، مسٹر قریشی۔" سرد سی آواز گونجی۔ "ایک کمزور اور عام لڑکی سمجھ کر استعمال کرنے میں آسانی ہو جاتی

ہے۔میں نے ایک عرصہ اس پر قابو پانے کی کوشش کی ہے لیکن پھر میں نے ایک راز جان لیا۔"

وہ ویسے ہی سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔تاثرات تنے ہوئے تھے۔

"بہت ذہین نہ ہونا،ایموشنلی اسٹرگل کرنا،یہ سب میری کمزوریاں ہیں اور یہی میرا اصل ہے۔میں نے جان لیا کہ میں اپنے اصل سے نہیں بھاگ سکتی۔میں نے اپنی کمزوری کو طاقت بنانے کے بارے میں سوچا۔میں منہ توڑ جواب نہیں دیتی،آپ نے مجھ پر الزام لگائے میں خاموش رہی،اس سے آپ نے یہ اخذ کر لیا کہ میں آسان ٹارگٹ ہوں۔آپ نے کوئی حفاظتی تدبیر نہیں کی۔یہی آپ کی غلطی تھی۔"اس کا انداز بے حد ٹھہرا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ وہ زمل اعظم نہیں تھی جسے وہ جانتے تھے۔کمزوری فریب تھی یا اس کی مضبوطی ملمع تھی؟وہ یہیں مات کھا گئے۔انہوں نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔اشتعال سا اٹھنے لگا۔

"آپ نے مجھے واقعی ٹف ٹائم دیا تھا، حالانکہ حسام ارتضی کے رائٹ ہینڈ ہونے کے ناطے آپ کو اس کمپنی کی سب سے بڑی سپورٹ بننا چاہیے تھا۔ لیکن کوئی بات نہیں، ہم آپ کے بغیر بھی یہ ڈیمج کنٹرول کر لیں گے۔ فی الحال آپ ایک لمبے عرصے کے لیے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے اور جب باہر آئیں گے تو اپنا نام، مقام اور مرتبہ سب کھو چکے ہوں گے۔ افسوس کہ جو جال آپ نے میرے لئے بُنا تھا، اب وہی آپ کا منتظر ہے۔"

تبھی دروازے کھلے اور پولیس تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ ادھیڑ عمر شخص کے چہرے پر مردنی چھا گئی۔ کھیل ختم ہو چکا تھا۔ چار جز سنانے کے بعد صدیق قریشی کو ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

www.novelsclubb.com

اب کی بار فضا میں بے حد پر سکون سی خاموشی چھا گئی۔ یوں جیسے سارے شور دم توڑ گئے تھے۔ زمل نے طمانیت سے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور آہستگی سے کرسی پر بیٹھی۔ نظریں ترچھی کر کے شیشے کے پار جھانکتے آسمان کو دیکھا۔ ایک خاموش سا قطرہ ٹوٹ کر لڑھک گیا۔

اندھیرے بڑھنے لگتے تھے تو روشنی کی سبیل بھی اس کا رب نکال دیتا تھا۔دل بھر رہا تھا۔رگوں میں جیسے نئی جان سی دوڑ گئی تھی۔

آنکھیں رگڑتے ہوئے موبائل اٹھایا۔انگلیاں میسج ٹائپ کرنے لگیں۔

"I made it"۔پہلا خیال وہی تھا،پہلا احساس بھی اسی کا تھا۔

لبوں پر آسودہ مسکراہٹ بکھری تھی۔

☆☆☆☆☆☆

میسج ہوا کی دوش پر اڑتا ہوا گرے دیواروں والے اپارٹمنٹ کی کھلی کھڑکی سے اندر اترا۔ٹیبل پر رکھے موبائل کی اسکرین لمحے کے لئے جل کر بجھ گئی۔کاغذات سمیٹتے ہوئے زیان نے رک کر دیکھا۔میسج کھولتے ہی وہ ٹھہر سا گیا۔کتنے ہی دنوں کی سلگتی اذیت سکون کی پھوار سے بجھ گئی تھی۔طمانیت رگ وپے میں اترتی گئی۔وہ کتنی ہی دیر اسکرین کو دیکھتا رہا پھر آنکھیں بند کر کے گہری سانس کھینچی۔سینے پر دھری جیسے کوئی سل ہٹی تھی۔

وہ سر جھٹک کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔پہلی گھنٹی کے جاتے ہی اٹھالیا گیا۔وہ جیسے جانتی تھی کہ وہ کال کرے گا۔لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔

"You made me proud"۔"مدھم سا اعتراف۔

دوسری طرف زمل لمحے کے لئے ٹھہر گئی۔سکینت قلب میں اترتی روح میں جذب ہوئی تھی۔

"I did?"اس نے جیسے تصدیق چاہی۔

مسکراہٹ گہری ہوئی۔کتھئی آنکھوں میں چمک لہرائی۔وہ لڑکی خود سے واقف نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"You always do"۔"اس نے جیسے کئی فاصلے طے کر لئے تھے۔

وہ کیوں ایسا تھا؟کیوں اتنی آسانی سے اسے رلانے کی استطاعت رکھتا تھا؟زمل نے آنکھیں میچ کر کھولیں۔بھیگی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی تھی۔وہ اپنے وعدوں میں صادق تھا۔

خاموشی پر زیان نے مسکرا کر سر جھٹکا۔

"تم ابو کی طرف نہیں گئے؟" چند لمحوں بعد زمل نے آہستگی سے پوچھا۔

"ابھی ڈسکشن سے فارغ ہوئے ہیں۔ تمہیں پک کرتا ہوں، تم میرے ساتھ چلو گی۔"

"یہ طے نہیں ہوا تھا۔" وہ لمحے کے لئے بوکھلا گئی۔

"جانتا ہوں، لیکن کیا میرا ہونا تمہارے برابر ہو گا؟ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ پر یقین نہ کریں۔ تمہارا ہونا ضروری ہے۔"

"وہ تم پر کیوں نہیں یقین کریں گے؟" وہ الٹا خفا ہوئی۔

"مقابل ان کا بھائی ہے، زمل۔ اس ساری ایکویشن میں، میں غیر ضروری ہوں۔ لیکن تمہارا ہونا ضروری ہے۔ ساری زندگی وہ تمہارا حوصلہ بنے ہیں، اب تم نہیں بن سکتیں؟"

www.novelsclubb.com

زمل کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔پلکیں جھپکائیں تو آنسو لڑھکنے لگے۔ساری طمانیت بھاپ بن گئی۔تکلیف پھر دل میں اٹھی تھی۔باپ کی اذیت نے پھر وجود کو سلگایا تھا۔

"زمل؟"

"کب پک کرنے آؤ گے؟"اس نے آنکھیں رگڑتے ہوئے پوچھا۔

"تم فری ہو کر میسج کر دینا۔ہم دیکھ لیں گے۔اوکے؟"

"ٹھیک۔"رندھی ہوئی آواز تھی۔

زیان نے گہری سانس لے کر کال بند کر دی۔آنکھیں مسلتے ہوئے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔کتھئی آنکھوں میں فانوس کی سفید بتیوں کا عکس جھلملانے لگا۔دل کا بوجھ بڑھ چکا تھا۔

وہی بدترین احساسِ جرم پھر اپنا سر اٹھانے لگا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر وہیں بیٹھا رہا جب ڈور بیل نے سوچوں کا محور توڑا۔ ہر چمک ماند پڑ چکی تھی۔ وہ ظاہر نہ کرنا چاہے تو بھی تکان انگ انگ سے عیاں تھی۔

دروازہ کھولتے ہوئے وہ بے اختیار چونکا تھا۔ متعجب نگاہوں سے مقابل کو دیکھا۔ اسے جیسے امید نہیں تھی۔

"بات کر سکتے ہیں؟" ارسم نے دھیرے سے پوچھا۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے، وہ لب کاٹتے ہوئے مضطرب لگ رہا تھا۔

زیان نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا پھر سر کو خم دیتے ہوئے سائیڈ پر ہو کر راستہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے عارب نے بتایا کہ تم یہاں ملو گے۔" اس نے جیسے خوامخواہ وضاحت دی تھی۔

"خیریت تھی؟" وہ سرسری انداز میں پوچھتا، فائلز اٹھائے شیلف کی جانب بڑھ گیا۔

"نیوز سے پتہ چلا کہ انکل کے ایکسیڈنٹ میں ملوث مجرم کو گرفتار کر لیا ہے۔"

"کل شام عارب نے کیا تھا۔" مختصرا کہتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر اس کے مقابل بیٹھا۔ چہرہ بے تاثر تھا۔ کوئی رنجش، کوئی شکوہ، کوئی گلہ کچھ نہ تھا۔

ارسم چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ دوستی کے وہ لمحات، کسی بکھرے سلائیڈ شو کی طرح نظروں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ ایک غلط قدم انسان کی پوری کہانی پلٹ دیتا ہے۔

"مدد کرنے کے لئے شکریہ۔" زیان نے آہستگی سے کہا۔ کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگائے، انگلیوں میں پین گھماتے ہوئے، اس کی نگاہیں وسط میں رکھے ڈیکوریشن پیس پر جمی تھی۔

"میں نے مفت میں مدد نہیں کی تھی، قیمت لوں گا۔" ارسم نے کندھے اچکاتے ہوئے جتایا۔

www.novelsclubb.com

وہ چند لمحے خاموش رہا پھر سر اٹھا کر دیکھا۔آنکھیں شفاف تھیں۔کوئی تاثر اب بھی نہ تھا۔

"میرے دل میں تمہارے خلاف کچھ نہیں ہے۔اگر کچھ تھا بھی تو اب نہیں ہے۔"اس کا انداز خالی سا تھا۔وہ جیسے خود میں خود الجھا تھا۔

"اتنی آسانی سے؟"ارسم نے ابرو چکائی۔

ایک استہزائیہ سی مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔

"تمہیں آسان لگ رہا ہے مگر تمہارے الزامات کے بعد سے میں نے اتنا کچھ کھو دیا ہے کہ اس کے مقابلے میں وہ کچھ بھی نہیں۔میرے لئے اب وہ سب اہمیت نہیں رکھتا۔"

"یعنی ایک لایعنی چیز کی طرح تم مجھے معافی دے رہے ہو، جس کی کوئی حیثیت نہیں؟"ارسم کا انداز زخمی سا تھا۔

زیان نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔سب تلاطم تھم چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم یہ توقع کر رہے ہو کہ سب پہلے جیسا ہو جائے گا تو معذرت۔ یہ میرے بس میں نہیں ہے۔ میں معاف کر سکتا ہوں لیکن بھول نہیں سکتا۔ میرے ساتھ یہی مسئلہ ہے، مجھے سب یاد رہتا ہے۔" انداز میں اب بھی ہر احساس سے مبرا تھا۔

ارسم لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔ دل نئے سرے سے رسنے لگا۔ وہ کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ غلطی کی تھی تو اب سزا بھی ساری عمر ہی بھگتنی تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنا مقام کھو دیا ہے۔ یہ بھی کہ اب کبھی بھی سب پہلے جیسا نہیں ہو گا۔ مگر میں یہی بتانے آیا تھا کہ تم آج بھی میرے لئے وہی اہمیت رکھتے ہو جو تین سال پہلے تھی۔ تمہاری آج بھی وہی جگہ ہے، وہی مقام ہے اور میرے لئے یہ کافی ہے۔ میرا انتظار لاحاصل ہے لیکن میں تمنا کروں گا کہ سب بھلا کر وہی لڑکا لوٹ آئے جو سیاہیوں اور تلخیوں سے آزاد تھا۔"

دھیمے انداز میں ضبط سے بھاری ہوتی آواز کے ساتھ کہتے ہوئے وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔ گیلی آنکھوں میں کرچیاں سی تھیں۔ ایک بے بس شکوہ کناں نگاہ اس پر ڈال کر وہ جانے کے لئے مڑ گیا۔

زیان کی آنکھوں میں کچھ سلگ اٹھا۔ کلہاڑی کے وار کر کے لوگ سمجھتے ہیں کہ درخت پہلے جیسا ہو جائے گا... کبھی یہ بھی ہوا ہے؟ نشان تاعمر روح پر ثبت رہتے ہیں۔

دل کے سارے زخم پل میں ہی ادھڑ گئے۔

ارسم خان نے اس کا بھروسہ چھینا تھا۔ وہ اب کبھی بھی پہلے جیسا نہیں ہو سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

آسمان پر چھائی دوپہر آہستہ آہستہ دم توڑ رہی تھی۔ درختوں کی باڑ سے گھری سڑک کے کنارے کھڑی کار کا انجن بند تھا۔ کھلے شیشوں سے پرسکون ہوا کے جھونکے وقتاً فوقتاً اندر آتے تھے۔ ٹشو کھینچ کر ہاتھ رگڑتے ہوئے زیان نے گردن موڑ کر زمل کو دیکھا جو غائب دماغی سے اسٹرا کین میں گھماتے ہوئے ونڈ اسکرین کے پار دیکھ رہی تھی۔ مابین چھائی دبیز خاموشی پر زیان نے گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا تھا کہ تم نے آج کافی بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔"اس نے جیسے سنجیدگی سے اس کی خاموشی پر چوٹ کی تھی۔

زمل بے اختیار چونکی پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ انویسٹرز اتنی آسانی سے مان جائیں گے مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ذہن بنا کر آئے تھے۔"ویسے ہی اسٹرا گھماتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تمہاری سیکرٹری نے بتایا تھا کہ کیسے تم نے سب ہینڈل کیا۔"

"میری سیکرٹری نے تمہیں کیوں بتایا؟"زمل نے آنکھیں سکیڑے اسے دیکھا۔

زیان بے اختیار ہنس پڑا۔ نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ وہ تم سے کافی امپریس لگ رہی تھی۔"

زمل نے گہری سانس لے کر چہرہ سیدھا کیا۔ وہ چند لمحے خاموش رہی۔

"دیکھنے میں آسان لگتا ہے لیکن حقیقت کافی تلخ ہوتی ہے۔ کمزور لڑکیوں کے لئے مضبوط بننا آسان نہیں ہوتا۔"اس کی آواز میں گہری اداسی تھی۔

"تم کمزور تھیں؟"

زمل تلخ انداز میں مسکرائی۔

"کمزور، کم ہمت، بیوقوف۔ جسے استعمال کرنا بے حد آسان ہوتا ہے۔ جسے ٹارگٹ کرنا اس سے بھی سہل ہے۔ جو ہر وقت رونے کے لئے تیار رہتی ہے۔ ایک مظاہرہ تو تم نے دیکھ ہی لیا ہو گا۔"

"یعنی کہ رونے والے کمزور ہوتے ہیں؟ جو لڑکی روتی نہ ہو، جسے کوئی استعمال نہ کر سکے، وہ مضبوط ہے؟" اس نے ابرو چکائے۔ وہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"ایسا نہیں ہے؟" وہ لمحے کے لئے جز بز ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"قطعاً نہیں۔" اس کا انداز دو ٹوک تھا۔ "تمہارے آنسو تمہیں کمزور نہیں بناتے۔ یہ دل کو نرم کرتے ہیں اور کس نے کہا کہ نرم دل والے کمزور ہوتے ہیں؟ بالکل بھی نہیں... وہ دنیا کو فتح کر لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہیں

دوسروں کا احساس کرنا آتا ہے۔وہ دوسروں کی کہانی کو سمجھنا جانتے ہیں۔اور یہ انہیں سب سے خاص بناتا ہے۔"

وہ لمحے کے لئے رکا۔

"جال میں نہ پھنسنا، چال سے آگاہ ہو جانا، یہ سب مضبوطی نہیں ہے۔ان سب چیزوں سے نکلنا مضبوطی ہے۔ تھک کر آنسو گرڈ دینے کے بعد اپنی ہمت قائم رکھنا مضبوطی ہے اور اس کا ایک مظاہرہ تو میں تم سے دیکھ ہی چکا ہوں۔"

وہ آخر میں ہلکا سا مسکرایا۔ویسے ہی پر کشش انداز میں۔زمل نے نگاہیں جھکا لیں۔ آنکھیں پھر بھیگنے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زندگی ایسی ہو جائے گی۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"کیسی؟"

"جب میں تنہا ہو کر بھی اکیلی نہیں ہوں گی۔جب مجھے آنسو چھپانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔جب کوئی ساتھ نہ ہو کر بھی ساتھ ہو گا۔"یونہی سامنے دیکھتے ہوئے اسی گیلی سی آواز میں کہہ رہی تھی۔

زیان لمحے کے لئے کچھ نہ کہہ سکا۔کچھ تھا جو دل کو جکڑنے لگا۔اس نے بے اختیار لب کاٹا۔بہت سے الفاظ روک لئے، کئی باتوں کا گلا گھونٹ دیا۔اسے خاموش ہی رہنا تھا۔آخری وقت تک۔

کاش کہ ہمیشہ ہی ایسا رہے۔دل کے کسی کونے سے لاحاصل تمنا اٹھی تھی۔

اس نے گہری سانس لے کر سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"اب چلیں۔"اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

زمل نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔دل پر لدا بوجھ بھاری ہونے لگا۔وہی اذیت پھر رگوں میں اترنے لگی۔

"وہ یقین کر لیں گے؟"اس نے بے بسی سے پوچھا۔

"کیا ان کے لئے زمل سے بڑھ کر کوئی ہے؟"

لمحے کے لئے گردونواح میں سناٹا چھا گیا۔دل رک سا گیا تھا۔زمل نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔وہ یونہی سامنے دیکھتے ہوئے ڈرائیو کر رہا تھا۔اس کے دیکھنے پر نظریں پھیریں اور ہلکا سا مسکرا دیا۔

"ہم دیکھ لیں گے۔"نرم سی یقین دہانی کروائی۔

ہم قدم...ہم راہ...ہم سفر۔زمل نے آہستگی سے آنکھیں رگڑ دیں۔دل اب بھی رِس رہا تھا مگر کسی کونے میں سکون کی لہر اٹھی تھی۔

کئی لمحوں بعد بہتی ہوا جب رہائشی علاقے کے پاس سے گزری تو سیاہ کار دو منزلہ گھر کے آگے رکی اور انجن بند ہو گیا۔کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے زیان نے آنکھیں سکیڑ کر پیچھے کھڑی کار کو دیکھا۔

"شائد کوئی اور بھی آیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

زمل نے چونک کر اس کی نگاہوں کی سمت میں دیکھا۔سفید اوورڈی چند قدم دور کھڑی تھی۔اس نے لاعلمی سے شانے اچکا دیئے۔آگے بڑھ کر بیل بجائی۔زیان نے جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے دیکھا پھر کار کو۔ذہن میں کوئی گھنٹی سی بج اٹھی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور باہر جھانکتی حبہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"آپی؟"

زمل تکان سے مسکرائی اور پھر اندر داخل ہوئی۔اس نے پلٹ کر اپنی بہن کو دیکھا جو اسے بھول کر زیان کے ساتھ شروع ہو گئی تھی۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سن رہا تھا۔زمل گہری سانس لے کر رہ گئی۔حبہ کی اپنے 'بھائی' کے ساتھ ویسی ہی دوستی تھی۔

"آپ کے ابو کہاں ہیں؟"

"تایا ابا آئے ہوئے ہیں۔ان کے ساتھ لاؤنج میں ہیں۔"

زمل کو اپنا سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔ پیروں تلے جیسے یکدم ہی زمین کھسک گئی تھی۔ وہ ارد گرد سب فراموش کئے، تیزی سے اندر کی طرف بھاگی۔

"زمل، رکو۔" زیان نے اونچی آواز میں اسے پکارا مگر بے سود۔ وہ اندر جا چکی تھی۔

"آپ کام کرو۔ سب ٹھیک ہے۔" اس نے ہکا بکا سی کھڑی حبہ سے کہا اور پھر تیزی سے اندر کی طرف لپکا۔ اس لڑکی سے کچھ بعید نہیں تھا۔

زمل پھولے سانسوں کے ساتھ اندر آئی تھی۔ مقابل بیٹھے عابد کی بات سنتے ہوئے اعظم اسے دیکھ کر بری طرح چونکے تھے۔ آنکھوں میں حیرت ابھری۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"زمل، آپ یہاں؟ خیریت ہے؟"

عابد بھی ذرا متعجب سے اس کا انداز دیکھ رہے تھے۔ مقابل بیٹھے شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اترنے لگا۔ اشتعال کی سلگتی لہر اس کے اندر اٹھی۔ ہر ناسور بنا زخم، نئے سرے سے ادھڑ گیا تھا۔

"اپنے قاتل بیٹے کو سلاخوں کے پیچھے دیکھ کر تکلیف ہو رہی ہے؟" وہ خراش زدہ آواز میں غرائی۔ انگاروں کی سی تپش میں وجود جھلس رہا تھا۔

اعظم اس کا انداز دیکھ کر گنگ رہ گئے۔

"زمل، یہ کیا کہہ رہی ہو؟" عابد کو اپنا وجود شل ہوتا محسوس ہوا۔

چوکھٹ میں کھڑا زیان لمحے کے لئے رک گیا۔ کیا اسے پلٹ جانا چاہیے؟ مگر پھر نگاہ زمل پر پڑی۔ مٹھیاں بھینچے اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی۔ وہ جیسے بمشکل خود کو سنبھالے کھڑی تھی۔ فیصلہ لمحے میں ہو گیا۔

"کیوں؟ بھول گئے جو پانچ سال پہلے کیا تھا؟" اس کی آواز عجیب سی ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عابد مصطفی کو اپنے الفاظ بھاپ بنتے محسوس ہوئے۔ وہ ساکت سے اسے دیکھ رہے تھے۔ کیا وہ واقعی جانتی تھی؟

"زمل، یہ کیا طریقہ ہے؟" اعظم ذرا برہمی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

وہ بے اختیار ان کی طرف پلٹی۔ زرد چہرے پر وحشت سی تھی۔

"پوچھیں ان سے ابو کہ پانچ سال پہلے کیا ہوا تھا؟ اس رات انہوں نے کیا کیا تھا؟"

عابد نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ نہیں کیا تھا میں نے۔ تم..." بلند آواز میں انہوں نے تردید کرنی چاہی۔

"آپ نے میری ماں کا قتل کیا تھا۔" وہ چیخ اٹھی۔ دل میں گڑی کرچیاں بے انتہا اذیت دینے لگی تھیں۔

زیان نے کرب سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔ عابد کا سانس حلق میں اٹک گیا۔ آنکھوں میں بے یقینی اتری۔ چہرہ سفید پڑنے لگا۔

اعظم مصطفی کو اپنی سماعتوں میں سیسہ اترتا محسوس ہوا۔ وہ سن رہ گئے۔ ان الفاظ کی شدت روح کے بخیے ادھیڑ گئی تھی۔

"اس رات وہ حادثہ عام نہیں تھا۔ آپ نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر سب پلان کیا تھا۔ آپ نے قتل کیا تھا۔" اس کی آواز پھٹ رہی تھی۔

"بکواس بند کرواپنی۔ تم مجھ پر الزام..."

"نہیں، عابد صاحب... جھٹلانے کی کوشش بھی مت کیجئے گا۔ ورنہ تابوت میں آخری کیل یہ ثبوت ہو گا۔" بلند... ٹھہری ہوئی سنجیدہ آواز۔ لمحے کے لئے سناٹا چھا گیا۔ زیان نے دو قدم آگے آتے ہوئے موبائل نکالا۔

زمل آنکھیں رگڑتے ہوئے اپنے باپ کی طرف بڑھ گئی جو ابھی تک بے یقین تھے۔ ساکت و صامت۔

"ابا نے اعظم چاچو کے پلاٹس پر ناجائز قبضہ کرنے کے پیپرز بنوائے تھے۔ وہ کاغذات زمل کی ماں کے ہاتھ لگ گئے تھے۔ وہ ہمارے بارے میں سب جان گئیں تو ابا نے انہیں ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس رات ان کا سیڑھیوں سے گرنا حادثہ نہیں تھا۔ میں نے ملازم کو حکم دیا تھا، وہ انتظار میں کھڑا تھا۔ اسی نے دھکا دیا تھا۔ نجانے کیسے زمل بھی وہیں آ گئی، اس نے مدد کے لئے ہمارے دروازے کھٹکھٹائے تھے مگر ہم بے حس رہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ ہمارا قصور صرف دروازہ نہ کھولنا ہے۔ اصل کہانی سے وہ لاعلم ہے۔"

صیغم کی آواز اسپیکر سے نکلتی چاروں طرف پھیلتی گئی۔ عابد کی رنگت بگڑتی گئی۔

بت یوں پاش پاش ہوا کہ ٹکڑے کوسوں دور بکھر گئے۔یقین، بھروسہ،مان سب خاک ہو کر فنا ہو گیا۔اعظم مصطفی کا وجود جیسے پاتال کی گہرائیوں میں دھنستا چلا گیا۔وہ سرخ پڑتی آنکھوں کے ساتھ اس شخص کو دیکھ رہے تھے جس نے ان کی زندگی پلٹ دی تھی۔کیا وہ واقعی ان کا بھائی تھا؟

"یہ سب...سچ ہے؟"ایک آخری دفعہ کسی ٹمٹماتی امید کی طرح لرزتے لہجے میں انہوں نے پوچھا۔زمل نے خشک حلق کو تر کرتے ہوئے ان کے ہاتھوں پر دباؤ بڑھا دیا۔وہ سانس روکے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"اعظم میری بات..."

"سچ یا جھوٹ؟"وہ یکدم دھاڑے تھے۔وجود میں کپکپاہٹ دوڑی۔

زمل سُن رہ گئی۔دل بری طرح کانپا تھا۔ایک لمحے کے لئے زیان کا سانس تھم گیا۔یہ انداز پہلی دفعہ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

عابد نے شکستگی سے لب کاٹتے ہوئے گلابی آنکھوں سے انہیں دیکھتے رہے۔ کوئی جواب نہ تھا۔اعتراف جان پر کڑا تھا۔

اعظم کی آنکھوں کی بے یقینی اذیت میں ڈھل گئی۔ چہرہ زرد پڑتا گیا۔ایسا دل کو کاٹ دینے والا درد ابھرا کہ زمل کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔وہ یہ سب نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔یہی وہ اذیت تھی جس کے آگے اپنی تکلیف بھول گئی تھی۔

زیان نے تکان سی بے بسی سے لب کاٹا۔سامنے موجود شخص کے مان کی ضرب دل پر لگتی محسوس ہوئی تھی۔اس نے ایک تنفر زدہ نظر عابد پر ڈالی۔

"آپ کے بیٹے کا کیس اس کے اعتراف کی وجہ سے جلد کلوز ہو جائے گا،انجام آپ جانتے ہوں گے۔اب آپ جا سکتے ہیں۔"اس کی آواز میں عجب ٹھنڈک تھی جو رگوں میں سرایت کرتی محسوس ہوئی۔

عابد نے بے بس انداز میں اعظم کو دیکھا۔ساری زندگی جس بیٹے پر فخر جتایا تھا،آج وہی ذلت کا باعث بن گیا۔انہیں اپنی طاقت اور فوقیت پر غرور تھا اور آج ساتھ کھڑا ہونے والا کوئی نہیں تھا۔لیکن جس کو کم تر جانا،اذیت کی گھڑی میں اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاس وہی تھی جس کے وجود پر طعنے دیئے تھے۔زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے وہی تھی جس کی ذات ایک عرصہ مٹی کی تھی۔کیسے بازی الٹ دی گئی تھی؟

انہوں نے شکستہ قدم باہر کی طرف بڑھا دیئے۔چال میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔

زیان نے مڑ کر دیکھا۔اعظم سر ہاتھوں میں گرائے جامد تھے۔زمل پنجوں کے بل ان کے سامنے بیٹھی بنا کچھ کہے دبی دبی سسکیوں سے رو رہی تھی۔ذہن میں کوئی خیال کوندے کی طرح لپکا۔باہر لان میں حبہ اکیلی تھی۔پیشانی کو چھوتے ہوئے وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

لان میں ویسا ہی سناٹا چھایا ہوا تھا۔عابد نے لمحے کے لئے رک کر گھاس پر بیٹھی حبہ کو دیکھا۔نگاہیں دھندلانے لگیں۔پچھلے پانچ سال ان کا گناہ دنیا کی نظروں سے اوجھل رہا،اب جب سامنے آیا بھی تھا تو ایسے کہ وہ مکمل تنہا تھے۔قدرت کے بھی اپنے ہی کھیل تھے۔

"حبہ۔"زیان نے باہر آتے ہوئے ذرا اونچی آواز میں پکارا۔

عابد نے گردن موڑ کر اس دراز قد مرد کو دیکھا۔ لمحے کے لئے اعظم مصطفی سے حسد محسوس ہوا۔ ایسا کیا تھا ان کے بھائی میں کہ سامنے کھڑا اجنبی، بیٹا نہ ہو کر بھی بیٹا بنا تھا؟

حبہ نے بے اختیار سر اٹھا کر دیکھا۔ تایا کو دیکھ کر آنکھوں میں حیرت سی ابھری۔ وہ کتابیں رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عابد نگاہوں کا زاویہ موڑتے ہوئے پلٹ گئے۔ مزید آنکھوں میں خود کے لئے نفرت دیکھنے کا حوصلہ نہیں تھا۔

"بھائی، تایا ابا کو کیا ہوا؟" وہ متعجب سی اس کے قریب آئی۔ ایسا تو پہلی دفعہ ہوا تھا کہ ابو باہر تک چھوڑنے نہیں آئے۔

www.novelsclubb.com

زیان نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔

"وہ صیغم کی وجہ سے پریشان ہیں۔ مہر کہاں ہیں؟" اس نے بات کا رخ موڑتے ہوئے پوچھا۔

جواباً حبہ کے تاثرات بگڑ گئے۔اس نے بڑبڑاتے ہوئے سر جھٹک دیا۔

"اپنی دوست کے گھر گئی ہیں۔اس نے مجھے بھی انوائٹ کیا تھا مگر مہر نے کہا کہ تم وہاں جا کر کیا کرو گی؟"اس نے جل کر نقل اتاری۔

زیان پھیکا سا مسکرایا اور پلٹ کر دیکھا۔اسے ان دونوں کو وقت دینا تھا۔

"آئی ایم سوری ابو، میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔"لڑکھڑاتی آواز میں وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔پیشانی ان کے ہاتھوں سے ٹکائے آنسو تیزی سے لڑھک رہے تھے۔

اعظم نے خالی نگاہوں سے اس کا جھکا سر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتی تھیں؟"ان کا انداز کسی جمود کا شکار لگ رہا تھا۔

زمل نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔بھیگی آنکھوں میں کرچیاں سی تھیں۔

"صیغم کو زیان کے دوست نے گرفتار کیا تھا،اسی نے اعتراف بھیجا تھا۔مجھے کل پتہ چلا تھا۔"اس کی آواز ہنوز کانپ رہی تھی۔

"صرف یہ غلطی ہوئی مجھ سے کہ میں اپنی بیٹیوں کے لئے لڑا تھا۔"ان کی آواز ویران اور خالی سی تھی۔ذہن جیسے مکمل شل ہو چکا تھا۔

"اسی کی تو سزا دی ہے۔"انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔چند گرم آنسو چہرے پر پھسل گئے۔

زمل نے جیسے تڑپ کر انہیں دیکھا۔لڑھکتے آنسوؤں میں تیزی آگئی۔

"وہ آج خالی ہاتھ ہیں اور آپ اپنی بیٹیوں کی نظروں میں سرخرو ہیں۔یہ سزا نہیں ہے۔"دونوں ہاتھ مضبوطی سے تھامے اس نے جیسے یقین دلایا تھا۔

کیا بھروسہ ٹوٹ کر بکھرنے کے لئے ہی ہوتا ہے؟

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

شام رات میں تبدیل ہونے لگی تھی۔ایسے میں گرے دیواروں والے اپارٹمنٹ میں بقا کی جنگ جاری تھی۔اسی میز کے گرد وہ پانچوں بیٹھے تھے۔یکسو ہو کر وہ کام کی طرف متوجہ تھے۔

"صیغم کے بقول وہ سب پرسوں شام یعنی پندرہ تاریخ کو اکھٹے ہوں گے۔آفندی کے ساتھ ملائکہ اور اس کا رائٹ ہینڈ ابتہاج درانی ہوں گے۔"عارب سنجیدہ آواز میں کہہ رہا تھا۔

"یعنی ہمیں جو بھی کرنا ہے،پرسوں کرنا ہے۔سو کیا پلان ہے؟"انابیہ نے سوالیہ نگاہوں سے زیان کو دیکھا۔

گرے ہوڈی کی آستینیں چڑھائے،بالوں کو جیل سے پیچھے کو جمائے وہ ازحد سنجیدہ لگ رہا تھا۔کتھئی آنکھوں میں جھلکتا تاثر نیا تھا...سیاہی کی ہلکی سی تہہ کی طرح جو مضطرب کرنے کے لئے کافی تھا۔

"ہم پولیس کو انوالو نہیں کر سکتے کیونکہ اعتزاز آفندی کے خلاف تلاشی کا وارنٹ حاصل کرنا کم از کم اتنے کم وقت میں ممکن نہیں ہے۔ہمیں جو بھی کرنا

ہے،اپنے زورِ بازو پر ہی کرنا ہے۔اب تم لوگ بتاؤ کہ عمارت میں کچھ غیر معمولی نظر آیا؟"

"سب نارمل لگ رہا تھا سوائے ایک دروازے کے۔ منتظم کے بقول اس دروازے کے پیچھے کچھ نہیں ہے بس دیوار کو کور کرنے کے لئے لگایا ہے۔مجھے وضاحت کافی عجیب لگی سو منتظم کے جاتے ہی ہم نے وہاں انسپیکشن کی تو پتہ چلا کہ وہ لفٹ کا دروازہ ہے۔"

"لفٹ؟"زیان نے ابرو چکائی۔

"ہاں،بظاہر وہ عام سا دروازہ ہی لگتا ہے مگر غور کرنے پر دھاتی دروازے کی درز واضح ہو جاتی ہے۔مجھے لگتا ہے کہ وہ لفٹ اسی زیرِ زمین ہال کی طرف لیڈ کرے گی۔"

زیان چند لمحے روشن اسکرین کو دیکھتے ہوئے کچھ سوچتا رہا پھر نظریں اٹھائیں۔سیاہی گہری ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پلان وہی ہے، رات کو اندر داخل ہوں گے۔ گارڈ کو بے ہوش کریں گے، مائعزم کیمرا زجام کرے گی۔ ہتھیار ہمارے پاس ہوں گے، ان تینوں کو قابو کرنا اتنا مشکل نہیں ہو گا۔"

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس لفٹ میں ایک بندے کی ہی اسپیس ہے۔ ایک وقت میں ایک ہی شخص سفر کر سکتا ہے۔"

"بس اسی کی کمی تھی۔" عارب بیزاری سے بڑبڑایا۔

زیان نے گہری سانس لی۔ ذہن اپنی نئی روش پر بھٹک رہا تھا۔ سیاہی اب اندھیروں کی شکل اختیار کرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے پھر شروع میں کروں گا۔ اگر آگے ان سے ٹکراؤ ہو گیا تو کوشش کروں گا کہ باتوں میں الجھالوں۔ لفٹ زیادہ سے زیادہ دو تین منٹ لے گی۔"

"تم کیوں شروع کرو گے؟" باسل نے ابرو چکائی۔

"کیونکہ دشمن میرے ہیں، لیڈ میں کر رہا ہوں، پلان میرا ہے۔"

"دشمن تو پھر میرے بھی ہیں۔"اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

"سیدھے انداز میں قرعہ اندازی کر لو۔ جس کا نام آ گیا وہی جائے گا۔"عارب نے مدبرانہ انداز میں مشورہ دیا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم لوگوں نے حامی بھری تھی کہ میرے اصولوں کے مطابق چلو گے تو اب چپ چاپ وہی کرو جو کہہ رہا ہوں۔"اس کے لہجے میں سختی در آئی۔

"واہ، یہ دن بھی آنے تھے، اپنے سے چھوٹے کی سربراہی میں چلنا پڑ رہا ہے۔" عارب نے بڑبڑاتے ہوئے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

"سربراہی دی بھی تم نے ہی تھی۔"وہ تپ اٹھا۔ محض دو سال کا فرق تھا جو وہ نہایت استحقاق سے جتا رہا تھا۔

"تم دونوں کو بس موقع چاہیے ہوتا ہے۔ کام کی بات پر آؤ۔"باسل نے تنگ آ کر کہا۔

"پتہ نہیں لیکن..." مائعزم کی مضطرب آواز ابھری۔ "مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

سب نے بے اختیار اسے دیکھا۔ وہ لب کاٹتے ہوئے الجھن زدہ لگ رہی تھی۔

"کیا؟" انابیہ نے حیرت سے پوچھا۔

"اس عمارت پر اٹیک کرنا۔ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔" اس کی آنکھوں میں واضح بے چینی تھی۔

"ساری لڑکیاں اتنی ہی وہمی ہوتی ہیں؟" زیان نے گردن موڑ کر عارب سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" اس نے ابرو چکائے۔

"کیونکہ میں نے ہر لڑکی کو وہمی ہی دیکھا ہے۔ ہر کام سے پہلے ان کی چھٹی حس جاگ اٹھتی ہے۔"

"اب اگر تمہاری بیوی وہمی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ساری لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں۔" انابیہ نے برا مان کر کہا۔ "اب مجھے دیکھ لو۔"

عارب نے آنکھیں پھیلا کر اس کا انداز دیکھا۔

"تم ان سے بھی دو ہاتھ آگے ہو۔"

"یار بس کرو خدا کے لئے۔" باسل واقعی تنگ آگیا تھا۔ "اتنا کیوں بولتے ہو تم لوگ؟ اصل بات کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ تم بتاؤ، مائعزم کیوں ایسا فیل کر رہی ہو؟"

مائعزم نے بے بسی سے شانے اچکائے۔ وہ جیسے خود نہیں سمجھ پا رہی تھی۔

"پتہ نہیں، بس کوئی نیگیٹو فیلنگ ہے۔ مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

کہتے ہوئے ہیزل آنکھوں نے رخ پھیر کر دیکھا۔ اس کی نگاہوں کے تاثر کو بھانپتے ہوئے زیان ٹھٹک گیا۔ دل لمحے کے لئے شدت سے دھڑکا تھا۔ اس کا وہم، اسی تک رہنا چاہیے تھا۔

"ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔" وہ سنبھل کر بولا۔ "اگر ہم پرسوں نہیں کریں گے تو پورے مہینے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ تم فکر مت کرو، کچھ نہیں ہوگا... یہ اتنا مشکل نہیں ہے۔"

نرم انداز میں یقین دہانی پر مائعزم نے بے دلی سے سر ہلا دیا۔

"اور میں گھر میں یہی بتاؤں گا کہ ہم دو دنوں کے لئے کراچی جا رہے ہیں۔"

"کیوں؟" عارب نے ٹھٹک کر اسے دیکھا۔

"اگر میں نے بتا دیا کہ میں آفندی کے پیچھے جا رہا ہوں تو زمل اور ممی دونوں پرسکون نہیں رہیں گی۔ اس لئے یہی بہتر ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ سیاہی مائل سرگوشیوں کو نظرانداز کر دیا۔

"دو دن کیوں؟" انابیہ نے ابرو بھینچے۔

"ضروری تو نہیں کہ ہم کامیاب ہو جائیں۔" اس نے کندھے اچکا دیئے۔

www.novelsclubb.com

لمحے کے لئے فضا ساکن ہو گئی۔فریب کار کا سانس تھم گیا۔اس نے بے اختیار نظریں چرا کر سر جھٹکا۔عرصہ دراز کے آنکھوں میں سجائے گئے خوابوں کے لئے یہ قربانی دینا ضروری تھا۔اتنا تو اپنی ذات پر حق تھا۔

زیادہ سے زیادہ پلان ہی فیل ہو گا اور وہ فرار ہو جائیں گے،اس سے زیادہ برا کیا ہو سکتا ہے؟اس نے تنے اعصاب کو پر سکون کرنا چاہا۔

دور کہیں عشاء کی صدائیں بلند ہونے لگی تھیں۔

رات آہستہ آہستہ گہری ہو رہی تھی...اندھیرے بڑھتے جا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

کمرے میں وہی موت سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔اعظم جائے نماز فولڈ کر کے اٹھے۔سرخ آنکھیں بے تاثر تھیں۔بیڈ پر بیٹھتے ہوئے انہوں دو انگلیوں سے کنپٹی دباتے ہوئے گہری سانس لی اور کراؤن سے سر ٹکا کر جلتی آنکھیں موند لیں۔تبھی ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ دھکیلا گیا۔

اعظم نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔سیدھے ہوتے سر کو ہلکا سا خم دیا۔

چوکھٹ میں کھڑی زمل کی گلابی آنکھوں میں پھر پانی بھرنے لگا۔اسی تکلیف سے بچانے کے لئے اس نے ہر بوجھ تاعمر تنہا اٹھایا تھا۔قلبِ شکستہ کے حصے میں سلگتی دائمی اذیت پھر بھڑک اٹھی۔

"زمل؟"اعظم نے آہستگی سے پکارا۔

وہ آنکھیں رگڑتے ہوئے ان کے قریب بیٹھی اور نگاہوں کی دھند جھٹکتے ہوئے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"زخم زخم انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اعظم نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا۔وہ اس کی اصل اذیت جان گئے تھے۔جس نے ہمیشہ خود کو ان کے لئے سنبھالا تھا،اس کے لئے وہی روش اب انہیں بھی اپنانی تھی۔

"یہ دستورِ دنیا ہے، بیٹا۔" آواز بوجھل مگر نرم تھی۔ "یہاں زخم ہی مقدر ٹھہرتے ہیں۔ بھائی سے توقع نہیں تھی لیکن کہیں نہ کہیں آپ کی بتائی ہوئی باتوں کی وجہ سے دل کھٹا ہو چکا تھا۔ اب یہ قسمت ہے جسے قبول کرنا پڑے گا۔"

"آئی ایم سوری، ابو۔ میرے لئے بھی یہ اتنا ہی مشکل تھا۔ میں نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن..." وہ بھیگی آواز میں کہہ رہی تھی۔

"نہیں زمل۔" انہوں نے بے اختیار ٹوکا۔ "کچھ راز کھلنا ضروری ہوتے ہیں پھر ان رازوں کی قیمت بھی چکانی پڑتی ہے۔ تکلیف ہوئی لیکن اس نے مزید دھوکے سے بچا لیا۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے فرق نہیں پڑا لیکن ہاں، میرے پاس اب بھی میری بیٹیاں ہیں جو کہ میرے لئے کافی ہیں۔"

انہوں نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے خود سے لگا لیا۔ ان کی آغوش میں چھپتے ہوئے اس کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔ گزرے دنوں کی تمام اذیتیں آنکھوں کے سامنے لہرائیں۔ ساری تکلیفیں جیسے پھر جاگ اٹھیں۔

"پریشان مت ہوں، سب ٹھیک ہے۔ کچھ بھی ذہن پر سوار نہ کریں۔ ٹھیک ہے ناں؟" سر تھپکتے ہوئے انہوں نے دھیرے سے پوچھا۔

"ٹھیک۔" آواز رندھی ہوئی تھی۔

اعظم نے گہری سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہی خاموش سا قطرہ آہستگی سے لڑھک گیا۔ یہ تکلیف اب دائمی ہونی تھی۔

باہر گہری ہوتی رات عجب انداز میں کرب زدہ تھی۔

☆☆☆☆☆☆

کمرے میں سکون بھرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سائرہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کتاب کے صفحے الٹ رہی تھیں جب ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ دھکیل دیا گیا۔ انہوں نے گردن موڑ کر دیکھا، بے اختیار مسکرا دیں۔ کتاب سائیڈ پر ڈال دی۔ آنکھوں میں وہی مخصوص چمک لہرا گئی۔

"فرصت مل گئی میرے نکمے بیٹے کو؟" مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے پوچھا۔

جیکٹ اتارتے ہوئے وہ لمحے کے لئے رکا پھر سیریئسلی والے تاثرات کے ساتھ سر جھٹک دیا۔

"آپ کی ہونہار بہو کے ہوتے ہوئے میری کیا ضرورت؟" ان کے مقابل بیٹھتے ہوئے جیسے چوٹ کی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم جیلس ہوتے ہوئے بھی کیوٹ لگتے ہو۔" لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔ "ویسے کہاں چھوڑ آئے ہو اسے؟"

زیان لمحے کے لئے خاموش ہوا۔

"آج وہ بابا کی طرف ہی رکے گی۔ پچھلا کچھ عرصہ بزی رہی تھی تو ٹائم نہیں مل سکا۔" اس کا انداز مدھم تھا۔

"اچھا ہے، ریلیکس ہو جائے گی۔"

چند لمحے خاموشی سے بہتے گئے۔

www.novelsclubb.com

"پرسوں زرینہ کی بیٹی کی شادی ہے۔مجھے بھی دعوت دی ہے، کافی اصرار کر رہی تھی۔" سائرہ نے جیسے یکدم یاد آنے پر بتایا۔

وہ ہلکا سا چونکا۔ذہن میں جیسے کوئی جمع تفریق ہوئی۔

"گڈ، تو آپ جا رہی ہیں؟" سرسری سے انداز میں پوچھا۔

"شادی اس کے ضلعے میں ہے۔پھر کچھ دن ٹھہرنا بھی پڑے گا۔" وہ اپنی ہی رو میں کہہ رہی تھیں۔

"آپ کو حانم کا پتہ تو ہے۔آپ نہ گئیں تو اچھا خاصا برا مان جائیں گی۔" وہ جیسے ان کی سوچ کا رخ موڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اور زمل کو بھی بلایا ہے۔"

"مجھے؟" وہ لمحے کے لئے گڑبڑا گیا۔"میں پرسوں کراچی جا رہا ہوں۔"

نظریں ملائے بغیر سنبھل کر کہہ دیا۔سائرہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیوں؟"

"کچھ کام ہے، ایک دو دن لگ جائیں گے۔" وہ گلاس ڈور کے پار پھیلتی سیاہی کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔

سائرہ چند لمحے خاموشی سے لب کاٹتے ہوئے کچھ سوچتی رہیں۔

"کیا بات ہے؟ خاموش لگ رہے ہو؟" انہوں نے بھانپ لیا تھا۔

زیان نے گہری سانس لیتے ہوئے ہلکا سا سر جھٹکا۔ وہ جیسے ذہن میں بنتے نقطوں کو تصویر کی شکل دینا چاہ رہا تھا۔

"ایک دوست کا کچھ مسئلہ چل رہا ہے۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ آہستگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"پھر؟"

"اگر اس نے ایک جگہ کسی کام کی کمٹمنٹ کر لی ہے لیکن وہ جانتا ہے کہ آخر میں اسے نقصان ہو گا، تکلیف اٹھانی پڑے گی تو کیا وہ پیچھے ہٹ سکتا ہے؟"

"تمہیں یقین ہے کہ یہ تمہارے دوست کا مسئلہ ہے؟"

زیان بے اختیار چونکا۔ چہرہ اٹھا کر ماں کو دیکھا جو اندر تک اترتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"یہ زمل نے بھی آپ سے ہی سیکھا ہے؟"

"بات مت بدلو۔" وہ جیسے خفگی سے بولیں۔

زیان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ اس نے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا۔

"دوست کا ہی مسئلہ ہے، ممی۔ میں ایسا کچھ نہیں کر رہا۔" نہ لہجہ ڈگمگایا تھا، نہ آواز لڑکھڑائی تھی۔ کاذب پر اعتماد تھا۔

سائرہ نے گہری سانس لے کر سر جھٹک دیا۔ وہی بات، دل یقین نہیں کرتا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے کہ کسی بھی انسان کی کریڈیبلٹی کے لئے، وقار کے لئے، سب سے قیمتی ترین ویلیو کیا ہوتی ہے؟"

"زبان کا پابند ہونا۔" وہ جواب دیتے ہوئے لمحے کے لئے رکا۔ ذہن کے شیشے پر جیسے کسی نے ہاتھ پھیر کر سطح صاف کر دی تھی۔

اس کی ماں بے اختیار مسکرائیں۔

"کوئی بھی معاملہ ہو، چاہے کتنا بھی غیر معمولی ہو...اس میں بھی اپنی بات سے پھر جانا، عہد پورا نہ کرنا...انسان کے وقار کو متاثر کرتا ہے۔ وہ اپنا اعتماد کھونے لگتا ہے۔ جب زبان دی ہے تو اسے ہمیشہ نبھانا ہے...اپنے فیصلے کے نتیجے کو قبول کرنا ہی اصل مضبوطی ہے۔ یہی اصل بہادری ہے۔"

"یعنی نقصان جو بھی ہو، کمٹمنٹ پوری کرنی ہے؟"

"ہر حال میں۔ ایک دفعہ کر لی ہے تو نبھانی ہے۔ اور یہ بہت مشکل ہے، اتنا کہ منافق نہیں کر پاتے کیونکہ ان کی ایک نشانی عہد کو پورا نہ کرنا ہی تو ہے...ہر نتیجے سے بالاتر ہو کر اپنی زبان پر قائم رہنے کا حوصلہ صرف مومن میں ہوتا ہے۔"

"اور پھر اگر اس نقصان کا مجرم ہمیں ہی ٹھہرایا جائے جبکہ ہمارے ہاتھ میں کچھ نہ ہو؟"

www.novelsclubb.com

سائرہ کی آنکھوں میں پریشانی کی ہلکی سی لہر اٹھی۔اس کے سوال آج بھی انہیں مضطرب کر دیتے تھے۔

"تو یہ قسمت ہو گی۔ جسے تمہیں قبول کرنا پڑے گا۔یہی امتحان ہو گا کہ ایسی بے بسی میں تم کیا کرو گے۔ کہانا، عہد پورا کرنے کی تکلیف صرف مومن ہی اٹھا سکتا ہے "۔

زیان نے لب کاٹتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔اصل کشمکش اب بھی وہیں تھی لیکن ہر سوال لفظوں میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔

سائرہ بغور اسے دیکھ رہی تھیں جو سر جھکائے موبائل کی تاریک اسکرین پر انگلی پھیر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کب جانا ہے کراچی؟" بوجھل سی خاموشی کو توڑنے کے لئے انہوں نے یونہی پوچھا۔

"پرسوں۔کچھ دن لگ سکتے ہیں،incontact نہیں رہ پاؤں گا۔" وہ کہتے ہوئے رُکا۔یوں جیسے کئی احساسات تھے، جنہیں وہ لفظوں میں نہیں ڈھال پا رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے؟"

یکدم سوال پر زیان نے چہرہ جھکائے، گہری سانس لی۔یہ دونوں عورتیں آخر کیوں اسے اندر تک جانتی تھیں؟

"میں سن رہی ہوں۔" کئی لمحوں کی خاموشی کے بعد سائرہ نے آہستگی سے کہا۔دل کو جیسے کوئی دھڑکا سا لگا تھا۔سیاہی مائل، ثقیل سا۔

www.novelsclubb.com

زیان نے ایک نظر ان کی گہری آنکھوں کو دیکھا جن میں کئی داستانیں مدفون تھیں۔کئی گزرے پہروں کی کہانی، کئی فنا ہوئے لمحوں کے قصے۔وہ عورت دشتِ ایذاء کا لمبا سفر پار کر کے آئی تھی۔دل میں کوئی ٹیس سی اٹھی۔وجہ وہی تھا۔ہمیشہ کی طرح۔اس نے ہلکا سا سر جھٹک دیا۔

"ایک بیٹے کے لئے اس کا آئیڈیل ہمیشہ باپ ہوتا ہے۔" دھیمی آواز میں ان کہی سی اذیت تھی۔ "مگر میری آئیڈیل آپ رہی ہیں۔ میں آپ جیسا بننا چاہتا تھا۔"

سائرہ کا لمحے کے لئے سانس تھم گیا۔ کچھ تھا جو دل میں اترتا، زخموں پر مرہم رکھنے لگا۔

"آپ جیسی بے خوفی، مضبوطی اور آزادی چاہتا تھا۔ میں نے اپنی بہادر ماں کو آئیڈیلائز کیا جن سے میں نے سب سے زیادہ محبت کی ہے، جو ہمیشہ میرے لئے لڑیں۔ لیکن میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ آپ کی اذیتوں کی وجہ میں بنوں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کو میری وجہ سے تکلیف ہو لیکن ایسا ہوا، پھر بار بار ہوا۔" اس کی آواز میں آخر میں بے بسی اتر آئی۔ دل گھٹن میں گھرنے لگا۔ ذات مبہم ہونے لگی۔

سائرہ کی نگاہوں کے آگے جیسی دھند چھانے لگی۔ وہ لب بھینچے اسے دیکھے گئیں۔

"تم کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

وہ چند لمحے خاموش رہا پھر گہری سانس لیتے ہوئے کنپٹی رگڑی۔

"بس یہی کہ میں نے آپ کو آئیڈیلائز کیا ہے۔ میں ہمیشہ آپ کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں ہوں یا نہ ہوں۔" آخری فقرہ وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔

"مضبوطی کی وجہ باقی رہنی چاہیے۔"

زیان کچھ نہ کہہ سکا۔ بے بسی سے انہیں دیکھا پھر سر جھٹک دیا۔ ہر حد آزمائی جانے والی تھی... یہ دل کی سرگوشی تھی جسے وہ نظر انداز نہیں کر پا رہا تھا۔

اس نے سر ان کی گود میں رکھتے ہوئے پاؤں لمبے کر لئے اور آنکھیں بند کر لیں۔ سائرہ گہری سانس لے کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔ وہ کب اتنا بڑا ہوا کہ اپنے احساسات چھپانے کے قابل ہو گیا؟ ان کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔

باہر رات آہستہ آہستہ بہہ رہی تھی۔ کاش کہ وقت وہیں رک جاتا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آفندی ہاؤس کے کنٹرول روم میں معمول کا سناٹا تھا۔ فضا ثقیل تھی، خاموشی میں وحشت کا راج تھا۔ اعتزاز پیچھے کو ٹیک لگائے بے تاثر چہرے کے ساتھ موبائل کے اسپیکر سے ابھرتی آواز سن رہا تھا۔

"تمہیں یقین ہے کہ وہ اس پلان کو اوپر نیچے نہیں کریں گے؟" اس نے یکدم بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

ملائکہ اضطرابی انداز میں نیکلیس پر انگلی پھیرتے ہوئے سن رہی تھی۔ اس کے برعکس ابتہاج پرسکون سا بیٹھا تھا۔

"سو فیصد یقین ہے۔ ہم کل شام کو ہی آئیں گے اور لفٹ کا استعمال سب سے پہلے وہی کرے گا۔" مطمئن آواز ابھری۔

"لفٹ؟" اعتزاز بے اختیار چونکا۔

"ہاں، انہوں نے پتہ لگا لیا تھا کہ وہ دروازہ دراصل زیر زمین ہال کو جاتی لفٹ ہے۔ چونکہ ایک بندے کی اسپیس ہے تو زیان ہی پہلے آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"یہ کل کے بچے تو توقع سے زیادہ تیز ہیں۔" ابتہاج نے ستائشی انداز میں تبصرہ کیا۔

"ایک سوال کروں؟" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس کی آواز اسپیکر سے ابھری۔

"پوچھو۔" جانتے بوجھتے بھی اعتزاز نے ناخن سے ٹھوڑی رگڑتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے؟" اس نے عجیب سی آواز میں پوچھا۔

اعتزاز ہلکا سا چونکا پھر ملائکہ کو دیکھا جس نے لبوں پر انگلی رکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

"ہم کچھ نہیں کریں گے۔ بس اس جگہ سے اپنا سامان ہٹا دیں گے یوں انہیں کوئی ثبوت نہیں ملے گا۔ ہم وائٹ کالر ہی رہیں گے۔" اس نے پر سکون انداز میں اعتماد سے کہا۔

"اوکے۔" دوسری جانب اس نے گہری سانس لی۔

"خیر اگر کوئی ردوبدل ہوتا ہے تو کال کر دینا۔ تمہارا پاسپورٹ اور کارڈ دو ہفتوں تک پہنچ جائے گا۔"

"شکریہ۔" مختصراً کہتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی۔

پیچھے کو ہوتے ہوئے اعتزاز نے دو انگلیوں سے آنکھیں مسلیں۔ ابتہاج نے پر سوچ انداز میں اسے دیکھا۔

"کیا وہی پلان ہے جو اسے بتایا ہے؟"

"مجھے پتہ ہے کہ نیا نیا دھوکہ دینا اسے اندر سے ڈسٹرب کر رہا ہے، اصل پلان بتا دیا تو کہیں اس کے اندر کا وائٹ نائٹ جاگ نہ جائے۔ سو بہتر ہے کہ وہ لاعلم ہی رہے۔"

"اصل پلان ہے کیا؟"

www.novelsclubb.com

"انجام اور اختتام۔" برف سا سپاٹ پن، بے رحم سا تاثر۔

ابتہاج نے گہری سانس لے کر سر کو خم دیا۔ ملائکہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔ دل میں تھکن سی اتری تھی۔

بقا کی یہ جنگ بے رحم ہوتی جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

شہر سے باہر، کنارے پر پہاڑوں کی رینج رات کی سیاہی اپنے اندر سموئے، خاموشی سے وسیع رقبے پر پھیلی تھی۔ نیچے سے شہر کی زرد جگمگاتی بتیاں روشن تھیں۔ رات اترتے ہی خنکی میں اضافہ ہونے لگا تھا۔ ٹھنڈی ہوا سرسرا رہی تھی۔

پتھر سے ٹیک لگائے، زیان جو گر سے گھاس مسلتے ہوئے ساتھ بیٹھی لڑکی کی بات سن رہا تھا۔ وہ نقاب نیچے کئے، سر جھکائے تنکے اکھاڑ رہی تھی۔ اسکارف ہلکی ہوا میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔

"اب بتا بھی دو کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

زیان نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"دنیا کے ہنگاموں سے دور، خاموشی سے کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔"

"میرے ساتھ؟" زمل نے گردن موڑ کر پوچھا۔ لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ مچل رہی تھی۔ فضا کا سکون جیسے وجود پر چھا رہا تھا۔ وہ کافی حد تک فریش لگ رہی تھی۔

"مجھے ناول کا ہیرو سمجھنا چھوڑ دیں، مسز۔"

زمل نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"ایک عام انسان اگر بیوی سے اعترافِ محبت کر لے گا تو اس کی شان میں کمی نہیں آجائے گی۔"

"بیوی پہل کر لے۔" وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولا۔

زمل نے تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ساتھ پتھر سے پیچھے کو ٹیک لگالی۔ آنکھوں میں زرد بتیوں کا لرزتا عکس جھلملا رہا تھا۔ چند لمحے خاموشی رات کے اندھیرے میں مدغم ہوتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"میں کل دو دنوں کے لئے کراچی جا رہا ہوں۔"

مدھم آواز نے سکوت توڑا تھا۔ وہ ویسے ہی سامنے دیکھ رہا تھا۔ سیاہی مائل آنکھوں میں کئی بے نام احساسات تھے جنہیں الفاظ پہنانا مشکل تھا۔

سماعتوں نے الفاظ جذب کئے تو زمل بے اختیار گردن موڑ کر اسے دیکھا۔کچھ تھا اس لمحے میں، جو دل کو چھو گیا۔

سیاہی میں لپٹا احساس... شکستہ ردھم... بے نام خوف۔

وہی لمحہ جو کہانی بدل کر رکھ دیتا ہے۔ ثقیل... بوجھل... جان نکال دینے والا۔

"کیوں؟" وہ بنا پلکیں جھپکائے، اسے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ کام ہے۔ آئی جی صاحب اور عارب کے ساتھ۔" یونہی آہستگی سے وہ جھلملاتی روشنیوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

دل اپنی دھڑکن کے ساتھ بے قابو ہو رہا تھا۔ نامحسوس انداز میں مٹھی بھینچے، وہ اسے دیکھے گئی۔ کیا تھا جو بے چین کر رہا تھا... روح میں سنسناہٹ اتار رہا تھا... قلب کو مضطرب کر رہا تھا؟

"آفندی کے پیچھے جا رہے ہو؟" اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

اب کہ زیان ہلکا سا مسکرایا۔ گردن موڑ کر روشن آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔ وہ جیسے جانتا تھا۔ اعتماد سے نفی میں سر ہلایا۔

"کہو تو تسلی کے لئے بات کروادوں؟"

"وہ بھی وہی کہیں گے جو تم کہہ رہے ہو۔" تند ہی سے کہتے ہوئے چہرہ سیدھا کر لیا۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ وہ اس کی نگاہوں کو نظر انداز کئے، ویسے ہی ابرو اکھٹے کئے روشنیوں کو دیکھ رہی تھی جو یکدم ہی پھیکی اور بے جان محسوس ہونے لگی تھیں۔

"مجھے مس کرو گی؟" نجانے کیسے... بغیر کسی ارادے کے... اچانک اس کے لبوں سے پھسلا تھا۔

زمل کی گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ آہستگی سے نظریں ترچھی کیں۔

www.novelsclubb.com

"خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ دو دنوں میں لوٹ آؤ گے۔" وہ جیسے کچھ اور سننا چاہتی تھی۔ جیسے وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلائے گا...اسے یقین دلائے گا کہ وہ واقعی دو دنوں بعد لوٹ آئے گا۔

مگر اس نے کتھئی آنکھوں میں واضح کچھ بجھتے دیکھا تھا۔ زیان نے گردن سیدھی کر لی۔ اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔ زمل کا دل جیسے سمندر کی تہوں میں ڈوب گیا۔

"زیان۔" اس نے شانے سے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔ "دو دنوں بعد واپس آؤ گے ناں؟"

وہ خوف اور اضطراب کی ملی جلی کیفیت سے پوچھ رہی تھی۔ زیان نے ایک نظر اپنے کندھے پر ٹکے اس کے ہاتھ پر ڈالی پھر چہرہ اٹھایا۔ وہ مسکرا دیا تھا...جی جان سے...

"میری خاموشی سے اتنا پریشان ہونے والی لڑکی مجھے مس نہیں کرے گی، یقین نہیں آیا۔"

زمل کے تنے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔وہ صرف مذاق کر رہا تھا...ہمیشہ کی طرح تنگ کر رہا تھا...اس نے اپنے خاردار وہم کو جھٹک دیا۔ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہوئی۔

"میں کیوں مس کروں گی؟"اس نے جیسے گردن کڑا کر جتایا۔"اپنی ساس کے ساتھ کوالٹی ٹائم گزاروں گی۔"

زیان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"تمہاری ساس پرسوں زرینہ حانم کی بیٹی کی شادی میں شرکت کے لئے جا رہی ہیں۔تم بھی انوائیٹڈ ہو۔"

"میں نہیں جا رہی۔"اس نے سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے پتہ ہے کہ تم مجھے مس کرو گی مگر تمہیں جانا چاہیے۔اکیلے کیا کرو گی؟"

"اپنے گھر میں کوئی اکیلا نہیں ہوتا۔"

زیان بے اختیار گہری سانس لے کر رہ گیا۔اس لڑکی کے فلسفے بس وہی سمجھ سکتی تھی۔

زمل نے پیچھے کو ٹیک لگاتے ہوئے نگاہیں موڑیں۔وہ سر جھکائے، چابی سے گھاس کھرچ رہا تھا۔اس نے ٹھنڈی ہوا میں پھیلتی اس کے پرفیوم کی خوشبو، سانس کھینچ کر اندر اتاری۔وہ زندگی تھی... سکون تھا... طمانیت تھی۔وہ چند لمحے یونہی اسے دیکھتی رہی پھر نگاہیں اٹھائیں۔سیاہی میں ڈوبا آسمان خاموش لگتا تھا جس پر تیرتے بادل روشنیوں کی وجہ سے زرد لگ رہے تھے۔وہ تھکا تھکا سا مسکرائی۔

"زیان۔"

خاموشی یکدم مجروح ہوئی۔اپنی سوچوں میں گم وہ ہلکا سا چونکا پھر یونہی چہرہ جھکائے گہری سانس لی۔مدھم انداز میں وہ پکار عام نہیں تھی، کئی لمحوں کی داستان اس میں مدفون تھی مگر وہ ان روشن آنکھوں میں نہیں دیکھ سکا۔اسے لگا، وہ اس کا ہر راز جان لے گی جو فی الحال وہ عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کہو۔" وہ اب چابی کو ٹشو سے رگڑ رہا تھا۔

"بہت محبت کی ہے تم سے۔اب مجھے آزمانا مت۔"

ہاتھ رکے تھے، سانس تھم گیا۔ وہ پتھر کا مجسمہ ہوا، دل راکھ میں بدلنے لگا۔ رد ھم بدلا، روح سلگ اٹھی۔

زیان ارتضی کو اپنا وجود پاتال کی گہرائیوں میں دھنستا محسوس ہوا۔ نگاہوں کے آگے دھند اترنے لگی۔ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا... وہ لمحہ اسے اندر تک جھنجھوڑ گیا تھا۔ ذات زنجیروں میں جکڑی جانے لگی۔

اس کا اعتراف بھاری تھا یا آخر میں کی جانے والی منت نے جان نکالی تھی... وہ سمجھ نہ سکا۔

زمل نے ضبط سے نمی کو آنکھوں تک آنے سے روکا۔ دل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی... اتنی کہ یہ خاموشی گراں گزرنے لگی تھی۔

"بالآخر۔" کتھئی آنکھوں والا مرد مسکرایا... بمشکل سانس کھینچتے ہوئے، وہ گیلی آنکھوں کے ساتھ مسکرایا تھا۔ نیم اندھیرے نے اس کا پردہ رکھ لیا تھا، ساتھ بیٹھی لڑکی، ان آنکھوں میں ٹھہری نمی نہیں دیکھ سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بالآخر، ایک سال بعد آپ نے اعترافِ محبت کر لیا، مسز ارتضی۔"

وہ کیا تھا؟ اداکار... کاذب... یا ملمع ساز... آنے والے وقت کی چاپ کو نظر انداز کئے، وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

اس کا انداز، زمل کو ہر خوف بھلانے لگا۔ سب ٹھیک تھا... سب ٹھیک رہنے والا تھا۔ وہ اسی کے انداز میں، جی جان سے، دل سے مسکرائی اور کندھے اچکائے۔

"میں نے ہر سانس کے ساتھ کیا تھا، علم نہیں ہوا؟" وہ جتاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

زیان ارتضی کی مسکراہٹ میں یاسیت گھل گئی۔ آنکھوں میں کچھ جھلملایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دل میں اتارا تھا... آنکھوں پر بٹھایا تھا۔ تم علم کی بات کرتی ہو۔"

زرد روشنیوں کی تمازت یکدم بھڑک کر چمکی تھی۔ الفاظ کی بازی گر اسے دیکھ کر رہ گئی۔ دل رک کر شدت سے کانوں میں دھڑکا تھا۔ وہ عام سے لفظوں والا ساحر ہمیشہ مسحور کر دیتا تھا۔

یُسر کا احساس پھر آنکھیں نم کر گیا۔ لمحوں کے لئے ہر اذیت عدم ہونے لگی۔اس نے گہری سانس لیتے ہوئے پتھر سے سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔انگ انگ میں ماحول کا سکون اترنے لگا۔

زیان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔آنکھوں میں کچھ بجھ سا گیا۔کیا دل کے اس سیاہ خیال کا حقیقت بننا ضروری تھا؟ کیا زندگی اس لڑکی کے ساتھ مکمل نہیں رہ سکتی تھی؟ ہمیشہ...ابد تک؟

چہرہ سیدھا کرتے ہوئے اس نے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھاما اور انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگا لی۔جو لمحے کامل تھے...ان کے فسوں کو انتہا تک پہنچانا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

زمل نے بے اختیار آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔وہ ویسے ہی سامنے دیکھ رہا تھا۔ لبوں کو ہلکی سی مسکراہٹ چھو گئی۔

اس رات میں سکون کی انتہا تھی... مگر وہ سکینت کے کچھ آخری لمحات تھے۔

☆☆☆☆☆☆

سورج آہستہ آہستہ غروب ہوتا دنیا کو اندھیرے کی طرف دھکیل رہا تھا۔اداس سی شام چہار سو چھا رہی تھی۔کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔کلائی پر گھڑی باندھتے ہوئے زیان نے سر اٹھا کر آئینے میں دیکھا۔

جینز پر سیاہ شرٹ پہنے، گیلے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔کتھئی آنکھوں میں تکان سی اذیت تھی۔وہی خیال جو ذہن میں امڈ رہا تھا، کسی اندھیر حقیقت کی طرح ساری روشنیوں کو نگلنے کے لئے تیار تھا۔

عقب میں زمل کا عکس چمک رہا تھا جو بیڈ پر رکھا بیگ تیار کر رہی تھی۔بالوں کو کیچر میں باندھے خاموش لگ رہی تھی۔زیان گیلے بال برش کرتا چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

"رات سوئی نہیں تھیں؟"

زمل نے چونک کر سر اٹھایا، وہ جیکٹ کی زپ چڑھاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ خفیف سا سر جھٹکتے ہوئے وہ سست روی سے شرٹ تہہ لگانے لگی۔

"نیند نہیں آئی۔" آنکھوں کی سرخی چراتے ہوئے اس نے سر جھکائے رکھا۔

پرفیوم اسپرے کرتے ہوئے زیان نے بغور اس کا عکس دیکھا۔

"اتنی خاموش کیوں ہو؟"

لمحے کے لئے زمل کے ہاتھ رکے۔ سر اٹھا کر آئینے میں جھلکتا عکس دیکھا۔ نگاہ میں نگاہ الجھی... کئی جذبے بے کراں ہوئے۔ زیان نے نظریں چرالیں۔ اس کے اسراروں کو مبہم ہی رہنا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا جانا ضروری ہے؟"

"کمٹمنٹ کی ہے جسے نبھانے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے میرے پاس۔" اس نے ہلکا سا سر جھٹک دیا۔

زمل نے بے بسی سے اسے دیکھا پھر بیگ کی زپ چڑھائی اور بالوں کو رف سے جوڑے میں باندھتے ہوئے پلٹ گئی۔ وہ اس کی مانتا ہی کب تھا؟

زیان گہری سانس لے اس کی طرف مڑا۔

"پریشان کیوں ہو؟" نرمی سے پوچھا۔

وارڈروب کے پٹ سلائیڈ کرتے ہوئے وہ لمحے کے لئے رکی پھر پلٹ کر ایک زخمی نگاہ اس پر ڈالی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے، اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟ سکون سے اپنے کام پر جاؤ۔"

وہ تکان سے مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ایسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں؟"

زمل کو اپنے دل کا ردھم بدلتا محسوس ہوا۔ اس نے آنکھیں میچ کر نمی اندر اتاری پھر اس کی طرف پلٹی۔

"تو پھر مت جاؤ۔"

زیان نے گہری سانس لے کر کنپٹی رگڑی۔وہ اسے کیسے سمجھائے جبکہ وہ کبھی سمجھا ہی نہیں سکا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تم اتنا کیوں سوچ رہی ہو؟میں کسی جنگ پر نہیں جارہا جو واپس آنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔صرف ایک چھوٹا سا کام ہے،دو تین دن لگیں گے۔کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو؟"

"مجھے ملائکہ کی کال آئی تھی۔"چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ مدھم انداز میں بولی۔

زیان نے چونک کر اسے دیکھا پھر بے اختیار سیدھا ہوا۔برق سا خیال دل کو چھو گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہا اس نے؟"وہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا۔

زمل نے گیلی پلکیں اٹھا کر زخم خوردہ انداز میں اسے دیکھا۔

"یہی کہ رات گہری ہونے والی ہے۔"

وہ لمحے کے لئے کچھ نہ کہہ سکا۔وہی بدترین احساس پھر انگ انگ میں سمانے لگا۔اذیت سِوا ہو رہی تھی مگر ظاہر کئے بنا اس نے گہری سانس لیتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"میں ان کے پیچھے نہیں جا رہا۔اسے اگنور کرو۔"

"تمہارا ہر قدم تمہیں اسی کھیل کی طرف لے جاتا ہے جو تمہارے لئے سانس لینے سے جتنا ضروری ہے۔اب میں کیسے مان لوں کہ ایسا نہیں ہے؟" وہ بے بسی سے تیز انداز میں کہتی گئی۔"تم کیوں نہیں سمجھ رہے کہ ہر حد پار کرنے والے اب بھی خاموش نہیں بیٹھیں گے۔انہوں نے کچھ نہ کچھ پلان کیا ہو گا۔"

زیان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔کیا احساس تھا جو اسے بے قرار کر رہا تھا؟ کیا واقعی دل مربوط تھے؟ اس نے بے اختیار لب کاٹا۔قلب اب تھکنے لگا تھا۔اس نے گہری سانس لی۔

"تم صرف خود سے اخذ کر کے اپنی پریشانی بڑھا رہی ہو۔ایسا کچھ نہیں ہے،ٹرسٹ می۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زمل کو انجانی سی تکلیف رگوں میں دوڑتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اپنے سیاہ، خاردار احساس کو لفظوں کا روپ کیسے دے؟ وہ اسے کیسے سمجھائے؟ کیسے روکے؟ بے بسی انگ انگ سے نمایاں تھی۔

"وجدان غلط نہیں ہوتا، زیان۔" آنکھوں میں کرچیاں سی بکھری تھیں۔

بے چینی، سراسیمگی، اضطراب سب امڈ رہا تھا۔

دل میں اٹھتی ٹیس ہر رستے زخم کو مات دے گئی۔ ریزہ ریزہ ہوتی کرچیاں روح میں اترتی مزید تکلیف دینے لگی تھیں۔ وجدان غلط نہیں ہوتا... یہی احساس تو دل کے بخیے ادھیڑ رہا تھا۔ مگر اس نے سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر میرے لئے دعا کرنا۔" وہ آہستگی سے بولا۔

دل نے دھڑکن خطا کی۔ آنکھیں پھر گیلی ہونے لگیں۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی، الفاظ ختم ہو چکے تھے۔

لاؤنج کی کھڑکیوں سے جھانکتی شام دھیرے دھیرے گزر رہی تھی۔وہی معمول کی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔آہٹ پر سائرہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔صفحہ پلٹاتی انگلیاں تھم گئیں۔لبوں کو مسکراہٹ سی چھو گئی۔

"اتنا تیار ہو کر کام پر جا رہے ہو؟"وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

زمل دھندلی پڑتی نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔کاش کہ وہ اسے روک لیتیں۔ دل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

"اتنے ہینڈسم بیٹے پر فخر کرنے کے بجائے آپ مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے ناشکری کر رہی ہیں۔"زیان نے جیسے جتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

سائرہ بے اختیار ہنس پڑیں۔زمل کی آنکھوں کی نمی بڑھ گئی۔زیان کو دل پر پڑا بوجھ بھاری ہوتا محسوس ہوا،اس نے نامحسوس انداز میں لب کاٹا۔ماں کی آنکھوں کی چمک اسے گھٹنوں کے بل جھکا دینے کے لئے کافی تھی۔

"تو پھر،جا رہے ہو؟"انہوں نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"آپ اپنا خیال رکھئے گا اور حانم کے ساتھ اپنا ٹائم انجوائے کریں۔ کوشش کروں گا کہ کال کر سکوں۔" اس نے نگاہیں چراتے ہوئے کہا۔ آنکھوں کی رسائی سے روح کے زخم عیاں نہیں ہونے چاہیے تھے۔

زمل نے سانس کھینچ کر نمی اندر اتارنا چاہی مگر آنسو ابلنے کے لئے تیار تھے۔

"واپس کب آؤ گے؟"

زیان کو جان سولی پر لٹکتی محسوس ہوئی۔ اس نے بمشکل بھاری پڑتا سانس کھینچا۔ اس کی خاموشی زمل کے دل کو پھر شدت سے دھڑکا گئی۔ اس نے بے اختیار اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"جلد ہی۔" وہ بمشکل مسکرایا تھا۔

"ہمیشہ انتظار کرواتے ہو۔" انہوں نے شکوہ کناں انداز میں کہا۔ آنکھوں میں مبہم سی نمی اتر آئی تھی۔

زمل کی برداشت جواب دینے لگی۔وہ پلٹ گئی۔الوداع جان نکال رہا تھا۔سانس گھٹنے لگا تھا۔

زیان نرمی سے بازوان کے گرد لپیٹتے ہوئے خود سے لگایااور جھک کر بال چومے۔

"میں نے سب سے زیادہ محبت آپ سے کی ہے، ممی۔میری مضبوطی کی وجہ بھی آپ ہیں،اس لئے پریشان مت ہوئیے گا۔"

سائرہ کی پلکوں سے آنسو ٹوٹ کر لڑھک گیا۔انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی۔وہ تھک کر مسکرایا۔سکون اسی لمس میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"خدا حافظ۔"

سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔سائرہ ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھتی رہیں۔

لان میں چھائی شام، دم توڑنے کو تھی۔اداسی گہری ہوتی روح پر حاوی ہو رہی تھی۔وہ خاموشی سے پلر سے ٹیک لگائے، سر اٹھائے جامنی ہوتے آسمان کو دیکھ رہی تھی جس پر سیاہی پھیلنے کا وقت ہوا چاہتا تھا۔

آہٹ ابھری اور پھر وہ اس کے برابر آ کھڑا ہوا۔ مخصوص کلون خوشبو پھیلنے لگی۔ زمل کی آنکھوں میں ٹھہری نمی منظر دھندلا کرنے لگی۔

"ایک بات پوچھوں؟"

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے، گردن موڑے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ چہرہ اٹھائے آسمان کو... جہاں تاریکی بڑھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حالانکہ تم نے کبھی میری کوئی بات نہیں مانی۔" وہ یونہی زکام زدہ آواز میں بولی۔

زیان نے بے اختیار گہری سانس لی۔

"تمہیں کیوں لگ رہا ہے کہ میں واپس نہیں..."

"مجھے ایسا کچھ نہیں لگ رہا۔" وہ جیسے تڑپ کر سیدھی ہوئی۔ "تم اپنے قیاس مت لگاؤ۔"

زیان نے ہلکا سا نفی میں سر ہلایا۔ وہ جیسے بہت کچھ کہنا چاہ رہا تھا... آغازِ ہجر کی نوید... لاحاصل انتظار کا کرب... کبھی نہ لوٹنے کا عندیہ... مگر وہ اسے قبل از وقت نہیں توڑ سکتا تھا۔ اسے اپنے سامنے بکھرتے دیکھنا، اس کی برداشت سے باہر تھا۔

"ٹھیک ہے پھر..." وہ قطعی لہجے میں بولا۔ "اب تم ایسا کچھ نہیں سوچو گی، نہ ہی پریشان ہو گی ورنہ میں تمہیں ممی کے ساتھ حانم کے گھر بھجوا دوں گا۔ اگر یہی سب سوچنا ہے تو اکیلے یہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

زمل بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔ دل جکڑا جا رہا تھا۔ آہستگی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے، ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی سے بال ہٹائے۔ انگلیاں لرز گئیں۔

"لوٹ آنا، پلیز۔" آواز میں کپکپاہٹ اتری۔

زیان نے ایک نظر گلابی آنکھوں میں چھائی نمی کو دیکھا۔یہ وہ لڑکی تھی جس کا احساس، ہر جذبے پر بھاری پڑتا جا رہا تھا...جو زندگی بنتی جا رہی تھی۔اس نے آہستگی سے اس کا سر اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے نرمی سے تھپکا۔

"خود کے لئے اپنا بہت خیال رکھنا۔" محبت سے سرگوشی کی۔

وقت کو تھم جانا چاہیے تھا...ان لمحوں کو امر ہو جانا چاہیے تھا...یہ پل باقی رہنے چاہیے تھے۔ہر بند فنا کئے، ہر پہرہ ختم کئے، وہ رو پڑی۔دبی دبی سسکیاں لبوں پر مچلنے لگیں۔وہ بنا کچھ کہے، بس روتی گئی۔وہ تھک چکی تھی، وہ ہار رہی تھی۔

زیان نے ضبط سے نمی کو آنکھوں تک آنے سے روکا۔پلکیں جھپکا کر گہری سانس لی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اب شک ہونے لگا ہے کہ میں شائد جنگ پر جا رہا ہوں۔ایسے تو کسی فوجی کی بیوی بھی الوداع نہیں کرتی ہو گی۔فار گاڈ سیک زمل۔"

"تم بہت برے ہو۔" وہ ویسے ہی رو رہی تھی۔

"جیسا بھی ہوں، تم نے ہی چنا تھا۔"

"اب اس کی سزا دو گے؟" آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر برہمی سے اسے دیکھا۔

وہ بے اختیار مسکرایا۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پوروں پر اس کے آنسو چُنے۔

"سود سمیت ہر شکوے کا جواب لوٹاؤں گا۔"

زمل کا دل شدت سے دھڑکا۔ دل پر کوئی پھوار سی گری تھی۔ محض واپسی کے اشارے نے رگوں میں نئی جان دوڑا دی تھی۔ اس نے دھیرے سے آنکھیں رگڑیں اور پھر ان کتھئی آنکھوں میں دیکھا جن کی محبت کا اسیر ہوئے، اسے زمانہ بیت چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر میں انتظار کروں گی۔"

لاحاصل... زیان کو اپنا سانس گھٹتا محسوس ہوا۔ جو ذہن میں امڈ رہا تھا اگر وہ حقیقت ہو گیا تو وہ زندگیاں اندھیر کرنے کا مجرم ٹھہرے گا۔ اس نے بے دردی سے لب کاٹا۔

مگر ستم یہ کہ اس کے ہاتھ میں کچھ تھا ہی نہیں۔وہ بھاری دل کے ساتھ مسکرایا۔آہستگی سے سر کو خم دیا۔

"فی امان اللہ۔" وہ دھیرے سے بولی۔

چند لمحے روشن آنکھوں کو دیکھنے کے بعد وہ گہری سانس لے کر پلٹ گیا۔دل لمحے کے لئے خالی ہو گیا تھا۔جو اس نے چھوڑ دیا تھا...وہی اس کی متاع تھی۔وہ جیون وار چکا تھا۔

دروازہ کھولتے ہوئے وہ رکا پھر پلٹ کر دیکھا۔

زمل نے لرزتے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔دل پھر سسک اٹھا۔آخری نظر...آخری الوداع...آخری احساس۔اس کا وجدان بے رحم ہوتا جا رہا تھا۔

زیان ہلکا سا مسکرایا۔اداس، خاموش سی مسکراہٹ۔اس کی جانب ہاتھ ہلا دیا۔

وہ مسکرا نہ سکی۔ہاتھ اٹھایا لیکن گرا دیا۔وہ الوداع بھی نہ کر سکی۔ڈوبتے دل کے ساتھ وہ اسے چوکھٹ پار کرتے دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"نہ سوالِ وصل، نہ عرضِ غم، نہ حکایتیں، نہ شکایتیں
تیرے عہد میں دلِ زار کے سبھی اختیار چلے گئے۔"

وہ آہستگی سے بڑبڑائی۔ آنسو تیزی سے لڑھکنے لگے۔ وہ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

دل کا ایک حصہ اسی لمحے میں مر گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

اس رات کی تاریکی بے حد دبیز تھی۔ ہر شے جیسے جمود کا شکار ہوتی جا رہی تھی۔ سیاہی میں کھڑی عمارت زندگیوں کو اندھیر کرنے کے لئے تیار تھی۔ دور کہیں کوئی گیدڑ اپنے زخموں کو چاٹتا رو رہا تھا۔ ہوا لمحے کے لئے پتوں میں سرسراہٹ پیدا کرتی پھر خاموشی چھا جاتی۔ وہ رات واقعی سب احساسات کو برف کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آنے والے طوفان سے مکمل انجان وہ پانچوں دیوار کی اوٹ میں کھڑے تھے۔چہروں کو ماسک سے چھپا رکھا تھا۔زیان نے رسی کا رول کھولتے ہوئے سر اٹھا کر دیوار کو دیکھا۔اونچائی زیادہ نہیں تھی۔

"Go on"۔اس نے دھیمے انداز میں سرگوشی کی۔

عارب اور باسل نے رسی کو گھماتے ہوئے دیوار پر پھینک دیا۔ہک وہیں کہیں پھنس گئی۔دو ہاتھوں میں رسی لپیٹے ہوئے جھٹکا دیا لیکن رسی مضبوط تھی۔زیان پہلے ہی ڈال چکا تھا۔

آٹھ منٹ کی مشقت کے بعد ان پانچوں نے دیوار پھلانگ لی۔اندر یوں چھلانگیں لگائیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔

"یہ اب تک کا سب سے مشکل کام تھا۔"انابیہ نے سانس درست کرتے ہوئے دھیرے سے کہا۔عارب نے بمشکل اپنے آپ کو جواب دینے سے روکا۔ادھار رہا۔

www.novelsclubb.com

عمارت کی راہداریوں میں موت سا سناٹا تھا۔ایک موڑ کاٹتے ہوئے انہیں سیڑھیاں نیچے اترتی دکھائی دیں۔

"یہ گودام ہے۔" مائعزم نے آہستگی سے سرگوشی کی۔"یہیں وہ دروازہ ہے۔"

سیڑھیاں اتر کر زیان نے احتیاط سے ٹارچ کی روشنی گراتے ہوئے جائزہ لیا۔تنگ سی جگہ پر دیوار کی چوڑائی کے برابر وہ دروازہ پہلی نظر میں واضح نہیں ہوتا تھا۔اگر انہیں علم نہ ہوتا تو اتنی جلدی اس کی ہیئت غیر مبہم نہ ہوتی۔

عارب نے دستانے پہنے ہاتھوں سے بٹن دبایا۔بنا کسی آواز کے خودکار دھاتی دروازے جدا ہو گئے۔تین فٹ کے برابر وہ جگہ بے حد تنگ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اتنی جگہ بنانے کی زحمت بھی نہ کرتے۔" وہ کوفت سے بڑبڑایا۔

زیان نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس اندر کو کھینچی۔ٹارچ باسل کی طرف اچھال دی جسے اس نے کیچ کر لیا۔پسٹل کا میگزین چیک کرتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر ان چاروں کو دیکھا۔

"زیادہ سے زیادہ تین منٹ ہوں گے۔میرے بعد..."

"میں آؤں گا۔" بنا کسی تاخیر کے عارب نے تیزی سے کہا۔

زیان نے ایک نگاہ اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر سب ٹھیک رہا تو میں اشارے کے طور پر لفٹ میں کی چین رکھ دوں گا، اگر ایسا نہ ہوا تو واپس لوٹ جانا۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

کچھ تھا جو فضا میں بھاری پڑتا جا رہا تھا۔دل شدت سے دھڑک رہے تھے۔چند لمحے خاموشی سے پگھلتے رہے پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"زیان۔" عارب نے یکدم پکارا۔

www.novelsclubb.com

وہ بٹن دبا تا رک گیا۔سوالیہ ابرو چکائی۔

"اپنا خیال رکھنا۔" اس نے آہستگی سے کہا۔

مائعزم بے دردی سے لب کچلتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔انابیہ کی آنکھوں میں ہلکا سا اضطراب تھا۔باسل سر جھکائے جو گر سے فرش مسل رہا تھا۔زیان نے باری

باری سب کو دیکھا پھر نگاہیں عارب پر ٹھہر گئیں۔اس کی آنکھوں میں بے نام سی بے بسی تھی۔

اس نے خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے بٹن دبا دیا۔لفٹ کے دروازے بند ہو گئے۔

وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆

لفٹ کے دروازے بند ہوئے تو لمحے کے لئے اسے یوں لگا جیسے وہ کسی قبر میں زندہ اتار دیا گیا تھا۔تمام زہریلی سوچوں سے پیچھا چھڑاتے ہوئے اس نے سر جھٹک دیا۔اس کی آنکھیں بے تاثر لگ رہی تھیں، گویا وہ تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

چند لمحوں بعد لفٹ رک گئی۔دل لمحے کے لئے تیزی سے دھڑکا۔خودکار دروازے جدا ہو گئے۔سامنے طویل زرد روشنیوں میں ڈوبا ہال تھا۔گہری سانس کھینچتے ہوئے اس نے قدم اندر رکھ دیا۔پیچھے لفٹ کے دروازے بند ہو گئے۔

اس نے الجھن سے ارد گرد دیکھا پھر کلائی موڑ کر گھڑی پر نگاہ ڈالی۔

اسی لمحے کوئی عجیب سا احساس ابھرا۔اس کے عقب سے آہٹ ابھری۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں پلٹتے ہوئے اس نے مقابل کی سلاخ مٹھی میں دبوچ کر روکی تھی۔ نقاب میں حملہ آور بوکھلا گیا۔زیان نے سلاخ کو جھٹکا دیتے ہوئے،اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر پوری قوت سے مکا اس کے چہرے پر جڑ دیا۔وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔زیان نے سلاخ کھینچ لی۔

تبھی مرکزی دیوار کے دروازے کھلے۔بھاری قدموں کی آہٹ سے ہال گونج اٹھا۔ لمحے کے لئے زیان نے سر اٹھا کر دیکھا۔پیشانی کی رگیں تن گئیں۔صیاد واضح ہوا...جال عیاں ہوا۔

"میں آج بھی تم سے ایک قدم آگے ہوں،ارتضی۔"اسپیکر سے گونجتی آواز چہار سو پھیلتی گئی۔

وہ دس ہٹے کٹے کرخت چہروں والے آدمی تھے جن کی آنکھوں سے ہی سختی ٹپک رہی تھی۔ہاتھوں میں لوہے کی سلاخیں تھامے،وہ کسی بھی لمحے اپنے شکار پر جھپٹنے کو تیار لگتے تھے۔

کتھئی آنکھوں میں برف سی ٹھنڈک کی تہہ چڑھتی گئی یوں جیسے کبھی ان آنکھوں میں نرمی کی رمق نہ ابھری ہو... جیسے رحم کا جذبہ سینے میں کبھی نہ دھڑکا ہو... برودت اور سپاٹ پن نے پرکشش آنکھوں کی چمک ماند کر دی تھی۔

سفید دھند اور سرمئی دھویں کے امتزاج میں زیان ارتضی مبہم ہونے لگا۔

"تمہارے دوست تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے، تم یہاں سے نکل سکتے ہو اگر ان سے مقابلہ کر لو۔ ایک کے مقابلے میں دس... کر لو گے؟" متبسم لہجے میں اعتزاز آفندی اکساتے ہوئے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

ہاتھ میں تھامی سلاخ پر گرفت یوں مضبوط ہوئی کہ رگیں ابھرنے لگیں۔ بھاری پڑتے تنفس کے ساتھ لب بھینچے وہ سامنے کھڑے، انگلیوں میں سلاخیں گھماتے ان غیر انسانی چہرے والے جتھے کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر مقابلہ نہ کرنا چاہو تو بھی آزادی کا ایک راستہ ہے۔ خون خرابے کے بغیر... نہایت پرامن۔" اسکرین کے پار اسے دشمنوں کے نرغے میں دیکھتے ہوئے اعتزاز خباثت سے مسکرایا تھا۔

زیان ارتضی کی بے رحم ہوتی ٹھنڈی آنکھوں میں کوئی چنگاری سی سلگی۔ایسی چنگاری...جو آتش فشاں کو بھڑکا گئی۔

"تین سال پہلے بھی کہا تھا...آج بھی یہی کہتا ہوں۔" دانت پر دانت جمائے اس کی آواز میں عجیب سی خراش تھی۔"میں...تمہارے آگے...نہیں جھکوں گا۔"

اعتزاز کے ابرو استائش سے اٹھے۔آفر سنے بغیر ہی رد کی جا چکی تھی۔وہ ایک بار پھر اسے متاثر کر گیا۔

اگلے ہی لمحے وہ گھوما اور سلاخ پوری قوت سے دائیں جانب کھڑے شخص کے سر پر دے ماری۔اچانک حملے سے ایک گھٹی ہوئی چیخ بلند ہوئی اور پھر سر سے فوارہ ابلا۔ باقی جیسے یکدم ہوش میں آئے تھے۔

"چچ چچ، تمہیں خود پر ترس کھانا چاہیے تھا،ارتضی۔تم اپنی زندگی کو مزید بدتر بنا گئے۔"اعتزاز کی آواز میں مصنوعی تاسف در آیا۔

www.novelsclubb.com

تہہ خانے کی سیاہ دیواریں جیکٹ والے مرد کو بے رحمی سے مارتے دیکھ رہی تھیں۔اس کی کتھئی آنکھوں میں اتنی سیاہی تھی کہ انہیں سب حلول ہوتا محسوس ہوا۔وہ ہر چیز بھلائے بس مار رہا تھا، سلاخ سے، مکوں سے۔وہ جیسے مار سکتا تھا، وہ مار رہا تھا۔آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

"تین سال...اور آج بھی یہ کھیل جاری ہے۔تم نے اپنا جیون اس انتقام پر وار دیا ہے۔حاصل کیا ہوا؟" اعتزاز کی آواز میں کاٹ اترنے لگی۔"پیچھے مڑ کر دیکھو تو سب تمہاری گواہی سے شروع ہوا تھا...میں نے تمہیں منع کیا تھا، ارتضی کہ میرے بھائی کے خلاف گواہی نہ دو۔"

زیان نے پوری قوت سے مقابل کی ٹانگوں پر جو گر مارتے ہوئے اسے زمین بوس کیا۔تہہ خانے میں پھولی سانسوں اور خون کی باس مدغم ہونے لگی۔دس میں سے چار گر چکے تھے۔پیشانی سے رستا خون صاف کرتے ہوئے اس نے چہرہ اٹھایا۔زخمی، پسینے میں تر، لہولہان چہرہ۔

"دس دفعہ موقع ملے گا...ہزار دفعہ یہ کروں گا۔" بے رحم، پتھر کر دینے والی سرد آواز میں وہ بولا تھا۔

ملائکہ نے تاسف سے اسکرین کو دیکھا۔ وہ آج بھی اتنا ہی ہٹ دھرم، اتنا ہی ضدی اور ویسا ہی ڈھیٹ تھا۔

باقی بچ جانے والے چھ غنڈوں نے اپنی سلاخیں پھینکیں اور پھر اس پر پل پڑے۔

وہ بیسن پر جھکی چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہی تھی۔ بیسن کے دہانوں پر دونوں ہاتھ رکھے، اس نے جھک کر گہرے گہرے سانس لئے مگر دل ڈوب رہا تھا۔ تنفس بھاری ہو رہا تھا۔ اس نے تر چہرہ اٹھا کر آئینے میں دیکھا۔ ساری رات جاگنے کی وجہ سے آنکھوں میں سرخ لکیریں تھیں۔ چند لمحے وہ بے بسی سے اپنا عکس دیکھتی رہی۔ کچھ بدترین تھا جو لمحوں میں گھلتا دل کو بے چین کر رہا تھا۔ اس نے آنکھیں میچ لیں۔

"اللہ کی امان میں۔" نڈھال پڑتے دل نے تھک کر سرگوشی کی تھی۔

ہاتھوں میں دبوچے بازو کو اس نے پوری قوت سے مروڑا۔ چیخ گونج اٹھی، ہڈی چٹخنے کی آواز آئی۔ زیان نے انہی پتھریلے تاثرات کے ساتھ ادھ موئے ہوئے شخص کو جھٹکا دے کر چھوڑا۔ وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح گرا۔ اس کے مقابل پانچ رہ گئے تھے۔

دکھتے سر کو بمشکل سنبھالتے ہوئے وہ آگے بڑھنے لگا تھا جب پوری قوت سے سلاخ کا وار اس کی کنپٹی پر ہوا۔ لمحے کے لئے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ قدم لڑکھڑا گئے۔ اسے زیر ہوتا دیکھ کر انتظار کئے بغیر دوسری ضرب دے ماری جو پہلے سے شدید تھی۔ وہ بے جان ہو کر گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ تنفس سینے میں تنگ پڑنے لگا۔ اس نے ہاتھ زمین پر جما کر اٹھنا چاہا، اسی لمحے اگلے وار نے جیسے سر کے ٹکڑے کر دیئے۔ دبی دبی کراہ اس کے لبوں سے نکلی اور وہ زمین سے آ لگا۔

سینے پر کوئی بوجھ لدنے لگا۔ سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔ سر سے ابلتا خون چہرے اور گردن پر بہنے لگا۔ کوئی سفید سی دھند تھی جو چاروں طرف پھیلنے لگی۔ بند ہوتی

آنکھوں کے پار اسے دو سیاہ بوٹ رکتے دکھائی دیئے۔وہ پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا۔

"Welcome to my world۔"اس کی سرد سی سرگوشی بے رحم تھی۔

اگلے لمحات جیسے روشنی اور اندھیروں میں مدغم ہوتے ڈوب رہے تھے۔ذہن حقیقت اور سراب میں الجھ رہا تھا۔اس کے بے جان ہوتے وجود کو اسٹریچر پر ڈالا جا رہا تھا۔

"میں یہیں ہوں، ممی۔یقین کریں، کبھی نہ جانے کے لئے آیا ہوں۔"

اس کی کلائی سے گھڑی اتار وہیں پھینک دی گئی۔ادھ کھلی آنکھوں سے جلتی بجھتی روشنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔اس کے چہرے پر رستا خون صاف کیا جا رہا تھا۔اندھیروں میں ڈوبتا ذہن پیچھے رہ جانے والوں کی آوازوں میں الجھا تھا۔

"ابدیت اگر مشروط ہوتی تو میں فقط تمہارا ساتھ مانگتا۔"

وین تیزی سے سرمئی سڑک پر بھاگ رہی تھی۔وہ بھاری ہوتی پلکوں کے ساتھ خود کو جگائے رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔خود پر جھکے لوگوں کی سرگوشیاں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔مناظر تحلیل ہوتے جا رہے تھے۔

"تم وہ سکون کیوں فراموش کر دیتے ہو جو صرف تم سے جڑا ہے؟"

اندھیرے میں ڈوبتے ذہن پر آخری آواز اتری۔تکلیف کم ہونے لگی۔زیان ارتضی کی آنکھیں بند ہو گئیں۔

کہانی سیاہی کی نذر ہونے لگی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ اوپر ہو چکا ہے۔لفٹ آئی کیوں نہیں ابھی تک؟" عارب بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔

انابیہ اور مائعزم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔آنکھوں میں خوف سا تھا۔دل کسی انہونی کے احساس سے لرز رہا تھا۔

باسل نے مٹھی لبوں پر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ چہرے پر واضح اضطراب جھلک رہا تھا۔

"کچھ کرنا پڑے گا۔ ہم نے آخر اس بارے میں کیوں نہیں سوچا تھا؟" عارب بڑبڑاتے ہوئے لفٹ تک آیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دھاتی دروازے سے آر پار ہو جائے۔

"عارب رکو۔" انابیہ نے یکدم پکارا۔ "شائد لفٹ آگئی ہے۔"

باسل بے اختیار سیدھا ہوا۔ مائعزم کا دل شدت سے دھڑکنے لگا۔ عارب تیزی سے آگے آیا اور بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے دبایا۔

www.novelsclubb.com

لمحے بعد دھاتی دروازے جدا ہو گئے۔

سیاہی کسی کھائی کی طرح گہری تھی۔ عارب کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا۔ چہرہ سفید پڑ گیا۔ دل جیسے سمندروں میں دھکیل دیا گیا۔

"زیان۔" کانپتی آواز میں اس کے لبوں سے نکلا۔

لفٹ اندر سے گر چکی تھی۔فقط ایک اندھی سی کھائی دکھائی دے رہی تھی۔

انابیہ نے لبوں پر ہاتھ رکھ لیا۔آنکھوں میں شاک تھا۔مائعزم کے لب کپکپا اٹھے۔باسل سناٹے میں رہ گیا۔سب تباہی کے دہانے پر پہنچتا محسوس ہوا۔

"زیان...تم کہاں ہو؟جواب دو۔"عارب ہذیانی انداز میں چیخ اٹھا۔

باسل نے تیزی سے اسے اپنی طرف کھینچا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے؟لوگ آجائیں گے۔"

"نہیں...وہ ایسا نہیں کر سکتا...اسے لوٹنا تھا۔اسے واپس آنا تھا۔"عارب کو قدموں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔سانس تنگ پڑ رہا تھا۔

"ابھی یہاں سے نکلتے ہیں۔ہوش سے کام لو،عارب۔ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔"باسل نے بے بسی سے جیسے جھنجھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ میں اس کے ساتھ آیا تھا، اس کے ساتھ ہی جاؤں گا۔" وہ دبی دبی آواز میں غرایا۔ ایک جھٹکے سے خود کو چھڑاتے ہوئے وہ لفٹ کی طرف بڑھا۔

"انابیہ اسے سمجھاؤ، یہ ہمیں بھی اپنے ساتھ مروائے گا۔"

وہ گیلا چہرہ رگڑتی تیزی سے اٹھی۔ ہاتھوں میں لرزش تھی۔

"عارب میری بات سنو۔ ہو سکتا ہے کہ لفٹ بعد میں گری ہو اور زیان نیچے ہال میں ہو۔ تم ایسا کچھ مت سوچو، وہ ٹھیک ہو گا۔ پلیز، ابھی یہاں سے چلو۔" اس کے انداز میں منت سی تھی۔

"تم سمجھ کیوں نہیں رہی، انابیہ؟ اسے ہماری ضرورت ہو گی، میں یوں اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔" اسے لگ رہا تھا جیسے وہ حواس کھو رہا تھا۔ سب ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتا محسوس ہو رہا تھا۔

مائعزم خالی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی ذات جیسے جمود کا شکار ہو گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تبھی بتیاں روشن ہونے لگیں۔ باسل کرنٹ کھا کر اٹھا۔اسے اپنے ساتھ ساتھ ان بیوقوفوں کو بھی یہاں سے نکالنا تھا۔

"زیان ملے یا نہ ملے لیکن وہ سب ہمیں یہاں ضرور دفنا دیں گے۔چپ چاپ میرے ساتھ چلو۔"اس نے سختی سے کہا اور عارب کو بازو سے جکڑتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

"باسل تم..."

"بالکل چپ۔اسے بچانے کے لئے پہلے خود کو بچانا ضروری ہے۔"اس نے جھڑک دیا۔

www.novelsclubb.com

عارب نے لمحے کے لئے مڑ کر دیکھا۔سرخ آنکھیں گیلی پڑنے لگیں۔دل خالی ہو گیا تھا۔

وہ پیچھے کیا چھوڑ آیا تھا؟دوست...بھائی...ہم رمز۔

راہداریوں کے موڑ کاٹتے ہوئے، ڈاج دے کر وہ باہر نکل آئے۔ بے رحم سی رات عروج پر تھی۔ سڑک کے کنارے درختوں کی طویل باڑ کے نیچے قطار میں بنچ لگے ہوئے تھے۔ ہر طرف سناٹا سا تھا۔ اسی لمحے عارب کا موبائل بجنے لگا۔ اس نے تیزی سے جیب سے نکالا۔ غیر شناسا نمبر چمک رہا تھا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اسپیکر پر لیتے ہوئے کال اٹھالی۔

"امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گے، ایس پی عارب عمر۔" بھاری اور سپاٹ آواز نکل کر چاروں طرف پھیل گئی۔ انہوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اعتزاز آفندی؟" عارب کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

"درست پہچانا۔ ویسے تم لوگوں کی پلاننگ کی داد دینی پڑے گی۔ میرے ٹھکانے تک پہنچ ہی گئے پھر تم لوگوں کو بھی داد دینی پڑے گی کہ میں ہمیشہ ایک قدم آگے ہی رہا ہوں۔" دوسری طرف وہ ہلکا سا مسکرایا۔

کوئی جوار بھاٹا تھا، جو اس کے اندر پکنے لگا۔ پیشانی کی رگیں تن گئیں۔

"زیان کہاں ہے؟" وہ دبی دبی آواز میں غرایا۔

مائعزم نے پلٹ کر انابیہ کو اشارہ کیا۔ وہ سمجھ کر تیزی سے کار کی طرف بڑھ گئی۔ باسل سپاٹ تاثرات کے ساتھ سن رہا تھا۔

"میرے ایسے ٹھکانے پر جس سے تم لاعلم ہو۔ تم ایک ایسی بند گلی میں کھڑے ہو جہاں سے آگے کوئی راستہ دکھائی نہیں دے گا۔ بہتر ہے کہ چپ چاپ واپس چلے جاؤ۔"

انابیہ کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر متحرک تھیں۔ اسے تین منٹ کے اندر یہ کال ٹریس کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

یعنی وہ زندہ تھا۔ عارب نے تکان سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"ڈونٹ وری، وہ زندہ اسی لئے ہے کیونکہ اس سے کچھ لینا ہے۔ ایک دفعہ وہ مل جائے تو کام ختم کر دیں گے۔" وہ جیسے بھانپ گیا تھا۔ لہجے میں رعونت تھی، برتری تھی۔ وہ اس کھیل کو صحیح انجوائے کر رہا تھا۔

مائعزم کا سانس پل کے لئے رک گیا۔ باسل نے بے یقینی سے سنا۔

"اگر اسے کچھ ہوا، آفندی تو بدلے میں، میں تمہارے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ کوئی گن نہیں سکے گا۔" وہ گرمی سے جھلستے وجود کے خراش زدہ سی آواز میں غرایا تھا۔ سرخ آنکھوں میں طیش تھا۔

دوسری جانب وہ ہنس دیا۔

"پہلے ڈھونڈ تو لو۔ چند گھنٹے ہیں، تمہارے پاس۔" اس نے کال کاٹ دی۔

وہ وہیں بنچ پر گر سا گیا۔ سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ سارے خوف امڈ رہے تھے۔ دل کسی سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کال ٹریس نہیں ہو سکتی تھی۔" انابیہ نے اسکرین گراتے ہوئے مایوسی سے کہا۔

"تم ابھی سے ہمت ہار گئے ہو؟ ہمارے پاس کچھ وقت ہے۔" باسل کے انداز میں نرمی تھی۔ "وہ اتنی آسانی سے اسے نہیں ماریں گے۔ تم اسے ڈھونڈ لو گے، ٹرسٹ می۔"

عارب ویسے ہی سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ حلق میں پڑتے پھندے نے سارے الفاظ سلب کر لئے تھے۔

"لیکن ہم شروع کہاں سے کریں گے؟" انابیہ کے انداز میں اضطراب نمایاں تھا۔

باسل نے رک کر چند لمحے کے لئے سوچا۔

"یوں لگ رہا تھا جیسے آفندی نے یہ کال اپنے ٹھکانے پر پہنچ کی تھی۔ زیان کب لفٹ میں گیا تھا؟"

"دس پچپن۔" مائعزم کی آواز میں عجب خالی پن تھا۔

باسل نے کلائی موڑ کر گھڑی دیکھی۔

www.novelsclubb.com

"یعنی تقریبا انہیں بیس منٹ لگے ہوں گے۔اب ہمیں چیک کرنا ہے کہ اس عمارت کے آس پاس بیس منٹ کے فاصلے پر کون سی لوکیشنز ہیں؟" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"اب تم لوگ مجھے بتاؤ، ہمت ہار دی ہے یا اسے ڈھونڈنے کا کوئی پلان ہے؟" کڑی نظروں سے باری باری تینوں کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

عارب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اسے غائب ہونے کی عادت ہے اور مجھے ڈھونڈنے کی۔جب وہ اپنا وطیرہ نہیں چھوڑ سکتا تو میں کیوں چھوڑ دوں؟" آنکھیں رگڑتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

بس لمحہ لگا تھا اور اس کے انداز میں کچھ واضح بدل گیا تھا۔بے تحاشا سپاٹ پن اور ویرانی۔

باسل نے سر کو خم دیا۔عارب ان دونوں کی طرف پلٹا۔

"زیان نے دو دن کا وقت دیا تھا۔ بہتر ہے کہ ابھی خاموش رہا جائے۔ اگر زمل نے کوئی کال کی تو بھی وہی بتانا جو زیان نے کہا تھا۔ باقی کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے یقین ہے کہ کچھ بتانے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔" وہ آخر میں بڑبڑاتے ہوئے کار کی جانب بڑھ گیا۔ گیلی ہوتی آنکھوں کو سختی سے رگڑ دیا۔

مائعزم لب کاٹتے ہوئے اسے جاتے دیکھتی رہی۔

وہ رات واقعی بے رحم تھی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

چند گھنٹوں بعد وہ سرد رات آخری پہر میں داخل ہونے لگی۔ فضا میں کوئی سکینت سی گھلتی جا رہی تھی۔ کمرے میں زرد سی بتیاں روشن تھیں۔ آستینیں برابر کرتے ہوئے وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور پونی میں جکڑے بال کھولنے لگی۔

گولڈن براؤن آنکھیں خاموش لگ رہی تھی۔دل میں وہی بے چینی اور وہی اضطراب امڈ رہا تھا۔گہری سانس لے کر بال باندھے اور دوپٹہ لپیٹتے ہوئے سائیڈ ٹیبل تک آئی۔جھک کر موبائل اٹھاتے ہوئے اسکرین روشن کی... کسی موہوم سی امید کے زیر اثر مگر سب خاموش تھا۔نگاہوں میں یاسیت گھل گئی۔اس نے آنکھیں میچ کر کھولیں اور جائے نماز اٹھالیا۔

زردبتیاں بہتے لمحوں میں اسے نماز پڑھتے دیکھتی گئیں۔

سلام پھیر کر اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔آنکھوں میں بے نام سی بے بسی اترنے لگی۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ اتنی مضطرب کیوں تھی؟

"آپ وہ سب جانتے ہیں،اللہ جو میں خود نہیں جان پارہی۔"سرگوشی لبوں سے آزاد ہوئی۔"آپ کو علم ہے ناں کہ مجھے کیا خوفزدہ کر رہا ہے؟مجھے اکیلا مت چھوڑیں،پلیز۔"

اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

"اس کی حفاظت کیجئے گا... میں نے اسے آپ کی امان میں دیا تھا... سب سے بہترین پناہ۔ مجھے مایوس مت کیجئے گا۔ پلیز اسے محفوظ رکھئے گا۔ اب کسی طرح مت آزمایئے گا۔"

اسے علم ہی نہ ہوا کہ کب آنسو چہرے پر لڑھکنے لگے۔ اس نے ہاتھوں میں چہرہ چھپالیا۔ دل کے سارے خوف امڈ رہے تھے۔ ذہن، خیال، دل سب ایک ہی جگہ رُکا تھا۔ اس کی دنیا ایک ہی نقطے پر جامد ہو چکی تھی۔

نیم روشن کمرے میں تنہا وہ لڑکی کتنی ہی دیر اپنے رب سے مدد مانگتی رہی۔

ہر طوفان سے انجان، ہر تکلیف سے لاعلم، ہر زِیاں سے بے خبر۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

وہی اندھیرا تھا، وہی اذیت تھی، وہی زخم تھے۔

سر میں اٹھتی شدید درد کی لہر کو محسوس کرتے ہوئے اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ پل کے لئے منظر دھندلا گیا۔ پلکیں جھپکاتے ہوئے بمشکل گردن سیدھی

کی۔خون ابھی تک رس رہا تھا۔اندھیرے کمرے میں مدھم بلب جھول رہے تھے۔وہ خود ایک ستون سے بندھا تھا۔سر میں ہوتا درد شدید تر ہو رہا تھا۔

اسے ہوش میں آتے دیکھ کر اعتزاز کے لبوں پر محظوظ سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ویلکم ہوم،ارتضی۔"ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ پر سکون سا بیٹھا تھا۔

زیان نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی۔کتھئی آنکھوں میں سپاٹ پن تھا۔ڈھونڈنے سے بھی کوئی تاثر نہ ملتا تھا۔

"پلاننگ تمہاری کمال تھی مگر افسوس..."اس نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ویسے ہی بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔اعتزاز لمحے کے لئے اس کی نظروں سے ٹھٹک گیا۔مگر پھر سر جھٹک دیا۔

"پوچھو گے نہیں کہ ہوا کیا تھا؟"وہ جیسے اسے اکسا رہا تھا۔

"فریب کاری۔" یک لفظی جواب دیتے ہوئے زیان ارتضی کا انداز بالکل بے تاثر تھا۔

"تم کیسے جانتے ہو؟" آنکھوں میں شدید حیرت امڈ آئی۔ وہ ابرو سکیڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

زیان نے کوئی جواب نہ دیا۔ کتھئی آنکھیں اب بھی ہر جذبے، ہر احساس، ہر تاثر سے عاری تھیں۔ ایسا سپاٹ پن پہلے کبھی اس کی شخصیت کا حصہ نہیں رہا تھا۔ وہ واقعی دفن ہو چکا تھا۔

لمحے کے لئے اعتزاز کو تعجب ہوا کہ وہ کیسے جان گیا مگر پھر سر جھٹک دیا۔ فریب کاری کی داستان اس کے لئے اہمیت کی حامل نہیں تھی۔

"خیر، اس جگہ کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ سو تمہارے دوست یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ میرا تم سے حساب بھی برابر ہو چکا ہے۔ پھر سوچنے کی بات ہے کہ تم ابھی تک زندہ کیوں ہو؟"

ٹانگ پر ٹانگ جمائے پاؤں جھلاتے ہوئے وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔

"تمہیں مجھ سے کچھ چاہیے۔"

"مجھے نہیں، ہمیں۔ میں اور ملائکہ۔ ہماری تم سے ایک ڈیمانڈ ہے۔"

"تمہاری ڈیمانڈ میں جانتا ہوں۔ اپنی سوچ کی آخری حدوں تک بھلا دو کہ میں قبول کروں گا۔" سپاٹ انداز... بے تاثر لہجہ۔ درد کی اٹھتی ٹیسوں کو بمشکل قابو کئے، آنکھوں میں ٹھنڈک تھی۔

اپنے آپ کو حتی الامکان پر سکون رکھنے کے باوجود ایک اشتعال کی لہر اعتزاز کے اندر اٹھی۔ کیا یہ انسان ہر حال میں مقابل کو تپا سکتا ہے؟ اس نے بمشکل خود کو بھڑکنے سے روکا۔

"اور کیا ہے میری ڈیمانڈ؟" اس نے زہر خند لہجے میں پوچھا۔

"کمپنی کی پاور آف اٹارنی، شئیرز کی ملکیت اور سفید محل کے کاغذات۔"

اعتزاز لمحے کے لئے کچھ نہ کہہ سکا پھر سر کو ستائشی انداز میں خم دیا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے ایک دفعہ پھر مجھے متاثر کیا ہے۔ سو تمہارا جواب..."

"انکار۔"

اعتزاز کے لب بھینچ گئے۔ ضبط سے آنکھوں میں خون کی لکیریں اترنے لگیں۔

"یہ سب حاصل کرنے کے بعد بھی تم نے مجھے مار دینا ہے تو کیوں نہ ایسے مروں کہ تم لوگوں کی خواہشات ادھوری رہ جائیں۔" وہ اس سب میں پہلی دفعہ مسکرایا تھا۔ پر تپش، انگارہ سی مسکراہٹ۔ اب کہ آنکھوں میں بھڑکتی چنگاریاں واضح تھیں۔

"اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم اتنی آسانی سے اپنی خواہش ادھوری رہنے دیں گے؟" اس کا انداز طنزیہ تھا۔

"صبح کا بادشاہ شام کو مجرم ٹھہرے
ہم نے پل میں نصیبوں کو بدلتے دیکھا ہے"

لبوں پر ہنوز وہی مسکراہٹ قائم تھی۔ اعتزاز نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مت بھولو اعتزاز آفندی کہ میں اپنے پیچھے ان لوگوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قبر تک تمہارا پیچھا کریں گے۔ مجھ پر قابو پا کر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ فتح یاب ٹھہرے؟" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا تمہیں واقعی لگتا ہے، زیان ارتضی کہ تمہاری موت ان کو کچھ کرنے کے قابل چھوڑے گی؟" اعتزاز سرد انداز میں مسکرایا۔

زیان یونہی اسے دیکھتا رہا مگر دل میں کوئی ٹیس سی اٹھی تھی۔ احساسِ جرم حاوی ہونے لگا۔ وہ بھیگی آنکھیں ذہن کے پردے پر لہرائیں۔ اس نے خفیف سا سر جھٹک دیا۔

"ان سے ہم بعد میں نمٹ لیں گے۔ پہلے تمہیں دیکھ لیتے ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ جھک کر میز سے کچھ اٹھایا تھا۔ نیم اندھیرے میں خنجر کے پھل کی چمک واضح تھی۔

"میری ایک عرصے سے تمہارے خون سے کھیلنے کی خواہش رہی ہے۔" وہ جیسے جی جان سے مسکرایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

طویل رات بالآخر دم توڑ رہی تھی۔آسمان کے کناروں سے سفید ابھرنے لگی۔افق دھیرے دھیرے روشن ہو رہا تھا۔سرمئی رنگ میں ڈوبے اپارٹمنٹ میں موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا یوں جیسے زندگی کی رمق کسی نے نچوڑ لی تھی۔

"اس عمارت کے آس پاس، بیس منٹ کے فاصلے میں ایسی کوئی لوکیشن نہیں ہے جہاں وہ فرار ہو سکتے ہیں۔کمرشل ایریا ہے، زیادہ تر شاپس اور مارکیٹس ہی ہیں۔وہ کبھی ایسی کسی اوپن جگہ پر چھپنے کا رسک نہیں لیں گے۔" باسل سنجیدگی سے اسکرین کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عارب نے انگارہ ہوتی آنکھوں سے انابیہ کو دیکھا۔

"اس کی جی پی ایس واچ کا ٹریسر؟"

انابیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ ٹریسر اسی عمارت کی لوکیشن دکھا رہا ہے یعنی انہوں نے واچ اتار دی تھی۔ ہم بالکل clueless ہیں۔" اس کے انداز میں تکان تھی۔

"شائد صیغم کچھ جانتا ہو؟" مائعزم نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا۔

"میں نے پتہ کروایا ہے، اسے مزید کسی ٹھکانے کا علم نہیں ہے۔" عارب نے دو انگلیوں سے کنپٹی دباتے ہوئے کہا۔

اچانک باسل تیزی سے سیدھا ہوا۔

"ایک سیکنڈ، کسی نامعلوم ہینڈل کی طرف سے ویڈیو میل ہوئی ہے۔"

عارب تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف آیا۔ انابیہ اور مائعزم نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔ ویڈیو لوڈ ہوئی۔ سیاہ و سرخ منظر اسکرین پر پھیلتا چلا گیا۔

اگلے ہی لمحے سانس حلق میں اٹکتے ہوئے محسوس ہوئے۔ عارب نے بے اختیار مٹھیاں بھینچ لیں۔ آنکھوں میں بے بسی بھرا کرب اترا۔

نیم اندھیرے کمرے کی ویڈیو اتنی کلئیر ضرور تھی کہ سب واضح ہو رہا تھا۔ہاتھ جکڑے،وہ ستون سے بندھا تھا۔نیم رخ سے گردن اور پیشانی پر رستا خون واضح تھا۔وہ زخموں سے چور نیم جان لگ رہا تھا۔

اعتزاز محظوظ انداز میں پاؤں جھلاتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا۔ڈیمانڈ،جان سے مار دینے کی بات،اس کا انکار۔

وہ سانس روکے سنتے گئے۔

"فریب کاری۔"

لمحے کے لئے اس کا سانس رک گیا۔آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔وہ کیسے جانتا تھا؟

www.novelsclubb.com

"صبح کا بادشاہ شام کو مجرم ٹھہرے۔ہم نے پل میں نصیبوں کو بدلتے دیکھا ہے۔"

عارب لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھے گیا۔بے بسی اپنی انتہاؤں کو چھونے لگی۔

"مت بھولو،اعتزاز آفندی کہ میں پیچھے ان لوگوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قبر تک تمہارا پیچھا کریں گے۔"

مائعزم کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔بند گلی کی طرح کے راستوں میں وہ کیسے اسے ڈھونڈیں گے؟

"میری ایک عرصہ تمہارے خون سے کھیلنے کی خواہش رہی ہے۔"

زیان ارتضی نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔نگاہوں میں برف سا تاثر تھا۔اعتزاز دل سے مسکرایا تھا۔

"نہیں۔"انابیہ خوف کے عالم میں بڑبڑائی۔

"تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے،یہ طے ہے۔لیکن اتنی آسان موت میں تمہیں نہیں دوں گا۔"انداز میں حیوانیت نمایاں تھی۔"مگر آسان موت دے سکتا ہوں،اگر تم ہماری ڈیمانڈ پوری کر دو۔"

درد سے پھٹتے سر کے ساتھ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"کیا میں نے تم سے آسان موت مانگی ہے؟"

www.novelsclubb.com

عارب کی نگاہوں کے آگے اسکرین دھندلا رہی تھی۔وہ اب بھی اتنا ہی ڈھیٹ تھا۔دشمن کے آگے جھکنا اسے آج بھی گوارا نہ تھا۔تکلیف دل کو کاٹتی رگوں میں اتر رہی تھی۔

"وہ سب...کاغذات، عہدہ، کمپنی کے شئیرز...میرے بعد سب زمل کا ہے۔وہ اس کی سیکیورٹی ہے۔بھول جاؤ کہ میں وہ تم لوگوں کے حوالے کروں گا۔" چبا چبا کر کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں تنفر سا تھا۔سانس لینے میں دقت ہونے لگی تھی۔

اعتزاز نے گہری سانس لیتے ہوئے اسے دیکھا۔

"تم اپنے ساتھ زیادتی کر رہے ہو۔تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں اپنی بات منوانے کے لئے کس حد تک جا سکتا ہوں۔"

"ایسے ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔" اس نے سر جھٹک کر آنکھوں کے آگے چھاتا اندھیرا رفع کرنا چاہا۔

"جیسے تم چاہو۔" خنجر انگلیوں میں گھماتے ہوئے سیدھا کیا۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی لمحے اس نے نوک زیان کے بازو پر رکھی اور آہستگی سے دباؤ ڈالنے لگا۔ دھیرے سے مگر زیادہ تکلیف دہ۔ خنجر آہستہ آہستہ اندر اترنے لگا۔

مائعزم نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔ لب کپکپا رہے تھے۔ انابیہ نے چہرہ چھپاتے ہوئے رخ موڑ لیا۔ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ باسل لب بھینچے اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ پیشانی کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔

"اسٹاپ اٹ۔" عارب چیخ اٹھا۔ زرد پڑتے چہرے کے ساتھ آنکھوں میں بے تحاشا وحشت تھی۔

زیان نے دانت پر دانت جما کر بمشکل خود کو کراہنے سے روکا۔ اس شخص کے سامنے کمزوری نہیں دکھانی تھی... ارتضی کی انا کو یہ گوارا نہیں تھا۔

مگر پہلے سے ہی پھٹتا سر اس کی ہمت کو ختم کر رہا تھا۔ اعتزاز اب خنجر کو کھینچتے ہوئے کٹ بنانے لگا تھا۔ ایک برق سی لہر اسے پورے وجود میں دوڑتی محسوس ہوئی۔ اس نے پوری قوت سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اتنی زور سے ناخن جلد میں اتر گئے۔ ہتھیلیوں سے خون رسنے لگا۔

اعتزاز نے جھٹکے سے خنجر کھینچ لیا۔خون کے قطرے اڑے تھے۔زیان کا جسم بے جان ہو گیا۔آنکھیں بند ہو گئیں۔ گردن ڈھلک گئی۔

"Split the blood۔"خنجر کو ٹشو سے صاف کرتے ہوئے وہ سفاکیت سے بڑبڑایا۔

منظر اندھیر ہوتا گیا۔

وہ یوں بیٹھے تھے جیسے کسی نے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا ہو۔ شل، جامد، بے یقین۔

"یہ شخص...آفندی..." باسل نے ضبط سے گہری سانس لی۔"یہ sadistic ہے۔یہ اسی طرح زیان کو ختم کر دے گا۔ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔"

"یہ کچھ بھی کر لیں، وہ کبھی بھی ان کی ڈیمانڈ پوری نہیں کرے گا۔"انابیہ نے آنکھیں رگڑیں۔

www.novelsclubb.com

"ڈیمانڈ پوری کرنے پر کون سا وہ اسے چھوڑ رہے ہیں؟ وہ تب بھی اسے مار دیں گے۔" مائعزم سر ہاتھوں میں گرائے آہستگی سے بڑبڑائی۔

"یہ زیان نے کس دھوکے کی بات کی ہے؟" انابیہ نے یاد آنے پر پوچھا۔

"پلان کے بارے میں صرف ہم پانچوں کو پتہ تھا، اب ہم بلو کرنے سے رہے۔ اس بات کا کوئی سر پیر نہیں بن رہا۔" عارب نے یکدم سر اٹھا کر کہا۔ آنکھوں میں برف سی ٹھنڈک تھی۔ وہ آستین فولڈ کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ باسل نے نگاہیں اٹھائیں۔

"تم کہاں جا رہے ہو؟"

"آتا ہوں کچھ دیر تک۔" وہ موبائل اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ چہرہ بے تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

باسل نے گہری سانس لے کر اسے جاتے دیکھا۔

☆☆☆☆☆☆

فضا میں پھیلا سناٹا یکدم ہی دبیز لگنے لگا تھا۔گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔وہ عبایہ وارڈروب میں لٹکا رہی تھی جب ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا موبائل بجنے لگا۔پٹ سلائیڈ کرتے ہوئے اس نے اسکرین دیکھی۔اداس سی مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔

"جی آنٹی؟"موبائل کان سے لگا لیا۔

"گھر پہنچ گئی،زمل؟"دوسری جانب انہوں نے فکر مندی سے پوچھا۔وہ ابھی انہیں زرینہ کے گھر ڈراپ کر کے واپس آئی تھی۔بے حد اصرار کے باوجود وہ معذرت کر کے ٹھہری نہیں تھی۔دل کی بے چینی ویسے ہی تھی۔

"جی ابھی پہنچی ہوں،ڈونٹ وری۔"اس نے مسکرا کر تسلی دی۔

"اگر زیادہ تنہائی محسوس ہو تو اپنے ابو کی طرف رہ لینا،اکیلی کیا کرو گی؟"انہوں نے کوئی بیسویں دفعہ کہا تھا۔

زمل کی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔ہلکا سا سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے، آپ پریشان نہ ہوں اور انجوائے کریں۔" بنا بحث کئے اس نے تاکید کی۔ آنکھوں میں ہنوز ویرانی سی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا، زیان کال کرے تو مجھے بتا دینا۔" کئی ہدایات دے کر انہوں نے کال کاٹ دی۔

زمل نے موبائل ہٹا کر اسکرین دیکھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے لئے فکر مند تھیں۔ مگر اس کا دل نہیں مانا تھا کہ وہ گھر چھوڑ کر جائے۔ یہاں احساس تھا، یادیں تھیں، زندگی محسوس ہوتی تھی۔

موبائل وہیں رکھتے ہوئے وہ لمحے کے لئے رکی۔ نگاہ پرفیومز کی قطار پر پڑی۔ اداس سی مسکراہٹ لبوں پر بکھر گئی۔ چند لمحے وہ وہیں کھڑی ماضی میں الجھتی رہی پھر آہستگی سے پرفیوم اٹھایا اور نوزل پر انگوٹھا کر رکھ کر دبایا۔ اسپرے ہوئی اور ننھے ننھے قطرے اڑ کر فضا میں بکھر گئے۔

اس نے گہری سانس کھینچ کر مہک اندر اتاری۔ آنکھیں بھیگنے لگیں۔ تھک کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تمہیں میرے پرفیوم سے مسئلہ ہے۔"

زخمی ہوتا دل پھر رسنے لگنے لگا تھا۔زندگی کیوں ایسا کر رہی تھی؟

اس نے محسوس نہیں کیا تھا لیکن...

فضا میں سے خوشبو دم توڑنے لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

اندھیری کوٹھری میں وحشت حاوی ہو رہی تھی۔روشن دان نما کھڑکی سے سورج کی تنہا شعائیں اندر آتے ہوئے روشنی کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔فضا میں سناٹے کا راج تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے ہوش میں آئے کافی دیر ہو چکی تھی۔رسیاں کھول دی گئی تھیں۔مگر وہ پھر بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔ستون سے سر ٹکائے وہ خالی نگاہوں سے سیاہ چھت کو دیکھ رہا تھا۔سر میں اٹھتی ٹیسیں ویسی ہی تھیں۔لیکن خون خشک ہو کر جم چکا تھا۔بازو کا زخم ہنوز رس رہا تھا۔چہرے کی رنگت زرد سفید سی ہو رہی تھی۔

وہ وقت کا حساب کھو چکا تھا۔دل کے جذبات دفن ہو رہے تھے لیکن ذہن پھر بھی ان لمحوں میں جینا چاہ رہا تھا جب زندگی مکمل تھی۔

"میں تمہاری کہانی کا حصہ بننا چاہتی ہوں،اختتام سے بھی آگے،ابد تک۔"

زخم زخم ہوئی روح اندھیروں میں گھرنے لگی۔خشک آنکھوں میں کچھ گلابی سا چمکا تھا۔اس نے تھک کر گردن کھڑکی کی طرف موڑ لی۔نیلا آسمان واضح دکھ رہا تھا۔

کیا ممی حانم کے گھر جا چکی ہوں گی؟یعنی اب زمل اکیلی تھی۔وہ کیا کر رہی ہو گی؟کیا وہ واقعی اب دوبارہ کبھی اسے نہیں دیکھ سکے گا؟کیا ماں کا وہ لمس آخری تھا؟

یہی تو ہونا تھا۔وہ جانتا تھا کہ اس کی کہانی ایسے ہی ختم ہو گی۔لیکن یہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ دھوکے میں مارا جائے گا۔نہ ہی یہ سوچا تھا کہ اس کی موت پر اس کے دشمن آزاد ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

دھوکہ۔اس نے آنکھیں بند کر لیں۔کوئی ٹیس سی تھی جو دل میں اٹھی۔اس نے بھی ہر کسی کی طرح اس کا بھروسہ آزمایا تھا۔اس نے پھر یقین کرنے کی غلطی کیوں دہرائی تھی؟

اذیت سوا ہو رہی تھی۔دل کی تکلیف،زخموں کے درد کو مات دے رہی تھی۔

چند لمحوں بعد دروازہ آہستگی سے کھلا۔قدموں کی آہٹ ابھری اور پھر بند کر دیا گیا۔ہیل کی ٹک ٹک قریب آنے لگی۔کوئی اشتعال سا زیان کے اندر اٹھا۔جذبات ابھی بھی زندہ تھے۔اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔

"میں تمہیں کبھی اس حال تک نہیں لانا چاہتی تھی۔" سینے پر بازو لپیٹے ملائکہ نے تاسف سے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ ویسے ہی لب بھینچے اسے دیکھتا رہا۔آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔نگاہ اس کے پیچھے کھڑے ذی نفس پر پڑی۔تنفس بھاری پڑنے لگا۔تنفر کی لہر اٹھی۔

"اوہ ہاں۔" ملائکہ اس کی طرف پلٹی۔ "ہماری ٹیم کے نئے اضافے سے ملو۔ جانتے تو ہو گے۔"

زیان نے نگاہیں ہٹالیں۔ اس کے چہرے سے کسی بھی تاثر کا پتہ لگانا مشکل تھا لیکن اندر ابلتا لاوا بے کراں ہونے لگا تھا۔

فریب کار نے نامحسوس انداز میں لب کاٹا۔ کتھئی آنکھوں میں کچھ نہیں تھا۔ اس نے دوسری نظر اس پر ڈالنا گوارا نہ کی تھی۔

"کیا تھا، اگر تم ہماری مطلوبہ چیزیں ہمارے حوالے کر دیتے۔ اتنی اذیت سے تو بچ جاتے۔" وہ پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھی۔ ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی پر رستا خون صاف کرنا چاہا، زیان نے جھٹکے سے چہرہ پیچھے کر لیا۔ ملائکہ کے لب بھینچ گئے، ہاتھ کھینچ لیا۔

"ہمارے مقابل آتے ہوئے تمہیں اپنی ماں پر ترس نہیں آیا؟" وہ ویسے ہی تپا دینے والے انداز میں پوچھ رہی تھی۔ "زمل کا کیا قصور تھا کہ تم نے اسے بھی جنگ میں دھکیل دیا؟"

زیان سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔آنکھوں میں کوئی تاثر نہ جاگا۔یوں جیسے وہ بے حس ہو گیا تھا۔

ملائکہ نے گہری سانس لی۔

"ہم ایک آخری کوشش کریں گے کہ تم ہماری ڈیمانڈ پوری کر دو لیکن اگر نہیں تو پھر اعتزاز کا پلان آج رات تمہیں مار دینے کا ہے۔افسوس کہ میں اسے روک نہیں سکتی۔"

"تمہاری مدد مانگی کس نے ہے؟"اس کا انداز زہر خند تھا۔

"تمہاری یہی ڈھٹائی تمہیں آج یہاں تک لے آئی ہے۔تمہیں مرنے سے ڈر نہیں لگتا ہو گا لیکن تم سے جڑے لوگوں کو تمہیں کھونے سے ضرور لگتا ہے۔ تمہاری بے حسی نے ان کا احساس بھی نہیں کیا۔"وہ جتاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اور یہ پہلی بار تھا کہ فریب کار نے اس کی آنکھوں میں کچھ زخمی ہوتے دیکھا۔بے تاثر خول چٹخ گیا تھا۔اس نے بے اختیار لب کاٹا۔

"اعتزاز بہت بے رحم ہے، زیان۔وہ تمہیں اتنی اذیت دے گا جتنی دے سکتا ہے۔بہتر ہے کہ خود پر رحم کر لو اور مان جاؤ۔" ملائکہ نے جانے سے پہلے ایک آخری کوشش کی۔

زیان نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔سرخ پڑتی آنکھوں میں صرف تنفر تھا۔

"بھول جاؤ۔"

ملائکہ نے گہری سانس لے کر کندھے اچکا دیئے۔

www.novelsclubb.com

"جیسے تم چاہو۔" وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

فریب کار نے اسے جاتے دیکھا پھر ایک بے بس نگاہ زیان پر ڈالی۔جو پھر سے آنکھیں بند کر چکا تھا۔سر جھٹک کر اس نے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے۔

"آفندی نے مجھے کہا تھا کہ وہ اسے نہیں مارے گا۔" اس نے دبی دبی تلخی سے کہا۔

"اور تم نے مان لیا؟" ایک استہزائیہ سی نگاہ اس پر ڈالی۔ "بہتر یہی ہو گا کہ تم اپنے سو کالڈ دوستوں کو الجھا کر رکھو۔ ایک دفعہ اسے مار دیں پھر کام آسان ہو جائے گا۔"

فریب کار نے کوئی جواب نہ دیا۔ آنکھوں میں بے نام سا احساس تھا۔ ملائکہ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"اس کی انا بہت اونچی ہے۔ وہ کبھی تم سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم نے اسے دھوکہ کیوں دیا۔ وہ چھوڑ کر جانے والوں سے سوال نہیں کرتا۔"

اس نے چونک کر اسے دیکھا پھر خفیف سا سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے صرف اپنی منزل سے سروکار ہے۔" اس کا انداز جتاتا ہوا تھا۔

ملائکہ نے مسکرا کر کندھے اچکا دیئے اور آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆

لان پر چھائی شام دم توڑتے ہوئے رات میں تبدیل ہو رہی تھی۔ وہ سیڑھیوں پر مگ تھامے بیٹھی تھی۔ آنکھوں میں اداسی تھی۔ یکدم ہی تنہائی کسی بوجھ کی طرح لگنے لگی تھی۔ اس نے ایک عرصہ یونہی تنہا گزارا تھا مگر اب وہ بے حس شخص اسے اپنا عادی بنا گیا تھا۔ گہری سانس لے کر اس نے سر اٹھا کر سیاہ ہوتے آسمان کو دیکھا۔

کئی میل دور اسی آسمان تلے وہ کیا کر رہا ہو گا؟ اس نے بے اختیار سوچنا چاہا مگر ذہن خالی ہو رہا تھا۔

گہری سانس لے کر اس نے ستون کے ساتھ خالی جگہ کو دیکھا۔ ایسی ہی ایک سرد سی رات میں اس نے زیان کو اپنی کہانی سنائی تھی۔ کئی لمحے تھے جن میں دل الجھ رہا تھا۔ تھک کر اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ مگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے موبائل اٹھا لیا۔ اسکرین کی روشنی چہرہ چمکانے لگی۔ لب کاٹتے ہوئے اس نے کال لاگ کھولا۔ کتنی ہی دیر وہ اس نام کو دیکھتی رہی۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ نہیں پک کرے گا،اس نے صبح سے کئی کالز کی تھیں۔ اب اگر اتنی کالز دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ گیا اور وہ اس پر برہم ہوا تو وہ الگ بات تھی۔ زمل اداسی سے مسکرادی۔آنکھیں بھیگنے لگیں جنہیں اس نے سختی سے رگڑ دیا۔

"آخر میرے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟"وہ تلخی سے بڑبڑائی۔ساری بے چینی نئے سرے سے امڈ رہی تھی۔

سر جھٹکتے ہوئے وہ اسکرین بجھانے ہی لگی تھی کہ مائعزم کا نمبر نگاہوں میں الجھا۔ کچھ سوچ کر اس نے انگلی سے چھوا۔گھنٹی جانے لگی۔نجانے کیوں دل شدت سے دھڑک اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو۔"آخری گھنٹی پر کال اٹھالی۔

زمل ٹھٹک گئی۔زیان کے بقول تو ان کے موبائل آف تھے۔اس نے سنبھل کر کان سے لگایا۔

"کیسی ہو،مائعزم؟"

دوسری جانب مائعزم نے بے بسی سے لب کاٹا۔انابیہ نے نفی میں سر ہلا کر لبوں پر انگلی رکھی۔اس نے گہری سانس لیتے ہوئے آواز قابو کرنا چاہی۔

"فائن۔تم ٹھیک ہو؟"

"مجھے کیا ہونا ہے؟"وہ سر جھکائے تنکے اکھاڑ رہی تھی۔"تم لوگوں کا کام ہو گیا؟"

"نہیں...ابھی کچھ باقی ہے۔اتنی جلدی کیسے ہو سکتا ہے؟"

زمل چند لمحے خاموش رہی۔

"زیان کہاں ہے؟"اس نے آہستگی سے پوچھا۔

مائعزم نور کو اس لمحے سے زیادہ کٹھن کچھ نہ لگا۔اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔دل کے بخیے ایک نام کے سوال سے ادھڑ گئے تھے۔

"وہ عارب کے ساتھ...باہر گیا۔دونوں نے کچھ پلان کیا ہے۔تم پریشان کیوں لگ رہی ہو؟"اس نے بدقت لہجہ نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔

زمل نے تھک کر ستون سے ٹیک لگالی۔خالی نگاہیں آسمان پر جمی تھیں۔

"پتہ نہیں، مائعزم۔ کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔ ایسی بے چینی تو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔" اس کے انداز میں بے بسی تھی۔ "سب ہاتھوں سے پھسلتا محسوس ہو رہا ہے۔"

"یو نو واٹ، زمل۔" انابیہ نے اونچی آواز میں پکارا۔ "ابھی زیان آئے گا تو میں اسے بتاؤں گی کہ کیسے اس کی بیوی ایک ہی دن میں اسے شدت سے مس کرنے لگی ہے۔"

فضا میں جیسے کچھ ٹوٹ کر بکھرا تھا۔ مائعزم نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ نظریں چرا گئی۔

زمل لمحے کے لئے گڑبڑا گئی۔ انابیہ بھی یہیں تھی؟ اس سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ واقعی سارے شہر میں علان کروا دیتی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم اپنی گوہر افشانیاں اپنے پاس ہی رکھو۔" اس نے بے اختیار اسے جھڑکا۔

"مس کرنے میں کیا برائی ہے؟اعتراف کرلو، لڑکی۔"

مائعزم وہاں سے اٹھ گئی۔انابیہ نے گہری سانس لے کر اسے جاتے دیکھا۔ضبط آزمایا جانے لگا تھا۔

"جسے مس کر رہی ہوں،اس کے سامنے ہی اعتراف کروں گی۔تم زحمت نہ کرو۔"

"اوہ،اوکے۔ سمجھ گئی، بالکل فکر نہ کرو۔"وہ ہلکا سا ہنسی۔

زمل ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی۔کلفت کچھ کم ہوئی تھی۔

"ویسے اگر زیان کا موبائل آف ہے تو تمہارا کیوں آن ہے؟"اس نے یکدم پوچھا۔

"ہم سب کا آف ہی ہے۔مائعزم کے موبائل سے کچھ ضروری فائلز ٹرانسفر کرنی تھیں۔تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم نے ابھی فون کیا ہے اور بد قسمتی یہ کہ جس کے لئے کیا تھا،وہ ابھی یہاں سے گیا ہے۔"

زمل نے خفت سے آنکھیں میچیں۔انابیہ عثمان کی زبان کے آگے کوئی بند بھی تھا؟

"میں کال بند کر رہی ہوں۔"

"واہ، مطلب پورا نہ ہوا تو ہم سے بات کرنا بھی ضروری نہ سمجھا۔" انابیہ نے چمک کر کہا۔

"تمہاری انہی باتوں کی وجہ سے میں کال بند کر رہی ہوں۔" زمل تنگ آ گئی تھی۔

"حالانکہ تمہیں خوش ہونا چاہیے۔" اس نے بے نیازی سے کہا۔ "خیر، ممانی جان بھی چلی گئیں؟"

"اسی لئے تو تنہائی زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔" وہ آہستگی سے بولی۔

ایک پل کے لئے دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

"ڈونٹ وری، زمل۔ ہمیں بس کچھ وقت دو۔ سب پہلے جیسا ہو جائے گا۔" انابیہ نے تکان بھرے دھیمے انداز میں کہا۔

زمل لمحے کے لئے ٹھٹک گئی مگر پھر زیادہ غور نہ کر سکی۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب بے فکر ہو کر آرام کرو۔ تمہارا میسج پہنچا دوں گی۔" ٹون میں واپس آتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی پھر کال بند کر دی۔

"تم نے اتنی ہمت کیسے کر لی؟" مائعزم نے زخمی انداز میں پوچھا۔

انابیہ نے آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

"زیان چاہتا تھا کہ وہ بے فکر رہے۔ اتنا تو میں کر ہی سکتی تھی کہ اس کا بوجھ بانٹ لوں۔" اس کی آواز بھیگنے لگی۔ "کیوں اسے اس عذاب سے گزاریں جس سے ہم گزر رہے ہیں؟"

مائعزم نے آنکھیں بند کر لیں۔ کئی گرم آنسو لڑھک گئے۔ تکلیف بڑھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

زمل نے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا اور آہستگی سے مسکرا دی۔ گہری سانس لے کر سر جھٹک دیا اور مگ اٹھائے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔

آخری کچھ پہر لاعلمی کے سکون کے نام۔

☆☆☆☆☆☆

رات ایک بار پھر اپنی تمام تر بے رحمی اور ٹھنڈک سموئے اتر آئی۔ آسمان خون کی اک اور بازی کا گواہ بننے کو تیار تھا۔ چاند نے خود کو بادلوں کی اوٹ میں چھپا لیا تھا۔ اندھیرا زندگی کی ساری رعنائی نچوڑ رہا تھا۔ کمرے میں گھٹن بکھری تھی۔

ابتہاج کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگائے پر سکون انداز میں بیٹھا تھا۔ اعتزاز انگلیوں میں پستول گھماتے ہوئے مسکراتی نگاہوں سے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے سالوں سے اس دن کا انتظار کیا ہے۔" اس کی آنکھوں میں واضح سرور تھا۔

نائل نے زیان کے ہاتھ پیچھے کو جکڑ رکھے تھے۔ وہ زخموں سے چور نڈھال لگتا تھا۔ نیم کھلی آنکھوں میں مردہ سا تاثر تھا۔ وہ بمشکل اپنے قدموں پر کھڑا تھا۔

"لیکن تمہاری موت سے ہماری کہانی نہیں رکے گی۔"

زیان نے پلکیں جھپکا کر دھند رفع کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر تمہیں...اپنے انجام سے...ڈرنا چاہیے۔"الفاظ رک رک کر اس کے لبوں سے آزاد ہوئے۔

ملائکہ نے گہری سانس لی۔وہ اس سے ایسی ہی توقع کر سکتی تھی۔اعتزاز ہلکا سا مسکرایا۔

"کہا نا،وہ کچھ کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔"اس نے پستول کی نال ٹھوڑی پر رگڑتے ہوئے کہا۔"تمہارے ساتھ کھیل کھیلنے میں بہت مزہ آیا لیکن اگر کھیل زیادہ دیر جاری رہے تو اپنی اہمیت کھو دیتا ہے سو اب اس گیم کو ختم کرتے ہیں۔"

کہتے ہوئے وہ پستول کا میگزین لوڈ کرنے لگا۔انداز میں برودت تھی،بے رحمی تھی،حیوانیت تھی۔

www.novelsclubb.com

زیان نے آنکھیں میچ لیں۔ایک انجانی سی اذیت رگوں میں اترنے لگی۔

"تمہیں کھونا آج بھی اتنا ہی بدترین ہے۔"

بند آنکھیں گیلی ہونے لگیں۔وہ آخر کتنی دفعہ اپنی ماں کو اذیت دے گا؟دل کٹ کر خون گرانے لگا۔ذہن کے پردے پر یکدم ہی وہ خفا سی شکوہ کرتی آنکھیں ابھریں۔

"دو دنوں بعد واپس آؤ گے نا،زیان۔"

دل لمحے کے لئے ڈوب گیا۔وہ اسے انتظار کی سولی پر چڑھا آیا تھا۔سب جانتے ہوئے،نہ چاہتے ہوئے بھی وہ زمل اعظم کے ساتھ غلط کر کے گیا تھا۔وہ تا عمر اندھیرے اسے دان کر آیا تھا۔

اعتزاز کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔اس نے ہاتھ لمبا کیا اور گہری سانس کھینچتے ہوئے ٹریگر پر انگلی رکھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت محبت کی ہے تم سے،اب مجھے آزمانا مت۔"

وہ آخری آواز تھی جو ذہن میں لہرائی،دل کو زخمی کر گئی،روح مجروح ہوئی۔اس نے دھندلی پڑتی آنکھیں کھولیں۔

انتقام کی بازی شروع کرتے ہوئے وہ جانتا تھا کہ یہ لمحہ آئے گا۔لاشعوری طور پر وہ خود کو تیار کرتا آیا تھا۔جب انجام جانتا تھا تو اب اسے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مرنا تھا۔وہ سب جانتا تھا، لیکن ایک بات فراموش کر گیا۔

زیان ارتضی کی موت پیچھے رہ جانے والوں کو بے موت مارنے والی تھی۔

اعتزاز نے یکدم ہی ٹریگر پر دباؤ بڑھا دیا۔پستول نے جھٹکا کھایا۔روشنی چمکی۔زندگیاں اندھیر ہوتی گئیں۔

کہانی اختتام کو پہنچی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

چڑھتی صبح میں عجیب سی وحشت اور بوجھل پن تھا جو روح پر حاوی ہوتا سب گھٹن میں دھکیل رہا تھا۔فضا میں کوئی نوحہ سا ماتم کناں تھا۔بیلوں سے ڈھکا گھر، خاموش اور ویران لگتا تھا۔ماحول مکدر اور بے جان ہو چکا تھا یوں جیسے زردروشنی نے اپنی تمازت کھو دی تھی۔

موت سی خاموشی لئے لاؤنج کی فضا میں کڑوی مہک گھلی ہوئی تھی۔وہ کاؤنٹر سے ٹیک لگائے،ماتھے پر بل ڈالے، بھورے پانی کو ساس پین میں ابلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔چہرہ زرد،آنکھیں تکان زدہ تھیں۔پچھلے چند دن اس پر بھاری گزرے تھے جن کا اب وہ اختتام چاہتی تھی۔مسلسل سلگتا خوف اور اذیت کا احساس،بے سکون دن،بے چین راتیں۔

"نجانے دوسروں کو اذیت دے کر کون سا سکون ملتا ہے؟"وہ کڑھتے ہوئے بڑبڑائی تھی۔سر جھٹکتے ہوئے گھوے کی دھار مگ میں انڈیلی تو بھاپ چہرے سے ٹکرائی۔پیشانی کے بل ڈھیلے ہوئے۔کئی لمحوں نے ایک ساتھ ذہن پر دستک دی تھی۔اس نے گردن گھما کر خالی اور ویران لاؤنج کو دیکھا۔وہاں کوئی نہیں تھا جو چہرے کے زوایئے بگاڑ کر کہتا کہ اتنی کڑوا ہٹ کون پی سکتا ہے؟

دل میں کوئی ٹیس سی اٹھی تھی۔نمی کو اندر اتارتے ہوئے اس نے سر جھٹکا۔ بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔مگ اٹھا کر لبوں سے لگایا کہ تبھی لاؤنج کا دروازہ دھکیلنے کی آواز نے خاموشی مجروح کی تھی۔

اس نے تیزی سے گردن موڑی۔اگلے ہی لمحے دل رک کر شدت سے دھڑکا۔تاثرات ڈھیلے پڑ گئے۔وہ واقعی دو دنوں بعد آ گیا تھا۔زیان ارتضی نے وعدہ نبھا دیا تھا۔طمانیت کا احساس سارگ وپے میں اترتا چلا گیا۔

"السلام علیکم۔فری ہو گئے؟" وہ بے اختیار مگ تھامے، کاؤنٹر کے پیچھے سے نکلی۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ہوئے مائعزم نور نے نگاہیں اٹھا کر سامنے کھڑی بے چین سی لڑکی کو دیکھا جو بالوں کو رف سے جوڑے میں باندھے مضطرب لگ رہی تھی۔آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔دل اتھاہ گہرائیوں میں گرتا چلا گیا جیسے دھڑکن سست پڑ گئی تھی۔اس کی بے قراری دیکھ کر انابیہ کو اپنی ہمت بھاپ بنتی محسوس ہوئی۔اس نے کرب سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔

اس لمحے اس کی سرخ بھیگی آنکھیں دیکھ کر، زمل اعظم کو کوئی سیاہی فضا میں پھیلتی محسوس ہوئی۔اسی رات کی سیاہی جو قسمت پر اترنے کو تیار تھی۔اس کا جیسے تنفس گھٹنے لگا۔اس نے بدک کر سر جھٹکا۔کچھ نہیں ہوا، وہ جانتی تھی۔

"زیان... نہیں آیا تم لوگوں کے ساتھ؟" اس کی آواز کانپ گئی۔ان دونوں کا انداز لمحے کے لئے روح کھینچ گیا تھا۔

مائعزم نے ضبط سے مٹھی بھینچ کر لب کچلا۔اذیت رگوں کو کاٹتی دل میں اتر گئی۔وہ کہاں سے اتنی ہمت لائے؟ وہم و گمان کی آخری حدوں میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس لڑکی کو یوں بکھرتے دیکھے گی۔

"مائعزم۔" زمل کی آواز بلند ہوئی۔دل یکدم ہی وحشت میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔

اس نے آنکھیں میچ کر کھولیں، شکستگی سے اسے دیکھا پھر ہارے ہوئے انداز میں دو قدم آگے آئی۔

www.novelsclubb.com

"انہوں نے زیان کو...مار دیا ہے، زمل۔"

بدترین کی اگر کوئی مجسم حالت تھی تو وہ یہی لمحہ تھا۔کاملیت کا ہر پل دم توڑ گیا تھا۔ سماعتوں نے سیسہ جذب کیا تو زہر دل کی دھڑکنوں میں حشر برپا کر گیا تھا۔ہاتھ کانپے، مگ چھوٹ کر زمین بوس ہوا۔پیروں پر گرتا گرم مائع بے اثر ہو گیا تھا۔

مائعزم جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔ سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ ویسے ہی بے دم نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی سرخ پڑتی آنکھوں میں کچھ نہ تھا، زندگی کی کوئی رمق نہ تھی۔

کوئی آگ سی روح کو سلگاتی دل کو مار گئی تھی۔

"انہوں نے اسے ہمارے سامنے مار دیا اور ہم کچھ نہ کر سکے۔" خون میں ڈوبا وہ منظر، قیامت برپا کر گیا تھا۔

انابیہ کی دبی دبی سسکیاں گونجنے لگیں۔

زرکار روشنی دم توڑ چکی تھی۔ ہر آس، ہر وعدہ، ہر عہد... راکھ ہو چکا تھا۔ سینے میں اترتی دہکتی سلاخ جان نکال گئی تھی۔ درد برداشت سے باہر ہونے لگا۔

"ہر شکوے کا جواب سود سمیت لوٹاؤں گا۔"

"نہیں۔" زمل کا جمود جیسے یکدم ٹوٹا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔ سفید پڑتے چہرے کو نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اس نے وعدہ کیا تھا...وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ نہیں کہہ سکتا تھا۔وہ اس کا مان نہیں توڑ سکتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ اس کا انتظار کرے گی،وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔وہ اسے لاحاصل انتظار کی سولی پر نہیں چڑھائے گا۔اندھیروں میں لرزتی کرن روشن ہوئی تھی۔

"تم... جھوٹ بول رہی ہو،مائعزم۔ایسے مت کہو،خدا کے لئے۔"رواں رواں تڑپ اٹھا تھا۔سانس رک رہا تھا۔"زیان کو کچھ نہیں ہوا۔میں جانتی ہوں،وہ ٹھیک ہے،وہ یہیں ہے۔"

اس کی آواز بری طرح کانپ رہی تھی۔دل میں کرچیاں اترتی یوں جان نکال رہی تھیں کہ سب مردہ ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔بے یقینی کی حدوں کو ذہن چھو رہا تھا۔وہ یقین کر بھی کیسے سکتی تھی؟

انابیہ نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"وہ کہیں نہیں گیا...وہ یہیں ہے۔زیان ٹھیک ہے۔" وہ قدم قدم پیچھے ہٹ رہی تھی۔سفید چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی جیسے زندگی کی رمق باقی نہ رہی تھی۔ نگاہیں شل اور قدم بے جان ہو رہے تھے۔

"مجھے بتاؤ،مائعزم...وہ کہاں ہے؟" وہ چیخ اٹھی۔لب کپکپا رہے تھے۔

مائعزم پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔سوال قیامت تھا جس کا جواب جان پر کڑا تھا۔انابیہ چہرہ رگڑتے ہوئے تیزی سے اٹھی۔اس نے دونوں شانوں سے اسے تھاما۔

"زمل،پلیز میری بات سنو۔"

ایمبر آنکھوں میں اتنی وحشت ٹھہر چکی تھی کہ رات کے اندھیروں کو مات ہو رہی تھی۔

"زیان کہاں ہے،انابیہ؟وہ ٹھیک ہے ناں؟مجھے اس کے پاس جانا ہے،پلیز۔" اس نے آخر میں منت سی کی تھی۔وجود ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔

"وہ نہیں ہے،زمل...وہ چلا گیا ہے۔" انابیہ کی کپکپاتی آواز بلند تھی۔

www.novelsclubb.com

قدموں تلے زمین شق ہوئی... سر سے آسمان ہٹا تھا۔ وجود کے جیسے پرخچے اڑے۔ اس پل زندگی بے موت مر گئی تھی۔ بے قابو ہوتی تکلیف کی انتہا... قلب کو ریزہ ریزہ کرتا خیال... بیت چکے زمانوں کی اذیت۔ وہ لمحہ سب ختم کر گیا تھا۔

زمل نے بمشکل سانس کھینچنا چاہا مگر بے سود... وہ کسی بے جان لاش کی طرح سفید پڑنے لگی۔

"ابدیت اگر مشروط ہوتی میں فقط تمہارا ساتھ مانگتا۔"

وہ خود کو چھڑاتے ہوئے پیچھے ہٹی۔ قدم لڑکھڑا گئے۔ قوتِ برداشت جواب دینے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم میری زندگی کا مستقل حصہ ہو، زمل۔"

قدموں نے ساتھ چھوڑا۔ سب ہاتھوں سے پھسلتا گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل گری تھی۔ مٹھیاں بھینچتے ہوئے اس نے تنفس بحال کرنا چاہا۔ وہ سانس کیوں نہیں لے پا رہی تھی؟

"اگر کبھی رونا چاہو تو میں یہیں ہوں گا۔"

دل واقعی رک رہا تھا جیسے سب پانی میں ڈوب چکا تھا۔اس نے دھندلی پڑتی نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔شائد کہ حقیقت بدل چکی ہو۔مگر وہ کہیں نہیں تھا جسے ہر لمحہ اس کے پاس ہونا چاہیے تھا۔قلب میں اٹھتی تکلیف جان نکال رہی تھی۔

"زیان۔"آخری سسکی لبوں پر تڑپ کر مچلی۔آخری پکار...امید کی آخری کرن...دفن ہوتی محبت کا آخری نوحہ۔

ذہن اس کی زندگی کی طرح اندھیروں میں ڈوب گیا۔

وہی اندھیرا جو سب اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔زندگی بھی،احساس بھی،لمحات بھی۔

داستان ختم ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

(نوٹ: پیشگی معذرت قبول فرمائیں۔اگلی قسط یکم جنوری کو شائع ہو گی،ان شاء اللہ۔)

www.novelsclubb.com